مشہور بزرگانِ عالم کے حالاتِ زندگی و فرمودات

معہ چیدہ چیدہ دلچسپ اور سبق آموز واقعات

اور مشاہیر عالم کے نادر اقوال

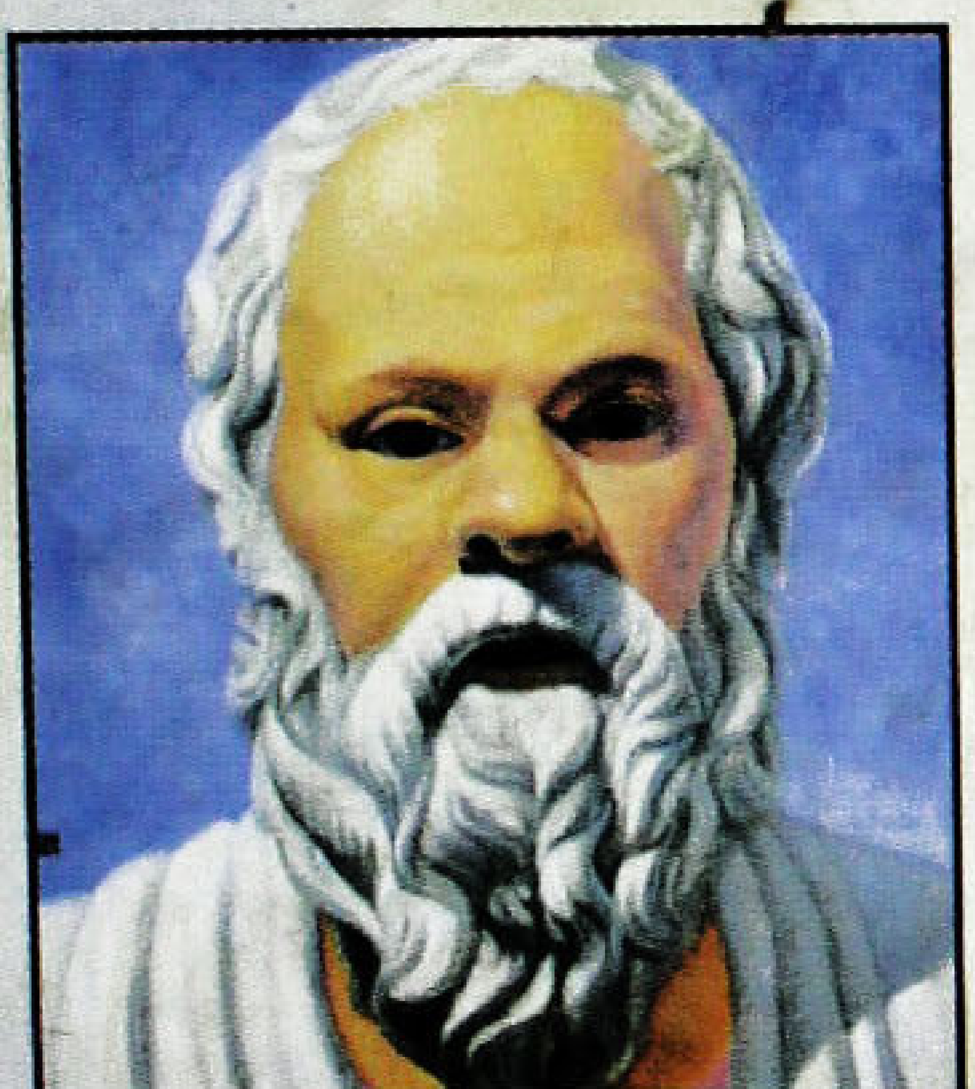
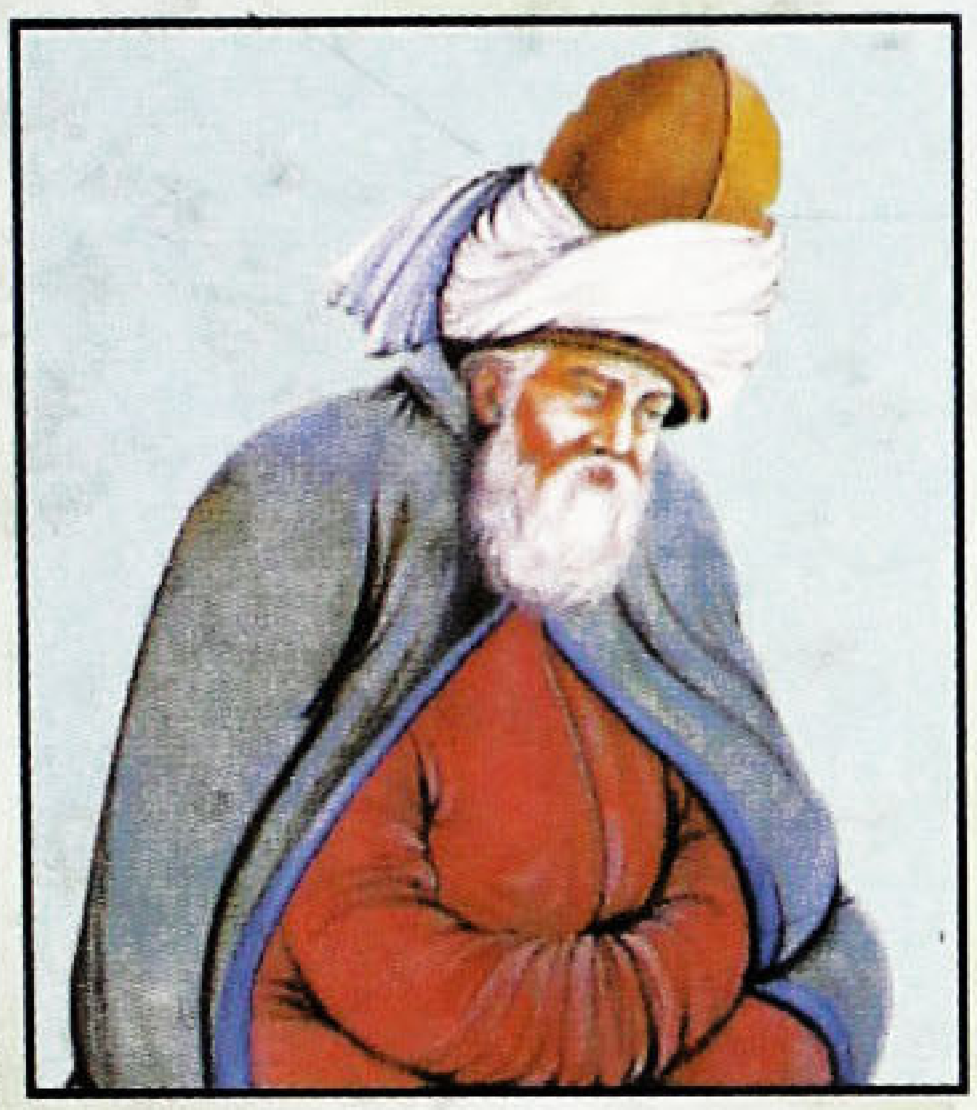
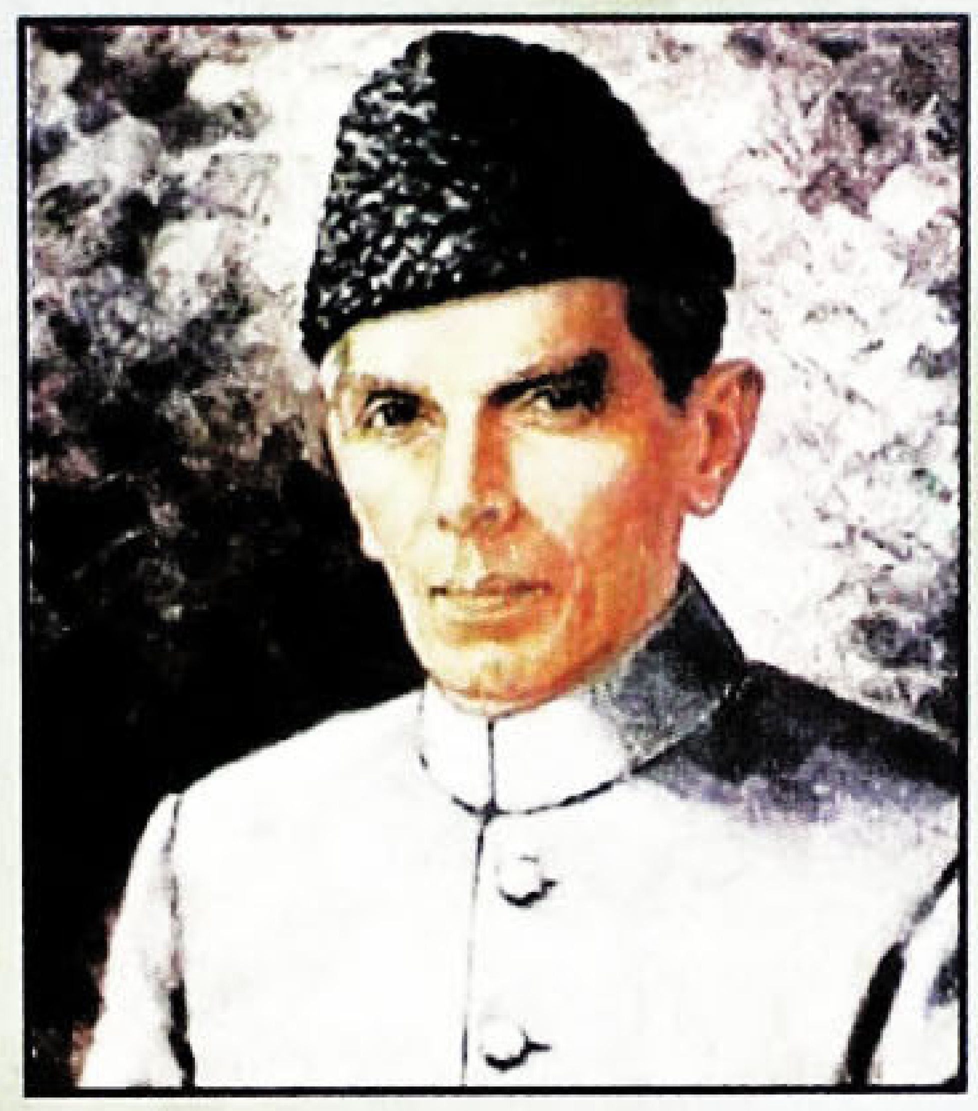

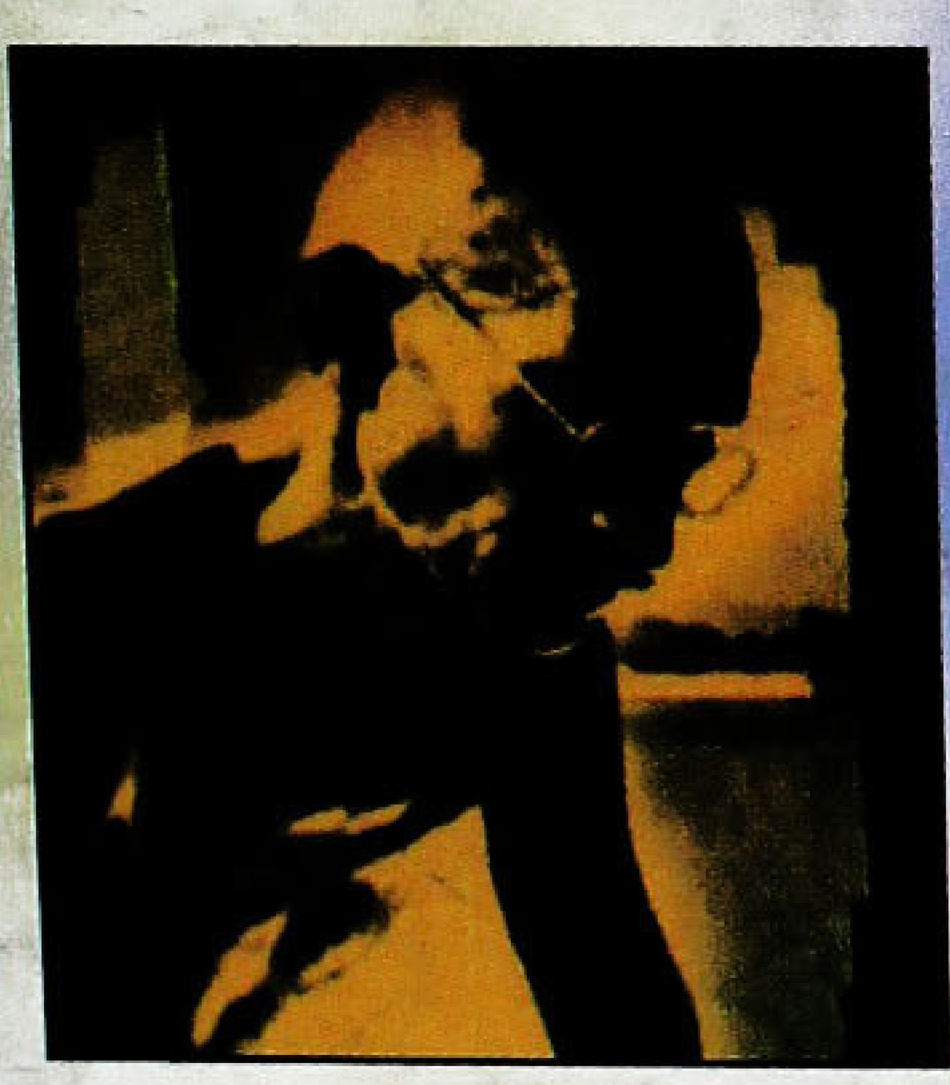
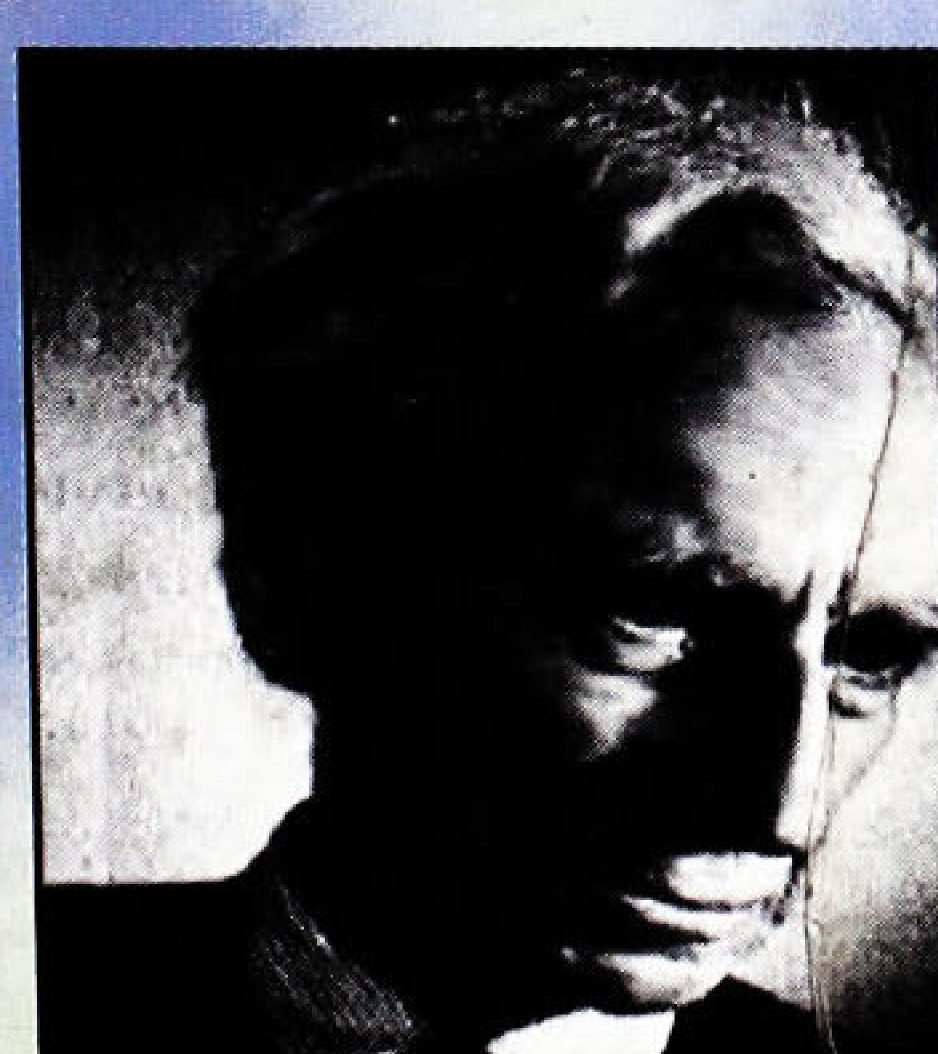
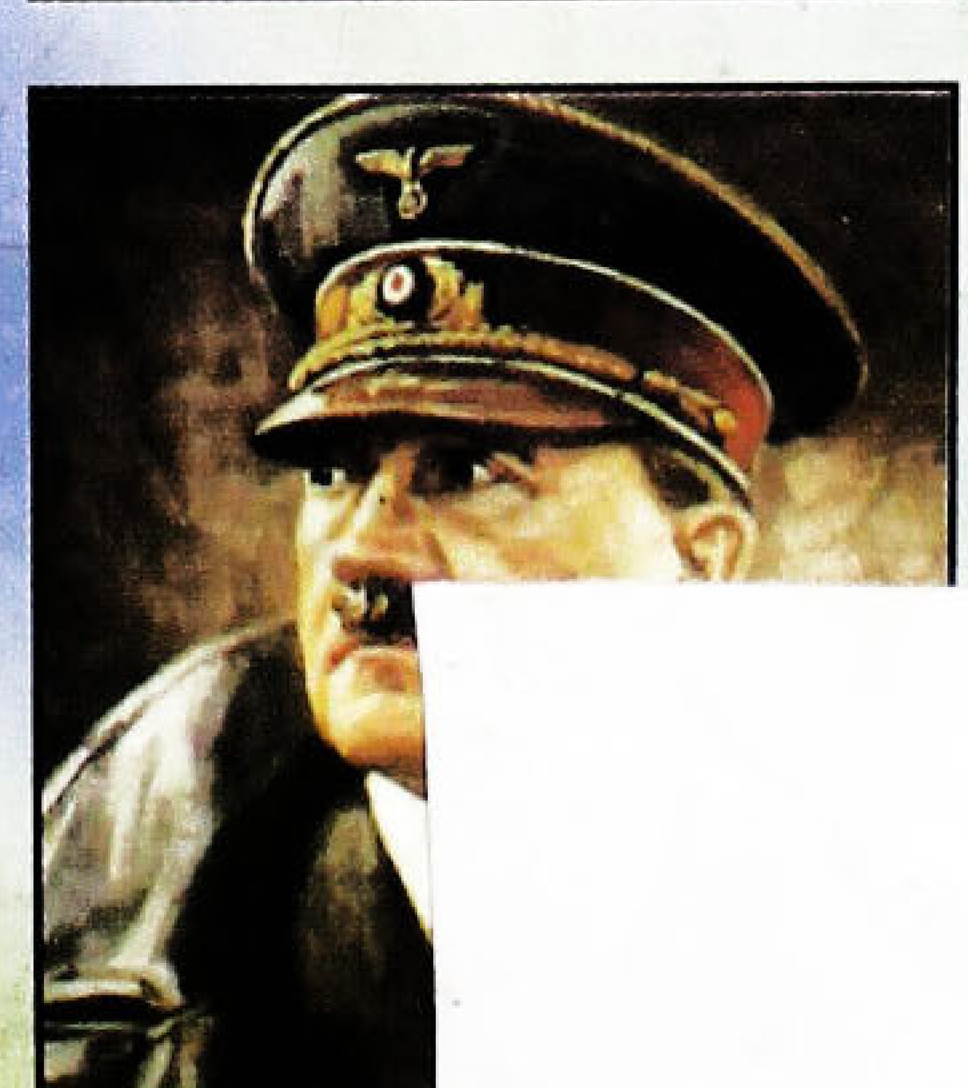

مؤلف

مرزا ظفر اللہ بیگ

Marfat.com

DATA ENTERED

مشہور بزرگانِ عالم کے حالاتِ زندگی و فرمودات

معہ

چیدہ چیدہ دلچسپ اور سبق آموز واقعات

اور

مشاہیر عالم کے نادر اقوال

Marfat.com

297.9924
2 b
94829
ک

نام کتاب مشہور بزرگانِ عالم کے حالات زندگی
معہ چیدہ چیدہ دلچسپ سبق آموز واقعات اور
مشاہیر عالم کے نادر اقوال
مؤلف مرزا ظفر اللہ بیگ
(جائینٹ ایڈیٹر ماہنامہ ''حالات زمانہ'' سیالکوٹ)
سال اشاعت 2007ء
ناشر آصف جاوید
نگارشات پبلشرز، 24 مزنگ روڈ، لاہور
فون: 7322892
نگارشات پبلشرز، حبیب ایجوکیشنل سنٹر،
اردو بازار، لاہور
فون: 7240593
مطبع: شرکت پرنٹنگ پریس، لاہور
قیمت: 120 روپے

مصنف سے خط و کتابت کا پتہ
مرزا ظفر اللہ بیگ
مکان نمبر 22/33، گلی مرزا اختر بیگ، ایس ڈی او ٹیلی فون
متصل جامع مسجد ابوحنیفہ، کالج روڈ، سیالکوٹ (پاکستان)

Marfat.com

مقالۂ افتتاحیہ

علمی دُنیا میں بہت سے صاحبِ علم و فراست حضرات یہ تمنّا اور آرزو رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول اور برگزیدہ بندوں کے اقوالِ زرّیں اور پند و نصائح پڑھیں اور اس طرح اربابِ عقل و دانش کے فرمودات کا بھی مطالعہ کر کے سعاداتِ دارین حاصل کریں۔

اسی طرح اُدبا اور انشاپرداز حضرات اپنے شاہکاروں اور مطبوعات میں لطافت اور شگفتگی پیدا کرنے کے لئے اور عُلماء و فُضلاء مختلف مکاتبِ فکر اور نظریات کے خطیب اور مقرر صاحبان اپنی تقاریر اور خطبات میں رنگ آمیزی اور نکتہ رسی پیدا کرنے کے لئے بلند پایہ لوگوں کے فرمودات پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ لہٰذا میں نے تمام ایسے صاحبان کے لئے بڑی محنت اور کاوش سے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پسندیدہ بندوں کے علاوہ مشاہیرِ عالم کے اقوالِ زرّیں اور نصائح و پند کا یہ بیش بہا مجموعہ تیار کیا ہے۔ جسے کتاب ہٰذا کی صورت میں پیش کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات پر مبنی بہت سی سبق آموز باتوں اور اخلاقی حکایات اور نادر واقعات کا گنجینہ بھی کتاب ہٰذا میں شامل کیا گیا ہے تاکہ یہ معزز قارئین کے لئے زیادہ سے زیادہ فیض رساں اور خیر کثیر ثابت ہو۔ لہٰذا ملتمس

Marfat.com

ہوں کہ وہ انہیں بار بار پڑھیں اور اپنے ذہن میں محفوظ فرمائیں۔ ایسا کرنے سے انہیں نہ صرف انشاء اللہ ذہنی اور قلبی آسودگی حاصل ہوگی بلکہ اُن کے فہم و ادراک میں بھی اضافہ ہوگا۔

مُؤلّف:
مرزا ظفر اللہ بیگ

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان موضوع	صفحہ نمبر
۱	ارشاداتِ خداوندی	۱
۲	قرآن پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمودات	۴
۳	قرآن پاک کے معجز نما اعداد و شمار اور حقائق	〃
۴	قرآن پاک کے ارشاداتِ گرامی	۶
۵	جناب سید المرسلین رحمت اللعالمین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ	۸
۶	نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات	۲۲
	جلیل القدر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم	
۷	حضرت ابوبکر صدیق رضی	۲۴
۸	حضرت عمر فاروق رضی	۲۶
۹	حضرت عثمانِ غنی رضی	۲۹
۱۰	حضرت علی رضی	۳۱
	آئمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے واقعات	
۱۱	امام اعظم جناب حضرت ابوحنیفہؒ کی زندگی	۳۴
۱۲	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	۳۶
۱۳	حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ	۳۹
۱۴	حضرت ابو محمد امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	۴۱
۱۵	اللہ تعالیٰ کے چند مقرب اور برگزیدہ بندوں کے واقعات	
	حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴
۱۶	خواجہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	۴۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان موضوع	صفحہ نمبر
۱۷	حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ	۵۱
۱۸	حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا	۵۵
۱۹	حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ	۶۱
۲۰	حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۶۴
	چیدہ چیدہ دلچسپ اور سبق آموز واقعات	
۲۱	دونوں جہانوں کی بہتری کیسے ہو؟	۶۷
۲۲	خیانت کی سزا۔	۶۸
۲۳	لالچ بری بلا ہے۔	۷۰
۲۴	اللہ تعالیٰ غالب اور قادر ہے۔	۷۱
۲۵	لڑکا پیدا ہوگا	〃
۲۶	اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔	۷۳
۲۷	پیشین گوئی سید شاہ ولی نعمت اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	۷۴
	اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے اقوال زریں	
۲۸	نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۸۷
۲۹	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۹۸
۳۰	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	۹۰
۳۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ	〃
۳۲	حضرت ادریس علیہ السلام	۹۳
۳۳	حضرت موسیٰ علیہ السلام	〃
۳۴	حضرت داؤد علیہ السلام	〃
۳۵	حضرت سلیمان علیہ السلام	۹۴
۳۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	〃
۳۷	حضرت لقمان علیہ السلام	۹۵

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان موضوع	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان موضوع	صفحہ نمبر
۳۸	حضرت عائشہ صدیقہ رض	۹۶	۵۹	خلیفہ مامون رشید	۱۴۷
۳۹	حضرت امام حسن رض	〃	۶۰	وارث شاہ رح	۱۰۷
۴۰	حضرت امام حسین رض	〃	۶۱	قائدِ اعظم محمد علی جناح رح	۱۰۸
۴۱	حضرت ابوذر غفاری رض	۹۷	۶۲	حضرت شیخ علامہ اقبال رح	۱۰۹
۴۲	حضرت ابوہریرہ رض	〃	۶۳	امیر خسرو رح	۱۱۰
۴۳	حضرت سلمان فارسی رض	〃	۶۴	مولانا ابوالاعلیٰ مودودی رح	۱۱۱
۴۴	حضرت امام جعفر صادق رض	۹۸	۶۵	ابوالکلام آزاد	۱۱۲
۴۵	امام غزالی		۶۶	خلیل جبران	۱۱۳
۴۶	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح	۹۹	۶۷	علّامہ عنایت اللہ مشرقی رح	۱۱۴
۴۷	امام ابوحنیفہ رح	۱۰۰	۶۸	بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق رح	۱۱۵
۴۸	حضرت امام شافعی رح	۱۰۱	۶۹	چوہدری افضل الحق رح	۱۱۶
۴۹	خواجہ معین الدّین چشتی رح	〃	۷۰	ذوالفقار علی بھٹو	۱۱۷
۵۰	داتا گنج بخش رح	〃	۷۱	غازی اتاترک	۱۱۸
۵۱	حضرت فریدالدین گنج شکر رح	۱۰۲	۷۲	زرتشت	۱۱۹
۵۲	حضرت مجدد الف ثانی رح	〃	۷۳	حکیم بوعلی سینا	۱۲۰
۵۳	حضرت رابعہ بصری رح	۱۰۳		غیر مسلم مفکرین کے اقوال	
۵۴	بایزید بسطامی	〃	۷۴	ماؤزے تنگ	۱۲۲
	مشاہیر عالم کے اقوال زرّیں		۷۵	انجیل مقدس	۱۲۳
۵۵	شیخ سعدی رح	۱۰۴	۷۶	روزویلٹ	〃
۵۶	فردوسی رح	۱۰۵	۷۷	شکسپیئر	۱۲۴
۵۷	مولانا رومی رح	۱۰۶	۷۸	ٹینی سن	۱۲۶
۵۸	حافظ شیرازی رح	〃	۷۹	کارنیگی	〃

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان موضوع	صفحہ نمبر
۸۰	لینن	۱۲۷
۸۱	لارڈ میکالے	۱۲۸
۸۲	نپولین بونا پارٹ	〃
۸۳	ہٹلر	۱۲۹
۸۴	جالینوس	۱۳۰
۸۵	سقراط	۱۳۱
۸۶	بقراط	〃
۸۷	افلاطون	۱۳۲
۸۸	ارسطو	۱۳۳
۸۹	والٹر	〃
۹۰	برنارڈ شا	۱۳۴
۹۱	بطلیموس	۱۳۵
۹۲	حکیم اقلیدس	۱۳۶
۹۳	مہاتما بدھ	〃
۹۴	گورو نانک جی مہاراج	۱۳۷
۹۵	ٹیگور	۱۳۸
۹۶	سوامی دیانند	۱۳۹
۹۷	گاندھی جی	۱۴۰
۹۸	جواہر لال نہرو	〃
	دیگر دانشوروں کے چیدہ چیدہ اقوال	
۹۹	عورت کے حق میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور مفکرین کے اقوال	
	عورت کے خلاف مفکرین کے اقوال	

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاداتِ خداوندی

بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور تم اس کی مصلحت کو جان نہیں سکتے۔

اللہ جسے چاہے لڑکی دیتا ہے اور جسے چاہے لڑکا عطا کرتا ہے۔ اور کسی کو لڑکے اور لڑکیاں عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے اولاد نہیں دیتا۔ بیشک وہ قدرت اور حکمت والا ہے۔

(اگر تمام درخت جو زمین میں ہیں قلمیں بن جائیں اور سمندر ان کی سیاہی بن جائیں اور مزید سات سمندر بھی اگر سیاہی بن جائیں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف ختم نہ ہو گی۔ بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ لوگوں میں سے جن کے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے وہ روک لیتا ہے تو اس کے بعد کوئی اسے بند کرنے والا نہیں ہے۔ بیشک ہر چیز پہ وہ قادر اور غالب ہے۔

اے میرے محبوب جب میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں

Marfat.com

تو کہہ دیجئے کہ میں اُن کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

کئی بستیاں ہیں کہ جنہیں ہم نے رات کو اور دوپہر کو ان کے سونے میں ہلاک کیا۔ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو اس وقت انہوں نے کہا کہ بے شک ہم اپنے اُوپر خود ظلم کرنے والے ہیں۔

یہ دُنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور جو آخرت کا گھر ہے وہی اصل زندگی ہے کاش کہ لوگ اس کو جان لیں۔

مال اور بیٹے دُنیا کی زینت ہیں مگر نیک عمل صرف ہمیشہ رہنے والا ہے اور ثواب کے لحاظ سے نیک عمل بہت بہتر ہے۔

مُسلمانو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ کبھی بھی تمہارے ہمدرد اور خیر طلب نہیں ہو سکتے۔ اور جو کوئی انہیں اپنا دوست بنائے گا وہ بھی اُن میں سے ہو گا۔

بے شک انسان بڑا بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔ جب اُسے تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا جاتا ہے اور جب اس کے ہاتھ کچھ آتا ہے تو کنجوس ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلے۔

مسلمانو! تم وہ بات کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بہت بری ہے کہ جو تم خود نہیں کرتے اسے دوسروں کو کرنے کا حکم دیتے ہو۔

اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی حیثیت سے زیادہ آزمائش میں نہیں ڈالتا بلکہ آنے والے مستقبل میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

تحقیق وہ لوگ جنہوں نے تفرقہ کیا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ تجھے ان کے بارے میں کوئی اختیار نہیں۔ ان کا معاملہ ہمارے حضور پیش ہوگا اور ان کے افعال سے خبر دے گا۔

جب تمہیں سلام علیکم کے ذریعہ دعا دی جائے تو تم اس کے جواب میں بہتر دعا دو یا وہی کلمہ جواب میں کہہ دو۔ بے شک اللہ ہر چیز کا حساب کرنے والا ہے۔

مسلمانو! جب تم ایک دوسرے سے اُدھار کا لین دین کرو تو لکھ لیا کرو۔ اگر تم کو لکھنا نہ آتا ہو تو دوسرا پڑھا لکھا تلاش کرو۔

Marfat.com

قرآن پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمودات

اے پیغمبر فرما دیجئے کہ اگر انسان اور جن بھی اس بات پر مل جائیں کہ قرآن جیسا بنا لائیں گے تو بھی اس جیسا نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنا لاتے جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی گئی ہیں اُن کی توضیح کرتا اور اُن کی تفصیل ہے۔

۱ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سُورت بنا لاؤ۔

قرآن پاک کے مُعجزنما اعداد و شمار اور حقائق

جو اس کے برحق ہونے کا ثبوت اور دلیل ہیں

قرآن پاک میں دُنیا اور آخرت کا ذکر اس طرح ہے کہ دنیا کا لفظ ۱۱۵ بار

Marfat.com

اور آخرت کا ذکر بھی ۱۱۵ بار آیا ہے۔

لفظ حیات کا تذکرہ ۱۴۵ مرتبہ اور اسی طرح موت کا بیان بھی ۱۴۵ بار آیا ہے۔

ایمان کا لفظ ۲۵ مرتبہ اور کفر کا لفظ بھی ۲۵ بار آیا ہے۔

عربی کا لفظ "شہر" یعنی قمری مہینوں کا ذکر ۱۲ مرتبہ آیا ہے تو کلنڈر
سال بھی ۱۲ ماہ کا ہوتا ہے۔

یوم کا لفظ ۳۶۵ بار آیا ہے تو سال بھی ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے۔

قرآن پاک کا نزول ۲۲ سال ۲ ماہ اور ۲۲ دن میں مکمل ہوا۔

قرآن پاک کا آج تک ۱۰۳ مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

قرآن پاک میں ایک حرف تو کجا اس میں آج تک زیر اور زبر کی بھی تخفیف اور ترمیم نہیں ہوئی۔

یوں تو دنیا میں سینکڑوں انبیاء علیہم السلام اور رسل تشریف فرما ہوئے ہیں لیکن قرآن
پاک میں صرف ۲۶ انبیاء کا ذکر آیا ہے۔

Marfat.com

قرآن پاک کے ارشاداتِ گرامی

اے میرے محبوب نبی ہم نے آپ پر دین کی وہ راہ مقرر کی ہے جس کا حکم ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو دیا تھا اور اس کا حکم حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کو بھی دیا تھا۔

احسان:

احسان کرنے والوں کے لئے بھلائی ہے۔ ان کے چہروں پر سیاہی نہ پڑے گی وہی جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اگر تم دوسروں سے بھلائی کرو گے تو اس میں تمہارا اپنا بھلا ہے۔ اور اگر تم برا کرو گے تو اس میں تمہارا اپنا برا ہو گا۔ بیشک اللہ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

صبر:

بے شک جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا وہ بلند حوصلہ ہے۔

اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور مصیبت آئے تو صبر کر۔ (پ ۲۱ - لقمان ۱۷)

اگر تم سزا دو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف اس نے پہنچائی تھی۔ اور اگر تم معاف کرو اور صبر کرو تو بیشک صبر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

اے میرے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

Marfat.com

عاجزی

زمین پر اترا کر نہ چل ۔ اللہ تعالیٰ تکبر سے زمین کے چیرنے والے اور مغرور سے پہاڑ کی چوٹی تک پہنچنے والے کو پسند نہیں فرماتا ۔

رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں جو دنیا والوں سے عجز و انکساری سے ملتے ہیں اور جب جاہل یا نادان سے ملاقات ہو تو سلام علیکم کہہ دیتے ہیں ۔

نصیحت اور ہدایت

تمہارے ربّ نے حکم دیا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو اُن سے اُف تک نہ کرو اور نہ ہی جھڑکو اور ان سے نرم انداز میں بات کرو ۔

اللہ نے فرمایا کہ میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی وہ توبہ کریں اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہوں بیشک اللہ توبہ کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے ۔

اے میرے محبوب ہم نے قرآن پاک کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم اسے سمجھ سکو ۔

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجتے ہیں ۔ اے ایمان والو تم بھی اس پر خوب درود اور سلام بھیجو ۔

Marfat.com

جناب سیّد المرسلین رحمت العالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ

سیّدنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک اوصاف اور عمدہ فضائل بنی نوع انسان کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ کی حیاتِ مبارکہ کا ہر پہلو زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہے۔

اخلاق۔

آپ نے خلوت اور جلوت، سفر و حضر، تجارت اور سیاست کے علاوہ غربت اور سرداری میں بھی قرآن پاک کے اخلاقی ضابطوں پر عمل کیا اور دوسروں کو ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے جس تہذیب و تمدن اور اخلاق ہائے انسانی کی تبلیغ فرمائی۔ وہ عین احکامِ الٰہیہ ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرزِ حیات کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ حضور کا اخلاق قرآنِ پاک ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی اُن کے اس قول کی تائید اس طرح فرمائی کہ جیسا آپ کا اخلاق تھا۔ اس طرح کا نہ کسی کا ہوا ہے اور نہ ہی ہوگا۔

آپ کی حیاتِ طیبہ کی خوبیوں میں آپ کا حلم اور عفو بے مثل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ قول و اقرار کے سچے اور عدل و انصاف میں یکتائے روزگار تھے اور رحم و کرم میں اپنی مثال آپ تھے بغرضیکہ آپ کی سیرت کاملہ پر جس رُخ سے نظر ڈالی جاتی ہے اس میں

Marfat.com

انسان کے لئے ہمہ گیر طرزِ عمل اور اخلاق کا پیغام مضمر ہے ۔

آپ طبعًا نرم مزاج اور خوش اخلاق تھے۔ آپ اگرچہ متانت اور سنجیدگی سے گفتگو فرماتے تاہم آپ کے چہرہ پاک پر مسکراہٹ ہمیشہ جلوہ گر رہتی۔ آپ کی جس سے بھی ایک دفعہ ملاقات ہوتی وہ اُن کے حُسنِ اخلاق کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکا۔ یہ آپ کا تدبّر اور حُسنِ اخلاق ہی تھا کہ آپ جس قوم میں مبعوث ہوتے اسے پستی سے نکال کر اعلیٰ ترین قوم بنا دیا۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ پہلے سلام علیکم کہتے اور مصافحہ فرماتے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد خلقی اعمال کو ایسا ہی خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کرتا ہے۔

حِلم اور بُردباری

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی حلیم الطبع اور بردبار تھے قریشِ مکّہ اور مشرکین نے آپ کو گالیاں تک دیں۔ راستوں میں کانٹے بچھاتے اور جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی ۔ اس کے علاوہ آپ کو نعوذ باللہ ساحر، کاہن، مجنوں اور شاعر کہا لیکن آپ پریشان خاطر نہ ہوئے ۔

ایک اجتماع میں ابوجہل نے مشرکین کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے لوگو! یہ شخص جادوگر ہے اور تم کو اپنے مذہب سے سرکش اور دل برداشتہ کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ تم لوگ اپنے دیوتاؤں اور لات و عزیٰ کی پرستش چھوڑ دو۔ لہٰذا تم اس کی باتوں میں نہ آنا۔ لیکن باوجود اُس کے اس درجہ معاندانہ طرزِ عمل کے آپ نے کسی غیظ و غضب کا اظہار نہ کیا بلکہ تحمل اور بُردباری سے خاموش رہے۔

Marfat.com

فتحِ مکّہ کی تیاریوں پر آپ نے خاص طور پر حکم فرمایا تھا کہ اہلِ قریش کو اسلامی افواج کی آمد کی خبر نہ ہونے پائے ورنہ وہ مسلمانوں کے لئے انتہائی ستم شعار اور مصیبت ناک ثابت ہوں گے۔

لیکن جنگِ بدر کے ایک صحابی مسمّٰی حاطب بن بلیقہ نے ایک عورت کو خط دے کر مکّہ روانہ کر دیا کہ اہلِ قریش اسلامی افواج سے خبردار ہو جائیں جو عنقریب مکہ کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ تاہم رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی غداری اور سازش کا علم ہو گیا اور قاعدہ معہ خط کے گرفتار کر لی گئی۔ اس جاسوسی کے جرم کی پاداش میں اگرچہ حاطب بن بلیقہ عبرتناک سزا کا مستوجب تھا لیکن اس کے گڑگڑا کر معافی مانگنے پر آپؐ نے اسے معاف فرما دیا۔

صداقت

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور راست گوئی اپنی قوم اور ملت کے علاوہ دنیا بھر میں مثال ہے۔ چنانچہ آپ کی حیاتِ مبارکہ میں اپنوں اور بیگانوں نے اس بات کو تسلیم کیا تھا کہ آپ سے بڑھ کر سچا اور راست گو کبھی دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا ہے۔ چنانچہ جب قریش کے علاوہ تمام مشرکین مکہ بھی آپؐ کے مخالف اور دشمن تھے۔ اس وقت بھی کوئی شخص ایسا نہ تھا جو آپ کی صداقت اور دیانت داری پر شک کرتا ہو۔ یہاں تک کہ قریش اور کفار نے بھی آپؐ کو سچا اور دیانت دار پاتے ہوئے آپؐ کو امین کا لقب دیا اور اپنی نقدی اور زیور تک آپؐ کے پاس امانت رکھتے تھے۔

آپ کی صداقت اور راست گوئی کے یوں تو سینکڑوں واقعات ہیں تاہم ان میں دو مشہور واقعات یہ ہیں کہ ایک بہت بڑے جلسہ میں جہاں قریش کے بڑے بڑے رؤسا

Marfat.com

اور اُمرا تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بات چل نکلی تو نضر بن حارث نے جو قریش مکہ کا سردار اور مجلس تہذا کا صدر بھی تھا اُٹھ کر برملا کہنے لگا کہ محمدؐ جو ہمارے سامنے بچہ سے جوان ہوا یہاں تک کہ بزرگی اُس کے بالوں سے ظاہر ہونے لگی ہے میں نے اُس کی باتوں میں آج تک کوئی غلط بیانی بلکہ مبالغہ آرائی تک نہیں پائی۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم اُسے بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے جادوگر اور شاطر کیوں کہتے ہیں۔ چنانچہ اُس کی اُس آواز پر سب نے چپ سادھ لی اور آپ کی صداقت اور راستی کے خلاف کوئی وجہ اور جواز پیش نہ کر سکے۔

اس طرح کا ایک مشہور واقعہ اُس زمانہ کا ہے جب حضرت ابوسفیان ابھی جناب رسولِ پاک پر ایمان نہیں لائے تھے اور قیصرِ رُوم نے اُنہیں اپنے دربار میں بُلایا تھا اور پوچھا تھا کہ مکہ کی سرزمین پر ایک محمدؐ نامی جوان نے رسالت کا دعویٰ کیا ہے تم اُس کے متعلق کیا جانتے ہو۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ محمدؐ کی رسالت کے بارے میں تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا البتہ جہاں تک صداقت کا تعلق ہے میں نے یا کسی اور شخص نے محمدؐ کو آج تک دروغ گوئی یا غلط بیانی کرتے نہیں پایا۔ چنانچہ قیصرِ روم ابوسفیان کا وہ جواب سُن کر خاموش رہ گیا

وعدہ ایفائی

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ ایفا کرنا اور قول و اقرار کو پُورا کرنا اپنا فرضِ منصبی سمجھتے تھے۔ آپؐ نے جب بھی کسی سے وعدہ کیا تو اُسے نبھانے میں کبھی کوتاہی نہ کی۔ وعدہ کی پابندی کے سلسلے میں اُنہوں نے مسلمان اور غیر مسلم کا کبھی امتیاز نہ کیا۔ چنانچہ وعدہ ایفائی کا وصف آپؐ کے اخلاقِ حسنہ میں اتنا نمایاں تھا کہ آپؐ کے مخالف اور دشمن

Marfat.com

بھی آپؐ کی اس خوبی کی تعریف کیا کرتے تھے۔ آپؐ کی اس قابلِ ستائش خُو کو واضح کرنے کے لئے ذیل میں دو واقعات پیش کرتا ہوں۔

صُلح نامہ حدیبیہ تاریخِ اسلام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس صُلح نامہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کر کے مکّہ سے مدینہ چلا جائے گا تو مدینہ کے مُسلمان اُسے واپس مکّہ بھیج دیں گے۔ چنانچہ اُس معاہدہ کے چند ہی دن بعد ایک مُسلمان نوجوان ابوجندلؓ جنہیں کفّارِ مکّہ نے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں قید کر رکھا تھا کسی طریقہ سے قید سے نکل بھاگے اور پاؤں میں زنجیروں سمیت ہانپتے کانپتے رسولِ اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں مدینہ پہنچ گئے۔ مُسلمان انہیں دیکھ کر ازحد خوش ہوئے اور انہیں اپنی پناہ میں رکھنے کی ٹھان لی۔ لیکن رسولِ پاکؐ نے انہیں مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے ابوجندلؓ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم ہمیں ہر طرح سے عزیز ہو اور جان پر کھیل کر ہمارے پاس آئے ہو۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ہم نے صلح نامہ حدیبیہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تمہیں اپنے پاس پناہ دے دی تو تاریخ اور آنے والی نسلیں ہمارے اخلاق اور تمدّن کو کن الفاظ سے یاد کریں گی۔ لہٰذا بہتر ہے کہ تم واپس مکّہ چلے جاؤ میں انشاءاللہ تمہارے دونوں جہانوں کے لئے دعا گو رہوں گا۔ چنانچہ آپؐ نے ابوجندلؓ کو کچھ زادِ راہ دے کر واپس روانہ کر دیا۔ اُن کے جانے پر مُسلمان بچّوں کی طرح زار قطار روتے رہ گئے۔

جنگِ بدر کے موقعہ پر مُسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور فوج میں ایک ایک آدمی کی اشد ضرورت تھی۔ ایسے میں مکّہ سے دو اصحابی حذیفہ بن الحیانؓ اور ابوحسیلؓ رسولِ پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ہم مکّہ سے آپؐ کے پاس مدینہ آ رہے تھے کہ راستہ میں کفّارِ مکّہ نے ہم کو گرفتار کر لیا اور اس قول اور وعدہ

Marfat.com

پر رہا کیا کہ ہم جنگِ بدر میں مسلمانوں کا ساتھ نہ دیں گے۔ لیکن اے پیارے رسولؐ وہ وعدہ محض مجبوری کا تھا ہم کافروں کے خلاف ضرور لڑیں گے۔ لیکن حضورِ اکرمؐ نے فرمایا کہ اے دوستو! ایسا ہرگز نہیں ہوگا تم اپنا وعدہ پورا کرو۔ تمہیں میدانِ جنگ میں بالکل جانے نہیں دیا جاتے گا۔ ہمارا مددگار صرف ہمارا خدا ہے۔

سادگی، تواضع اور خوش کلامی

آپ کی ذاتِ گرامی اخلاق کا سراپا نمونہ تھی۔ آپؐ سادگی اور انسانیت کے تقاضوں کو ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھتے اور کسی مجلس یا محفل میں پاؤں پسار کر نہ بیٹھتے اور نہ ہی امتیازی اور خصوصی جگہ کے طلبگار ہوتے بلکہ جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ آپؐ زندگی میں نام و نمود اور لباس میں نمائش کو پسند نہ فرماتے۔ چھوٹا ہو یا بڑا اسلام میں پہل کرتے۔ غلاموں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا کرتے۔ چہرہ مبارک ہمہ وقت شگفتہ رہتا اور اس پر ایک دلکش سا تبسم جلوہ گر رہتا۔ کسی جلسہ میں یا مجلسی گفتگو میں اگرچہ متانت اور وقار کا عنصر نمایاں ہوتا تاہم کسی کی خاطر شکنی نہ کرتے۔ معمول کی زندگی میں بات چیت کا انداز ایسا دلکش اور خوشگوار ہوتا جیسے پھول برستے ہوں۔ صحابہ کرام یا مہمانوں کو ان کے نام کی بجائے اُن کی کنیت یا کنیت کے حوالہ سے پکارتے۔

آپؐ اگرچہ ملت کے سردار اور ملک و قوم کے عظیم راہ نما تھے۔ اور ہزاروں جاں نثار آپ کے ایک اشارہ پر کٹ مرنے کے لئے تیار رہتے لیکن اس کے باوجود سادگی کا یہ عالم تھا کہ گھر کے چھوٹے بڑے کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں خوشی محسوس کرتے۔ آپؐ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی وقت فارغ نہ ہوتیں تو آپؐ اپنے کپڑے خود دھو لیا کرتے اور اگر پھٹ جاتے تو اُن میں پیوند لگا لیا کرتے۔ یہی نہیں بلکہ اپنا

Marfat.com

جوتا خود گانٹھ لیا کرتے اور ضرورت پڑے تو گھر میں جھاڑو تک دے دیا کرتے۔

آپ کی فطری ہمدردی اور انسانی قدروں کے حوالہ سے چند واقعات پیش خدمت ہیں کہ ایک شخص آپؐ سے ملنے کی خاطر حاضر خدمت ہوا تو آپؐ کی جلالت اور عظمت کی تاب نہ لاتے ہوئے تھر تھر کانپنے لگا۔ آپؐ سے اس کی وہ حالت دیکھی نہ گئی اور پریشان ہو گئے۔ چنانچہ اُسے تسلی اور دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے دوست! گھبراتے کیوں ہو۔ میں کسی تخت و تاج کا مالک یا شہنشاہ نہیں ہوں بلکہ قریش کے قبیلہ کی اس غریب ماں کا بیٹا ہوں جو خشک روٹی اور سوکھے گوشت کے ٹکڑے کھا لیا کرتی تھی۔

اسی طرح آپ کے نیک طرزِ عمل اور خاطر مدارت کی خو کے بارے میں راقم ہوں کہ جنگ حنین کی فتح کے موقعہ پر کچھ اسیرانِ جنگ آپؐ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ان میں سے ایک معزز اور باوقار سی خاتون بھی پیش ہوئی جس نے عرض کی کہ اے سالارِ اسلام! میں آپ کے بچپن میں آپ کی پرورش کرنے اور آپ کو اپنی چھاتی سے دودھ پلانے والی خاتون محترمہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی شیمہ ہوں اور آپ کی رضائی بہن ہوں۔ آپ نے اس سے اس کا ثبوت مانگا تو اس نے عرض کی کہ میں آپ کو اپنی والدہ حلیمہ کے بستر پر اپنے ہاتھ سے کھلایا پلایا کرتی تھی۔ ہمارا مکان بڑا کشادہ اور فراخ تھا اور دوسرے گھروں سے قدرے ہٹ کر تھا۔ اس پر آپ نے نہ صرف اُسے فوراً رہا فرما دیا۔ بلکہ زمین صاف کر کے اپنی چادر مبارک بچھائی اور اُسے عزت اور احترام سے بٹھا کر دیر تک بات چیت کی اور جب اس نے واپسی چاہی تو آپ نے اُسے ایک کنیز، ایک غلام اور بھیڑ بکریوں کا ایک ریوڑ بطور تحفہ عنایت فرما دیا۔ حضور پاک کے اس حسن سلوک کے علاوہ اسلام کی حقیقت اور عظمت کا اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اُس نے اسی لمحہ اسلام قبول کر لیا۔

Marfat.com

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش خلقی اور خوش کلامی اس سلیقہ اور ڈھنگ کی تھی کہ کفار بھی اس کی مثال پیش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کسی شخص نے باز یابی کی درخواست کی تو آپ نے اُسے آنے کو کہا لیکن اُسی اثنا کسی نے کہہ دیا کہ آنے والا شخص اپنے قبیلہ کا ناپسندیدہ آدمی نہیں۔ تاہم آپ نے دیر تک اس سے خوش کلامی کی اور انتہائی نیک دلی اور تواضع کا برتاؤ کیا۔

جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی کہ اے میرے آقا و سرتاج! آپ نے ایسے شخص کو اس درجہ کیوں نوازا ہے۔ جس کی نسبت لوگوں کی رائے ٹھیک نہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ اے عائشہ! معاشرہ میں سب سے بُرا وہ شخص ہے جو گھر پر آئے ہوئے ملاقاتی سے خندہ پیشانی اور خوش کلامی سے پیش نہیں آتا اور وہ اس کی ایسی بُرائی اور تند مزاجی کی وجہ سے بیزار اور پریشان ہو کر جائے۔

رحم دلی اور درگزر کے چند واقعات

حضورِ پاک کے اُسوۂ حسنہ میں رحم دلی اور درگزر کرنے کی ایسی خوبیاں تھیں۔ جن کے آپ کے دوست بلکہ دشمن تک مدّاح تھے۔ چنانچہ وہ برملا کہا کرتے تھے کہ آپ جیسا صاحبِ کرم اور خطا پوش نہ کوئی تھا اور نہ ہی ہو گا۔ لہٰذا یہ ایک ریکارڈ ہے کہ آپ نے عمر بھر نہ تو کسی ذاتی مخالف یا مدِ مقابل سے کوئی انتقام لیا اور نہ ہی کسی کے جور و ستم کرنے کی پاداش میں اُسے سزا دی تھی۔ چنانچہ آپ کی چشم پوشی اور کرم گستری کے حوالہ سے چند واقعات سپردِ قلم کرتا ہوں۔

ایک دفعہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے سایہ تلے سوتے

Marfat.com

ہوتے تھے کہ ایک کافر غورث بن الحارث ہاتھ میں شمشیر برہنہ لئے آپ کو شہید کرنے کے ارادہ سے آیا اور بے ادبی کے لہجہ میں جگا کر پوچھا کہ اب کون ہے جو تجھے مجھ سے بچائے گا۔ حضورؐ ایک جھٹکے سے اُٹھے اور کمال جرأت اور قوتِ ایمانی سے کڑک کر فرمایا۔ عظیم طاقتوں کا مالک میرا قادر خدا۔ چنانچہ تحزیر اور ایمان کامل کے ایسے الفاظ سن کر کافر پر کپکپی طاری ہوگئی اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ حضورؐ نے وہی تلوار اُٹھا کر پُوچھا کہ اب تجھے کون بچا سکتا ہے۔ فرطِ دہشت اور خوف سے غورث کی زبان گنگ ہوگئی اور وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔ آپ نے فرمایا چلے جاؤ۔ میں کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتا۔

مُشرکین مکہ میں ہبار من الاسود ایک ایسا بد اندیش شخص تھا جس نے اپنے ظلم و ستم اور جور و جفا سے حضور کا دل دُکھا رکھا تھا یہاں تک کہ آپ کی نیک دل اور چہیتی بیٹی زینبؓ حاملہ تھیں اور مکہ سے مدینہ ہجرت کر رہی تھیں کہ اس ظالم نے انہیں جان بوجھ کر اُونٹ سے گرا دیا جس کے نتیجہ میں نہ صرف انہیں بہت سی چوٹیں آئیں بلکہ حمل بھی ساقط ہو گیا۔ اس ستم آرائی کے علاوہ وہ اور بھی کئی جرائم کا مرتکب تھا۔ لیکن ہوا یہ کہ فتح مکہ پر اُس نے حضور سے ڈر کر ایران بھاگ جانا چاہا۔ لیکن کچھ سوچ کر رک گیا اور رسولِ پاک کی رحم دلی اور معاف کر دینے کی خُو یاد کر کے اُن کی خدمت اقدس میں حاضر خدمت ہو گیا اور عرض کی کہ اے عنایت و کرم میں بے مثل نبی! میں نے بیشک اپنی جان پر بے بہا ظلم ڈھائے اور عمر بھر آپ کو دُکھ دیتا رہا تاہم مجھے اپنی جہالت اور ستم آرائی کا اعتراف ہے۔ مجھے اپنے دامنِ کرم میں پناہ دیجئے۔ میں اسلام قبول کرنے کی غرض سے آپ کی بارگاہِ عزت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ کو اگرچہ اس کا ایک

Marfat.com

ایک ظلم اور ستم یاد تھا لیکن آپ نے اُسے توبہ کرتے اور اسلام کی طرف راغب ہوتے دیکھا تو اس کی تمام خطائیں معاف کر دیں اور اُسے مسلمان کر لیا۔

اسلام لانے سے پہلے ابوسفیان ایک ایسے شخص تھے کہ جنگِ بدر سے فتح مکہ تک کی تمام لڑائیوں میں اُن کا ہاتھ ہوتا تھا چنانچہ اُن کے اسلام دشمنی کے جرائم کی پاداش میں ایک دفعہ حضرت عمرؓ فاروق نے انہیں قتل کرنے کا ارادہ بھی کیا تھا لیکن رسُولِ پاک نے انہیں منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ فتح مکّہ کے موقع پر جب انہیں گرفتار کر کے دربارِ نبوی میں پیش کیا گیا تو حضورؐ پاک نے نہ صرف انہیں معاف فرما دیا بلکہ ان کے گھر کو دارالامان قرار دیا اور ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا اس کا ہر قصور معاف کر کے پناہ دی جائے گی۔ کیا دُنیا کے کسی فاتح نے اپنے کسی مخالف اور دشمن کے ساتھ رحم دلی اور درگزر کرنے کا اس طرح کا برتاؤ کیا ہے؟

اسی طرح ابوسفیان کی بیوی ہندہ جس نے دشمنِ اسلام ہونے ہوتے آپ کے دردمند اور عزیز ترچچا حضرت حمزہؓ کی لاش سے اُن کا جگر نکال کر چبایا تھا فتح مکّہ پر نقاب اوڑھ کر حضورؐ پاک کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپؐ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے امان کی سند حاصل کرے۔ لیکن آپ نے اُسے پہچان لیا۔ مگر شرفِ انسانی کی بنا پر آپؐ نے اس پر اُس کی اس کارستانی اور عیاری کا جتنا ناگوارا نہ کیا۔ تاہم ہندہ بھی اگرچہ اسلام کی دشمن تھی لیکن وہ مردم شناس اور تیز فہم ہوتے ہوتے حضورؐ

Marfat.com

کے درگزر کرنے کے عمل کو بھانپ گئی اور بے اختیار پکار اٹھی کہ اے مسلمانوں کے رسولؐ! جتنا بُرا مجھے آپ کا دین لگتا تھا اتنا اچھا دین شائد کوئی اور نہیں۔

جہاں تک انبیا علیہم السّلام کی پاک سیرت کا تعلق ہے میں نے اس موضوع پر بہت سی کُتب کا مطالعہ کیا ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت آشکارا ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء اور رُسل علیہم اسلام کی عقل و دانش اور فکر و حکمت کے ہر دور کے GENI US یعنی غیر معمولی ذہانت کے انسانوں سے کہیں زیادہ تھی۔ یہاں تک کہ سقراط، بقراط اور ارسطا طالیس جیسے حکماء اور مفکرین کا فلسفہ و منطق اور قانون و قواعد بھی اُن کے علوم باطن اور فکر و عمل کے سامنے ساکت اور ماند تھے۔ لہٰذا انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خوبی یعنی DIVINE VERTUE کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی اقوام کا کلچر بلکہ مقدر تک بدل دیا تھا۔ چنانچہ جناب رسوؐل پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس طرح کی تمام صلاحیتوں کے مالک تھے آپ کی ان خوبیوں میں رحمدلی اور دوسروں کی خطاؤں کو معاف کرنے کے اوصاف خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں چنانچہ اُن کے حوالہ سے چند مزید واقعات پیشِ خدمت ہیں:۔

عرب کا ایک قبیلہ اسلام قبول کرنے کی غرض سے رسوؐلِ پاک کے پرچم تلے جمع ہو رہا تھا لیکن مسلمہ بن کذاب کے قبیلہ بنو حنیفہ کا ایک رئیس ثمامہ بن اثال ایک ایسا شخص تھا جس نے آخری دم تک اپنی سرکشی اور مظالم ترک نہ کئے تھے لیکن اتفاق سے وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگ گیا جسے وہ گرفتار کرکے رسوؐلِ پاک کے حضور مدینہ لے آئے اور اسے دشمنِ اسلام ہوتے ہوتے مسجدِ نبوی کے ایک ستون

Marfat.com

سے باندھ دیا۔ دوسرے روز حضور پاک اُس کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا کہنا چاہتے ہو۔ اُس نے عرض کی کہ اے مسلمانوں کے رسُول! آپ مجھے قتل کریں گے تو محض اپنے ایک مخالف اور نافرمان کو قتل کریں گے اور اگر مُعاف فرمائیں گے تو اُن لوگوں میں شمار ہوں گے جو اپنے دشمنوں اور مخالفین کو معاف کر دیا کرتے ہیں۔ اُس کے اس طور کے الفاظ سُن کر آپ نے حُکم فرمایا کہ ثمامہ کی رسّی کھول دو اور اسے آزاد کر دو۔ آپ کا وہ خلافِ توقع فیصلہ سُن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ فوراً مسلمان ہو گیا اور عرض کی یا رسُولُ اللہ! میری نگاہ میں کوئی انسان آپ سے بڑھ کر عقب ناک نہ تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ آپ سے زیادہ کرم نواز اور دریادِل کوئی اور نہیں۔ میرے لئے آپ کا مذہب تمام مذاہب سے زیادہ سنگدل اور بے رحم تھا لیکن اب واضح ہوا ہے کہ اتنا رحمدل اور ترس کھانے والا مذہب کوئی اور نہیں۔

ابوجہل دشمنِ اسلام کے فرزند عکرمہ اسلام لانے سے پہلے اپنے باپ کی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے دشمن تھے۔ لیکن اُن کی اہلیہ مُسلمان ہو چکی تھیں۔ فتح مکہ کے وقت وہ مکہ سے بھاگ کر یمن چلے گئے تو آپ کی بیوی بھی اُنہیں راہِ مستقیم پر لانے کے لئے یمن چلی گئیں اور عکرمہ کو رسولِ پاک کی رحمدلی اور اسلام کی صداقت کا یقین دلا کر مُسلمان کر لیا۔ حضورؐ پاک کو اس واقعہ کی خبر ملی تو وہ بہت خوش ہوئے۔ کچھ دنوں کے بعد عکرمہ کی بیوی اُنہیں ساتھ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رسولِ پاک نے جب انہیں آتے دیکھا تو خوشی کی تاب نہ لاتے ہوئے اس تیزی سے ان کی جانب بڑھے کہ چادر آپؐ کے جسمِ مُبارک سے ہٹ گئی اور فرطِ مسرت سے زبانِ مبارک پر یہ

Marfat.com

الفاظ تھے کہ اے ہجرت کے بعد اپنے وطن واپس آنے والو! خدا آپ کے دونوں جہان بہتر فرمائے اور تمہارا آنا ہم سب کے لئے مبارک ہو۔

مکّہ کا ایک شہری جس کا نام وحشی تھا اسلام کا اتنا دشمن تھا کہ اُس نے مسلمانوں کے دستِ راست اور حضورؐ پاک کے ہمدرد اور غم خوار چچا حضرت حمزہؓ کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ غلبۂ اسلام سے خائف ہو کر وہ طائف بھاگ گیا لیکن وہاں بھی اُسے پناہ نہ ملی بالآخر اُس نے رسولِ پاکؐ کی رحمدلی اور درگزر کرنے کے واقعات یاد کر کے اپنا دِل مضبوط کیا اور مکّہ واپس آ کر حضورؐ پاک سے اپنے جرائم اور ستم آرائی کی معافی مانگ لی اور اسلام قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپؐ نے اُسے مُسلمان کر لیا لیکن صرف اِتنا فرمایا کہ میرے سامنے نہ آیا کرنا کہ تجھے دیکھ کر مجھے اپنے ہمدرد اور عزیز چچا کی یاد دُکھ دیا کرے گی۔

مہمان نوازی

ایک دفعہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشی نے جو کہ بعد میں اسلام کی صداقت اور رسولِ پاکؐ کے اخلاقِ حسنہ سے مُتاثر ہو کر مُسلمان ہو گیا تھا اور اس کا اسلامی نام ابوالحسین احمد رکھا گیا تھا، اپنے سفارت خانہ کے کچھ افراد رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بھیجے۔ آپ نے ان مہمانوں کی خاطر مدارت خود اپنے ہاتھ سے کی اور جب صحابہ کرام نے عرض کی۔ یارسولؐ اللہ آپ کیوں تکلیف کرتے ہیں۔ ان کی خدمت کے لئے ہم موجود ہیں۔ حضور پاکؐ نے فرمایا ان لوگوں نے میرے ساتھیوں

Marfat.com

یعنی مہاجرینِ حبشہ کی مہمان نوازی کی تھی۔ لہٰذا ان کی خدمت میں خود کروں گا۔

ایثار اور شفقت

ایثار کا وصف آپؐ کی ذاتِ گرامی میں بے حد نمایاں تھا۔ آپ خواہ کسی حالت میں ہوتے لیکن دوسرے کی حاجت روائی سے کبھی دریغ نہ کرتے۔

چنانچہ ایک دفعہ ایک صحابی نے شادی کی لیکن ولیمہ کے لیے گھر میں کچھ نہ تھا۔ سرکارِ دو عالم نے اُن سے فرمایا کہ عائشہ کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ۔ وہ گئے اور لے کر آ گئے۔ حالانکہ آپ کے گھر میں اُس ذخیرہ کے سوا شام کے کھانے کو کچھ نہ تھا۔

ایک دفعہ ایک عورت نے ایک چادر حضورؐ پاک کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ کو چادر کی بڑی ضرورت تھی۔ آپؐ نے قبول فرمالی۔ ایک صحابی اس وقت حاضرِ خدمت تھے ان کو بھی چادر درکار تھی۔ لہٰذا آپؐ نے وہ چادر انہیں دے دی۔ جب آپؐ اُٹھ کر گئے تو لوگوں نے اُن کی ملامت کرتے ہوئے کہا تم نے آپؐ سے چادر کیوں طلب کی حالانکہ تم جانتے ہو کہ حضورؐ پاک کو خود چادر کی ضرورت تھی۔ اور یہ بھی جانتے ہو کہ وہ کسی کا سوال ردّ نہیں کرتے۔ اُس نے کہا کہ میں نے اُن سے چادر صرف اس عقیدہ اور اعتقاد سے لی ہے کہ جب میں مروں تو مجھے اس چادر کا کفن دیا جائے۔

Marfat.com

جنابِ نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات

○ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔

○ متاعِ نیک اور خوبی کی بات جہاں سے بھی ملے اسے غنیمت سمجھو اور اسے اپنا معمول بناؤ۔

○ ہر سخت مزاج، ظالم اور مغرور جہنمی ہے۔

○ آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ (ہدیہ) دو اور محبت پیدا کرو۔

○ اگر تم مسلمان بھائی کو دیکھ کر مسکرا دو تو یہ بھی صدقہ ہے۔

○ دُنیا گناہ کرنا چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ دوسری مخلوق پیدا کر دے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ اور قصور بخش دے۔

○ آپس میں صُلح کرا دینا افضل ترین صدقہ ہے۔

○ جس نے ناراض ہو کر ایک سال تک اپنے بھائی سے ملنا چھوڑے رکھا گویا اس نے ایک انسان کا خون کر دیا۔

○ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے اور پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کہے۔ اور دو چلنے والے زیادہ بیٹھے لوگوں کو سلام کہیں۔

○ جو بندہ دوسروں کی عیب پوشی کرے گا روزِ محشر اللہ تعالیٰ اس کی عیب پوشی کرے گا۔

○ جو شخص بغیر جانے بوجھے دوسروں کے جھگڑے میں پڑے وہ مصیبت کو دعوت دیتا ہے۔

۹۶۸۲۹

Marfat.com

- مصافحہ کیا کرو کہ اس سے کینہ جاتا رہے گا۔ اور تحفہ دیا کرو کہ اس سے بخل جاتا رہے گا۔
- گھر جاؤ تو سلام کرو کہ تیرا سلام تیرے اور گھر والوں کے لئے رحمت ثابت ہو گا۔
- انسان مرجاتے تو تین عمل سے صدقہ جاریہ رہتا ہے، مسجد، کنواں یا پُل بنانا۔ انسانوں کے فائدہ کے لئے اچھی کتاب شائع کرنا اور نیک اولاد جنم دینا صدقہ جاریہ ہیں۔
- جو انسان کثرت سے استغفر اللہ کا ورد رکھے تو نہ صرف اس کا غم اور فکر دُور ہو گا بلکہ اس کے رزق میں اس طور پر اضافہ ہو گا کہ اُسے اُس کا گمان تک بھی نہ ہو گا۔
- عورت مثل پسلی کی ہڈی کے ہے، اگر اُسے سیدھا کرو گے تو اُسے توڑ دو گے۔
- وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کی بُرائی کے سبب اُس کے پڑوسی پریشان رہیں۔
- نرم مزاج اور نیک خُو انسان کے لئے دوزخ کی آگ حرام ہے۔
- روزے رکھنے اور مسجد میں اعتکاف بیٹھنے سے بہتر ہے کہ تو کسی حاجت مند کی حاجت روائی کر دے۔
- سخی گنہگار بخیل عابد سے بہتر ہے۔
- خاموشی بہت بڑی حکمت ہے۔

Marfat.com

جلیل القدر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

صدیق عربی لفظ ہے اس کے معنی مخلص دوست اور حد درجہ سچا کے ہیں۔ اسلام لانے سے قبل آپ کا نام عبدالکعبہ اور اسلامی نام عبداللہ تھا۔ اسلام قبول کرنے پر حضورؐ پاک انہیں صدیق کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سرشت میں نیکی اور شرافت کوٹ کوٹ کر بھری تھی اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی آپ دیانتدار اور راست باز تھے۔ رحمدلی اور پارسائی آپ کی فطرت کا ایک حصہ تھی۔ تاہم رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی رفاقت نے آپ کی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔

ایک دفعہ رسولِ پاک نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو صدقہ نکالنے کا حکم دیا۔ اُن دنوں اتّفاق سے حضرت عمرؓ کے پاس معمول سے زیادہ سرمایہ تھا چنانچہ انہوں نے اپنا نصف سرمایہ رسولِ پاکؐ کی خدمت میں بطورِ صدقہ پیش کر دیا۔ رسولِ پاکؐ نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ گھر میں کتنی پونجی چھوڑ آئے ہو۔ عرض کی کہ حضور جتنی رقم پیش کی ہے اس سے نصف گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی صدقہ کی رقم لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تو رسولِ اکرم نے پوچھا کہ گھر میں کتنا سرمایہ چھوڑ آئے ہو۔ عرض کی کہ حضور! گھر میں صرف خدا کا اور آپ کا نام مبارک ہی چھوڑ آیا ہوں۔ اس ایثار اور قربانی پر حضرت عمرؓ برملا پکار اُٹھے کہ ابوبکر صدیقؓ سے بڑھ کر

Marfat.com

کوئی صدقہ دینے اور ایثار کرنے والا نہیں۔

انکساری اور عاجزی کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنی تعریف سن کر خوفزدہ ہو جایا کرتے اور اگر کوئی اُن کی بحیثیت خلیفہ ہونے کے تعظیم اور عزت افزائی کرتا تو آپ کو تکلیف ہوتی اور کہتے اے خدا! ان لوگوں نے مجھے بہت بڑھا دیا ہے جبکہ میں اتنا نہیں ہوں۔ لہذا مجھے ان کے حُسنِ ظن اور نیک گمان کے مطابق بنا دے۔

خلیفہ مقرر ہوئے تو رونے لگ گئے اور کہا کہ اے لوگو میری بیعت توڑ دو۔ میں خلافت کے قابل نہیں جبکہ مجھ سے بہتر علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) موجود ہیں۔ لیکن حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر کہا کہ خدا کی قسم میں نہ اپنی بیعت توڑوں گا اور نہ ہی کسی اور کو فسخ کرنے دوں گا۔ کیونکہ آپ شروع ہی سے ایماندار اور راست گو ہیں آپ کو رسولِ پاک کے رفیقِ غار ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ اپنے لباس میں اختراع اور نمائش قطعاً پسند نہیں کرتے۔ آپ کی گفتگو میں لفاظی نہیں۔ آپ نے خود کو کبھی دوسروں سے افضل نہیں جانا۔ بلکہ آپ نے خود کو ہمیشہ ایک چیونٹی کی طرح عاجز اور خشک گھاس کی پتی کی طرح ناتواں اور بے بس سمجھا ہے۔ آپ میں خلافت کا فخر اور غرور تام کا نہیں۔ اور یہ کہ آپ کے جمال میں پارسائی کا حسن نمایاں ہے۔ لہذا آپ سے کی ہوئی بیعت فسخ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

قناعت کی حد تھی کہ ایک روز آپ کی اہلیہ نے حلوہ تیار کر کے پیش کیا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا کہ حلوہ تیار کرنے کی رقم کہاں سے لی۔ عرض کی کہ روزانہ کے خرچہ میں سے چند پیسے پس انداز کر لیا کرتی تھی۔ یہ سُن کر آپ نے بیت المال سے

Marfat.com

ملنے والی رقم میں سے اتنی رقم کم کرادی جتنی حلوہ پر خرچ ہوئی تھی اور فرمایا کہ مجھے ثابت ہو گیا ہے کہ جو خرچہ ہمیں ملتا ہے اس سے کم میں بھی گزارہ ہو سکتا ہے۔

آپؓ کے اقوالِ زریں

- اللہ کی قسم مجھے خلافت کی خواہش نہ تھی اور نہ ہی میں نے پوشیدہ یا آشکارہ طور پر اس کی طلب کی۔
- بدبخت ہے وہ انسان جو خود تو مر جائے لیکن تین برائیاں چھوڑ جائے مثلاً کھوٹا سکہ بناتا، برا کھیل جاری کرنا اور بری کتاب شائع کرنا۔
- خاموشی غصہ کا بہترین علاج ہے۔
- مجھے عجز و انکسار سے لگاؤ ہے اور شہرت اور ناموری سے ڈر لگتا ہے۔
- کاش کہ میں کسی مومن کے سینہ کا بال ہوتا۔
- گفتگو مختصر کرو، کلام اتنا ہی اچھا ہوتا جتنا آسانی سے سنا جا سکے۔
- اے زبان تو نے مجھے کئی مصیبتوں میں پھنسایا کاش کہ میں تجھ پہ قادر رہتا۔

حضرت عمر فاروقؓ

فاروق کے لفظی معنی حق و باطل میں تفریق کرنے والے کے ہیں۔ رسولِ پاک نے انہیں یہ لقب اسلام پر سرشار ہونے پر فرمایا۔

حضرت عمر فاروقؓ اخلاقِ حسنہ کا مجسّم نمونہ تھے۔ آپ کی طبع میں حق پرستی، راستی اور سادگی حد درجہ تھی۔ ایک دفعہ انہیں کچھ آدمی ملنے آئے لیکن باوجود اتنی بڑی اسلامی

Marfat.com

مملکت کا خلیفہ ہونے کے آپ کے پاس کوئی فالتو کپڑا نہ تھا چنانچہ دھوئے ہوئے کپڑے جب سوکھے تو انہیں پہن کر ملے۔

آپ پابندیٔ عہد کے حد درجہ عادی تھے۔ آپ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کو جب جنگِ عراق میں فتح ہوئی تو وہاں کے عیسائی حکمران کو دربارِ خلافت میں پیش کیا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارا ملک تم کو واپس دے دیا جائے گا۔ اس کے انکار پر آپ نے کہا کہ اب میرے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی۔ شاہِ عراق بڑا معاملہ فہم اور دور اندیش تھا۔ اس نے کہا کہ میں بڑا پیاسا ہوں مجھے پہلے پانی پلا دیجئے اور وعدہ کیجئے کہ میں جب تک پانی نہ پی لوں آپ مجھے قتل نہیں کریں گے۔ جب آپ نے اسے پانی سے بھرا پیالہ دیا تو اس نے وہ پیالہ معہ پانی زمین پر پھینک دیا اور تمام پانی بکھر گیا۔ پھر عرض کی کہ آپ نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ جب تک میں پانی نہ پی لوں آپ مجھے قتل نہیں کریں گے۔ لہذا اب آپ کا کیا ارادہ ہے۔ آپ اس کی دانائی پر حیران رہ گئے اور اسے پناہ دے دی۔

ایک دفعہ مدینہ شہر سے دور ایک شکستہ حالت مکان میں کسی بچے کی بلک بلک کر رونے کی آواز آئی۔ آپ نے قریب جا کر بچے کی ماں کو ڈانٹا کہ بچے کو دودھ کیوں نہیں دیتی۔ اس نے کہا کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کا حکم ہے کہ جب تک ماں اپنے بچے کا دودھ نہ چھڑائے اس کا وظیفہ مقرر نہ کیا جائے۔ اس لئے میں نے اس کا دودھ پانچ چھ ماہ کی عمر ہی میں چھڑا دیا ہے تاکہ مجھے وظیفہ ملنا شروع ہو جائے۔ آپ سن کر آبدیدہ ہو گئے اور بولے اے عمر نہ جانے تو نے کتنے بچوں کو آج تک ماں کے دودھ سے محروم کیا ہے۔ لہٰذا حکم دیا کہ بچہ کی پیدائش پر ہی اس کی

Marfat.com

ماں کا وظیفہ مقرّر کر دیا جائے۔

ایک دفعہ آپ شام کے دورے سے واپس آرہے تھے کہ ایک ٹوٹے پھوٹے خیمہ میں ایک بیکس اور تنہا بڑھیا نظر آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اے محترمہ! عمرِ فاروق کے بارے میں کیا جانتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ خدا اس کو غارت کرے کیونکہ وہ اگر دُور دراز کے انسانوں کی رعایا پروری نہیں کر سکتا تو وہ اتنی بڑی اسلامی مملکت کا امیر المومنین کیوں بن بیٹھا ہے۔ آپ شرمسار ہو گئے اور کہا میں ہی عمرِ فاروق ہوں۔ میں اپنی کوتاہی کا معترف ہوں۔ مجھے معاف کر دیں۔ اس کے بعد نہ صرف اس کا وظیفہ مقرر کر دیا بلکہ حکم دیا کہ جنگل ہو یا شہر۔ گاؤں ہو یا قصبہ کوئی بھی غریب یا مستحق بیت المال سے محروم نہ رہے۔

آپ کے اقوالِ زرّیں

- جس عالم کو دیکھو کہ وہ دُنیا سے محبّت کرتا ہے تو دین کے معاملہ میں اس کا اعتبار نہ کرو۔
- جب کوئی شخص مجھ سے کوئی بات پوچھتا ہے تو مجھے اس کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے۔
- دُنیا تھوڑی حاصل کرو تو زندگی آسان ہوگی۔ خواہشات کم رکھو تو غم اور دُکھ کم ہوں گے۔
- عُلمار کی مجلس سے بہتر اور کوئی مقام نہیں۔
- ہنسی، ٹھٹھے اور مذاق سے انسان کا وقار اور رُعب جاتا رہتا ہے۔
- جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔
- جب تک کسی سے معاملہ نہ پڑے یا اس کے ساتھ سفر نہ کیا ہو اس کے متعلق کوئی رائے قائم نہ کرو۔

Marfat.com

حضرت عثمانِ غنیؓ۔

غنی عربی لفظ ہے اس کے لغوی معنی آسودہ، مطمئن اور بے نیاز کے ہیں۔ آپ رسولِ پاکؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد تھے۔ آپؐ نے انہیں یہ خطاب ان کے بے بہا عطیات دینے اور اسلام کے نام پر عنایات کرنے پر عطا کیا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام بھی ہے۔

آپ فطری طور پر پارسا، دیانتدار اور راست گو تھے۔ آپ حد سے زیادہ سخی اور فیض بخش تھے۔ ان کی دریا دلی کے چند واقعات درج ذیل ہیں:۔

مہاجرینِ مکّہ جب مدینہ پہنچے تو وہاں کا پانی کھاری تھا۔ تاہم وہاں پر ایک رومہ نامی شخص میٹھے پانی کے چشمہ کا مالک تھا اور اپنا پانی گراں قیمت پر فروخت کیا کرتا۔ حضرت عثمان غنی نے اُس سے وہ چشمہ ۳۵ ہزار روپے میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

جنگِ تبوک کے موقعہ پر مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑ گیا۔ یہاں تک کہ لوگ درخت کی پتّیاں اور جڑی بوٹیاں کھانے پر مجبور ہو گئے۔ پیغمبر رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم لوگوں کو تنگدست توجہ کی مدد کے لئے راغب کر رہے تھے۔ انہی دنوں حضرت عثمان غنی تین سو اونٹ سامانِ خورد و نوش برائے تجارت مدینہ لائے۔ لیکن رسولِ اکرمؐ کے کہنے پر آپ نے تمام اونٹ مع سامان اُن کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ رسولِ پاک فرطِ مسرت سے اپنے منبر پر سے اُتر آئے۔ اور فرمایا اے عثمانِ غنی تمہارے اس ایثارِ نفس پر میں تجھے جنّت فردوس کی بشارت دیتا ہوں۔

اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں قحط پڑ گیا۔ لوگ حد درجہ پریشان ہو گئے۔ چند ہی دنوں میں حضرت عثمانِ غنی ایک ہزار اونٹ غلّہ کے برائے تجارت ملک

Marfat.com

شام سے مدینہ لائے۔ آپ کو جب مسلمانوں کی حالتِ زار کا علم ہوا تو آپ نے تمام غلّہ مدینہ کے غریب اور مسکینوں میں مُفت تقسیم کر دیا۔

ایک دفعہ حضرت عثمانِ غنی نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معہ اُن کے چند دوستوں کے دعوت کی۔ وقت مقررۃ پر حضور پاکؐ معہ اپنے رفقاء کے حضرت عثمانِ غنی کے مکان کے پاس پہنچے تو حضرت عثمان غنی بھی اُن کے خیر مقدم کے لئے وہاں پہنچ گئے اور حضور پاکؐ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ اس اثنا حضورِ پاک کا ایک ایک قدم مُبارک جو ان کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑتا اُسے گنتے جاتے۔ آپ نے پوچھا عثمانِ غنی میرے قدم کیوں گنتے ہو۔ عرض کی کہ حضور آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں آپ کے ایک ایک قدم پر میں ایک ایک غلام آزاد کر دوں گا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور آپؐ کے کھانا تناول فرمانے سے پہلے ہی اُتنے غلام آزاد کر دیئے۔

مسجدِ نبوی پہلے بہت چھوٹی تھی۔ تاہم مسجد کے قریب ایک بہت بڑا قطعہ اراضی فروخت ہو رہا تھا۔ رسولِ پاک نے فرمایا جو شخص یہ زمین خرید کر مسجد کی توسیع کرے گا اس کا گھر جنّت میں ہوگا۔ آپ نے وہ زمین قریبًا پچیس ہزار روپے میں خرید کر مسجدِ نبویؐ کو وسیع اور کُشادہ بنا دیا۔

آپ کے اقوالِ زرّیں۔

- حضرت عثمانِ غنی تہجّد کی نماز کے لئے اُٹھتے تو کسی کو جگا کر اس کی نیند خراب نہ کرتے بلکہ خود ہی وضو کا سامان فراہم کرتے اور پانی بھی گرم کر لیتے۔
- آپ فرماتے کہ اے عُمدہ لباس کے حریص اپنا کفن یاد رکھ، عالیشان مکان کے شیدائی

Marfat.com

قبر کا گڑھا مت بھول ۔ عمدہ غذاؤں کے دلدادہ کیڑوں مکوڑوں کی غذا بننا یاد رکھ ۔
لوگوں کو جس طرح چاہے آزما دیکھ ۔ انہیں سانپ اور بچھوؤں سے کم نہ پائے گا ۔
جس نے دُنیا کو جس قدر پہچانا اُسی قدر وہ اُس سے متنفّر اور بیزار ہوا ۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علیؓ نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زیرِ سایہ اخلاقی تربیّت اور دین کی تعلیم حاصل کی ۔ آپ کی رفاقت کا اُن پر یہ اثر پڑا کہ آپ دینی امور اور اخلاقِ حسنہ میں نمونہ ثابت ہوتے ۔ آپ کے اخلاق اور معاملہ داری کے چند واقعات حسبِ ذیل ہیں :۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت علیؓ سے عرض کی کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسولِ پاکؐ نے آپ کو خلیفہ اوّل قرار دیا تھا ۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس خدا کی جس نے دانہ کو اُگایا اور انسان کو رُوح اور زندگی عطا فرمائی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھ سے کوئی ایسا عہد و پیمان ظاہر یا پسِ پردہ کیا ہوتا تو میں اس پر پُوری قوت سے قائم رہتا اور حضرت ابوبکر صدّیقؓ کو منبرِ رسُولؐ کی ایک سیڑھی بھی چڑھنے نہ دیتا ۔

ایک دفعہ کوفہ میں ایک شخص جس کا نام ابنِ اذینہ تھا آپ کی خدمت میں پیش ہوا اور کہا کہ اے امیرالمومنین نہ جانے مہاجرین اور انصار آپ کو حضرت ابوبکر صدّیقؓ سے کیوں گھٹاتے ہیں ۔ حالانکہ آپ سب سے افضل ہیں اور آپ کی خوبیاں سب سے زیادہ ہیں ۔ آپ اُس کی بات سُن کر چونکنا اور چوکس ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تو ذوالکہ کا رشتہ دار ہے جو حد سے زیادہ فتنہ پرداز اور چنگاری لگانے والا ہے ۔

Marfat.com

اے بدبخت! تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ابوبکر صدیقؓ مجھ سے چار باتوں میں بڑھے ہوئے ہیں۔ وہ یہ کہ انہوں نے رسولِ پاکؐ کے ساتھ ہجرت کی۔ غارِ ثور میں اُن کے رفیق رہے، حضورؐ پاک کی بیماری اور علالت میں نماز کی امامت کرتے اور تبلیغ اسلام میں بے مثال خدمات پیش کیں، اس کے علاوہ وہ اگر فوج کشی کر کے مرتدین اور اسلام سے منحرف ہونے کی سرکوبی نہ کرتے تو آج تک اتنی پیچیدگیاں اور اُلجھنیں رہتیں جن کا کوئی حل نہ تھا۔

ایک دفعہ ایک یہودی نے آپ کی ذرہ لے لی۔ اگرچہ وہ آپ کی خلافت کا ہی زمانہ تھا تاہم آپ مدعی کی حیثیت میں اُس قاضی شرع کی کچہری میں جا کھڑے ہوئے جسے آپ نے خود اُس عہدہ پر مامور کیا تھا۔ آپ نے اپنی گواہی میں اپنے بیٹے حسنؓ اور اپنے غلام قنبر کو پیش کیا، قاضی نے کہا کہ از راہِ قانون اسلامی آپ کے بیٹے اور غلام کی شہادت مسترد کی جاتی ہے۔ آپ نے قاضی سے کہا کہ کیا آپ نے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نہیں سُنا کہ حسنؓ اور حسینؓ دونوں جوانانِ جنت ہیں تو کیا اُن کی شہادت مسترد کی جاسکتی ہے۔ قاضی نے کہا کہ ہم زمین پر رہتے ہیں اور آپ ذکر جنت کا فرما رہے ہیں، آپ اپنے دعویٰ کی کوئی اور شہادت پیش کریں ورنہ دعویٰ خارج ہے۔ یہودی نے جب حضرت علیؓ کا تحمل اور اسلام کا حق و انصاف دیکھا تو اُس نے نہ صرف حضرت علیؓ کی ذرہ واپس کر دی بلکہ صدقِ دل سے اسلام بھی قبول کر لیا۔

آپ ایثار اور خیرات میں بے مثل تھے۔ ایک دفعہ گھر میں فاقہ کشی کی نوبت آ گئی، آپ نے مزدوری کرنے کی ٹھان لی اور ایک یہودی سے کچھ اُون لی اور رات کر اُسے

Marfat.com

اور مزدوری میں کچھ آٹا لے کر گھر آتے، روٹیاں تیار کر کے سب اہل خانہ کھانے بیٹھے تھے کہ ایک مسکین نے آواز دی کہ میرے بچے تین دن سے فاقہ سے تڑپ رہے ہیں راہ خدا کچھ دیجئے آپ نے تمام روٹیاں فقیر کو دے دیں اور خود کو اللہ کی رضا پر چھوڑ دیا۔ بعض روایات ہیں کہ آپ کو یہی ماجرا تین روز مسلسل پیش آتا رہا۔ لیکن آپ نے بُردباری، ایثار اور قربانی کا ثبوت دیا۔

حضرت علیؓ کے اقوالِ زرّیں۔

- اپنی عقل پر بھروسہ نہ رکھو، مشورہ لینا بہتر اور فائدہ مند ہوتا ہے۔
- اپنا حق لینے میں کوتاہی نہ کرو، ورنہ خود سے بے انصافی کرو گے۔
- جو شخص جلدی سے ہر بات کا جواب دے دیتا ہے اچھا نہیں کرتا۔
- صاحبِ علم اگرچہ غریب ہو اُسے حقیر نہ سمجھ، بیوقوف بڑے رُتبہ پر ہے اسے بڑا نہ سمجھ۔
- ٹیڑھی خصلت کے انسان میں اور بھی خرابیاں ہو سکتی ہیں۔
- اگر کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار عزّت کو کم نہیں کرتا۔
- ہر شخص سے اُس کے علم اور فہم کے مطابق بات کرو۔ ہر ایک سے فلسفہ نہ چھانٹو۔
- جب انسان کا خلق اچھا ہو تو اس کا کلام لطیف ہو جاتا ہے۔
- بوڑھے کی رائے جوان کی طاقت سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔

Marfat.com

آئمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے واقعات

امام اعظم جناب حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی۔

حضرت امام ابو حنیفہ کا اسم گرامی نعمان، قبلہ والد صاحب کا نام ثابت اور کنیت ابو حنیفہ ہے آپ کو فقہ یعنی سائنس آف اسلام SCIENCE OF ISLAM اور علوم شریعت پر عبور حاصل تھا۔ آپ نہ صرف رموزِ حقیقت سے آگاہ تھے بلکہ انہیں بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام کا شرف نیاز بھی حاصل رہا۔

آپ کے واقعات میں سب سے دلچسپ اور عجیب وغریب واقعہ آپ کی کنیت کا ہے۔ وہ یہ کہ ایک دفعہ چند شوخ اور بیباک قسم کی عورتوں نے آپ سے سوال کیا کہ جب مرد کو ایک وقت میں چار بیویوں کی اجازت ہے تو پھر عورت کو چار شوہر رکھنے کی اجازت کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کا جواب کسی وقت دوں گا۔

چنانچہ آپ اسی الجھن میں گھر آگئے اور اپنی بیٹی حنیفہ کو ان عورتوں کا سوال پیش کر کے جواب معلوم کرنا چاہا۔ بیٹی نے عرض کی کہ اگر آپ اپنے نام کے ساتھ میرے نام "حنیفہ" کو بھی شہرت دینے کا وعدہ فرمائیں تو میں ان عورتوں کے سوال کا مدلل اور معقول جواب دے سکتی ہوں۔ آپ نے اپنی بیٹی کی شرط منظور کر لی۔ اس پر بیٹی نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ آپ سوال کرنے والی تمام عورتوں کو میرے پاس بھیج دیں تاکہ میں انہیں بادلیل جواب سے مطمئن کر سکوں۔

Marfat.com

جب تمام مستورات آ گئیں تو حنیفہ صاحبہ نے اُن میں سے چار جوان عورتوں کو علیحدہ کر لیا اور انہیں ایک خالی پیالہ دے کر کہا کہ آپ چاروں عورتیں اپنی اپنی چھاتی سے ایک ایک گھونٹ دُودھ اس پیالہ میں ڈال دیں۔ اُنہوں نے جب ایسا کر لیا تو آپ نے کہا کہ آپ اب اس پیالہ سے اپنا اپنا دودھ نکال لیں تو سب نے ایسا کرنے میں معذوری اور بے بسی کا اظہار کیا۔

اس پر حنیفہ صاحبہ نے کہا کہ آپ کے لئے جب اس پیالہ سے اپنا اپنا دُودھ نکالنا ناممکن ہے تو پھر اگر ایک عورت سے چار شوہروں کے ملاپ سے ایک بچہ پیدا ہو جائے تو وہ عورت کیسے کہہ سکے گی کہ وہ بچہ کس خاوند سے ہے۔ چنانچہ اس الجھاؤ اور پیچیدگی کے نتیجہ میں معاشرہ میں ایسا انتشار اور بگاڑ پیدا ہوگا جس کا کوئی حل نہ ہو گا۔ اُس جواب پر اُن تمام عورتوں کے سر شرم سے جھک گئے اور انہوں نے امام اعظم سے اپنے کئے سوال کی معافی مانگ لی اور امام صاحب نے اُسی دن سے حسبِ وعدہ ابو حنیفہ کُنیّت اختیار کر لی۔

چونکہ محترمہ حنیفہ صاحبہ نے وقت کے امام اعظم اور جید عالم فاضل یا پ حضرت امام ابو حنیفہ کے در پیش لاینحل مسئلہ کی عقدہ کشائی کی تھی۔ لہٰذا اُن کی عقل و دانش تقاضا کرتی ہے کہ اُن کے پکارے جانے والے نام حنیفہ کی توضیح اور تشریح کی جائے۔ لہٰذا راقم ہوں کہ عربی کی لغات کی رُو سے حنیفہ عربی کے لفظ حنفی کی مؤنث ہے اور حنفی کے لغوی معنی سچا، مومن اور حق کی طرف مائل ہونے کے ہیں۔

دوسرا واقعہ امام ابو حنیفہؒ کے صبر و شکیب کے ضمن میں ہے وہ یہ کہ نیکی اور شرافت کی قدروں سے دُور ایک شخص آپ کے پاس آیا اور آپ کی عزت و توقیر اور

Marfat.com

عالی مرتبت کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا معلوم ہوا ہے کہ آپ کے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں اور آپ کی والدہ صاحبہ بڑی حسینہ اور جمیلہ ہیں لہذا میں ان سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کو اگرچہ اُس کے اُس نازیبا اور دل کو پاش پاش کرنے والے سوال پر سخت دُکھ اور قلق ہوا تاہم صبر و شکیب اور ضبطِ نفس کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور کہا کہ چونکہ میری محترمہ والدہ صاحبہ عاقلہ اور بالغہ ہیں لہذا قانونِ شریعت کے تحت اُن کی رضامندی اور عندیہ حاصل کئے بغیر کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ اس لئے میں اُن سے پُوچھ کر آتا ہوں۔

وہ والدہ صاحبہ کے پاس جا رہے تھے لیکن اُس شخص کے بیہودہ سوال پر آپ کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جا رہا تھا۔ چنانچہ اسی اثنا آپ کا صبر اُس شخص پر پڑ گیا مُڑ کر دیکھا تو وہ شخص تڑپ تڑپ کر جان دے رہا تھا۔ لوگوں نے آپ سے اُس شخص کی اُس کیفیت کی وجہ پوچھی تو آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے مجھے دُکھ دینے کی پاداش میں یہ کربناک سزا دی ہے اور یہ اُس سزا میں تڑپ تڑپ کر مر رہا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ابتدائی زندگی۔

آپ قوانینِ شریعت، فقہ اور علمِ لُغت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ

Marfat.com

آپ کے عالم و فاضل اور دانشور ہونے کی یہ دلیل ہے کہ آپ نے تیرہ برس کی عمر میں حج بیت اللہ کے دوران اعلان کیا تھا کہ جن صاحبان نے کوئی دینی یا دنیوی مسئلہ پوچھنا ہو تو مجھ سے پوچھیں میں انشاءاللہ اس کا خاطر خواہ اور با دلیل جواب دوں گا۔ بلکہ پندرہ برس کی عمر میں آپ نے فتویٰ دینا بھی شروع کر دیا تھا۔

کرامت۔

ایک دفعہ حاکم روم نے چند پادری خلیفہ ہارون رشید کے پاس مناظرہ کے لئے بغداد بھیجے۔ امتحان کی اس کٹھن گھڑی میں خلیفہ نے امام شافعیؒ کو اس کام پر مامور کیا۔ چنانچہ مناظرہ کے موقعہ پر خلیفہ کا شاہی تالاب بھی بالکل قریب تھا۔ آپ نے جھٹ سے اپنا مصلیٰ پانی پر بچھا دیا اور اس پر بیٹھ گئے اور تمام پادریوں کو با الفاظ بلند فرمایا کہ میرے پاس آؤ تاکہ مناظرہ شروع کریں۔ لیکن ان سب نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اگر پانی میں اترے تو ڈوب کر مر جائیں گے۔

تاہم امام صاحب کی قوتِ ایمانی کا منظر دیکھ کر وہ اسلام کی صداقت کے قائل ہو گئے اور اسلام قبول کر لیا چنانچہ اس واقعہ کی اطلاع جب حاکم روم کو پہنچی اور اسے معلوم ہوا کہ ملک کے بڑے بڑے عالم اور نامور پادری اسلام لا چکے ہیں تو اس نے کہا کہ بڑا اچھا ہوا کہ مناظرہ بغداد میں ختم ہو گیا۔ ورنہ اگر ہمارے ہاں ہوتا تو روم کے تمام لوگ مسلمان ہو جاتے اور یہاں سے مسیحیت کا نام ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا۔

حافظہ کا کمال۔

آپ حافظِ قرآن نہیں تھے اور ماہِ رمضان بھی قریب تھا چنانچہ کسی نے خلیفہ

Marfat.com

ہارون رشید کے کان بھرنے کے لئے شکایت کی کہ امام صاحب اگرچہ مفتی کہلاتے ہیں لیکن وہ حافظِ قرآن نہیں ہیں۔ خلیفہ نے بطورِ آزمائش آپ کو تراویح پڑھانے کا کام سونپ دیا۔ چنانچہ آپ دن بھر ایک پارہ حفظ کرتے اور رات کو تراویح میں سُنا دیا کرتے۔ اور اس طرح ایک ماہ میں پورا قرآن پاک حفظ کر لیا۔

فراست اور تیز فہمی کا دلچسپ واقعہ

آپ کی والدہ ماجدہ بہت بزرگ اور سن رسیدہ تھیں تاہم اکثر لوگ اپنی اشیاء اُن کے پاس بطورِ امانت رکھ دیا کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ دو آدمیوں نے کپڑوں سے بھرا بکس آپ کے پاس امانت رکھا۔ لیکن چند ہی دنوں بعد ایک شخص آیا اور بکس لے گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد دوسرے شخص نے آکر آپ کی والدہ صاحبہ سے بکس کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا کہ میں وہ بکس تمہارے ساتھی کو دے چکی ہوں۔ اُس شخص نے کہا کہ جب ہم دونوں دوستوں نے اکٹھے آکر وہ بکس آپ کے پاس بطورِ امانت رکھا تھا تو پھر آپ نے میری موجودگی کے بغیر اُسے کیوں دے دیا۔ اُس شخص کی بات سن کر آپ کی والدہ صاحبہ بہت نادم اور پریشان ہوئیں۔ لیکن اتنے میں امام شافعی بھی گھر آگئے اور والدہ صاحبہ سے پورا ماجرا دریافت کر کے اُس شخص سے مخاطب ہوتے اور سختی اور غصّہ سے کہا کہ بکس دینے کی بات تو بعد میں ہو گی پہلے یہ بتاؤ کہ بکس تو تم دونوں دوستوں نے اکٹھے آکر امانت رکھا تھا لیکن آج تم اکیلے کیوں آگئے ہو۔ لہٰذا فوراً چلے جاؤ اور اپنے ساتھی کو ہمراہ لاؤ۔ وہ شخص آپ کی ذہانت اور تیز فہمی دیکھ کر لاجواب ہو گیا اور شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔

Marfat.com

حضرت امام حنبل رحمتہ اللہ علیہ

امام صاحب کا نفس کشی اور پرہیز گاری میں بہت بلند مقام تھا۔ آپ کو وقت کے جلیل القدر بزرگانِ دین کا شرف نیاز حاصل کرنے کا حد درجہ شوق تھا۔ آپ تیز فہم اور زیرک ہونے کے علاوہ مستجاب الدعوات بھی تھے چنانچہ بیمار اور حاجتمند اُن کی دُعاؤں سے فیض یاب ہوتے تھے۔

قرآن پاک۔

جہاں تک قرآن پاک کی فضیلت کا تعلق ہے آپ نے اُسے کبھی بھی مخلوق قرار نہ دیا۔ اس سلسلہ میں دربارِ خلافت کے حکم سے آپ کو ایک ہزار کوڑوں کی سزا بھی دی گئی لیکن اس کے باوجود آپ نے قرآن پاک کو مخلوق نہ مانا۔

زہد و تقویٰ۔

رزقِ حلال کے اس سختی سے عادی تھے کہ آپ نے عمر بھر ناجائز ذریعہ کمائی کا لقمہ تک نہ چکھا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک ناقابلِ فراموش واقعہ ہے کہ آپ کے صاحبزادے محترم صالح اصفہان کے قاضی مقرر ہوئے۔ چنانچہ اولاد ہونے کے ناطے سے امام صاحبؒ اُنہیں ملنے کے لئے وہاں چلے گئے۔ لیکن اپنا سامانِ خورد و نوش اپنے ہمراہ لے گئے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ انہیں اپنے بیٹے کے ہاں سے رزقِ حلال نصیب نہ ہوگا۔

اس دوران آپ کے خادم نے آپ کو کھانے کے لئے روٹی پیش کی۔ آپ نے روٹی

Marfat.com

کو چھو کر پوچھا کہ روٹی اتنی گرم اور گداز کیوں ہے۔ خادم نے کہا کہ روٹی حضرت صالح کے باورچی خانہ سے خمیر شدہ آٹے سے تیار کی ہے۔ آپ سخت ناراض ہوئے اور کہا کہ اپنے سامان سے روٹی تیار کیوں نہیں کی۔ لہٰذا یہ روٹی کسی فقیر کو دے دو۔ اور جب کوئی فقیر نہ آیا تو کہا کہ اسے دریائے دجلہ کے پانی میں بہا آؤ۔ چنانچہ آپ جتنے روز بھی وہاں رہے آپ نے اس عرصہ دریائے دجلہ سے حاصل کی ہوئی مچھلی نہ کھائی۔

قناعت۔

آپ نے کہہ رکھا تھا کہ مجھے حرص و ہوا اور دولت مندی سے انتہائی نفرت اور بیزاری ہے۔ لہٰذا میں ایسے شخص سے بھی ملنا پسند نہیں کروں گا جس کے پاس چاندی کی سرمہ دانی ہے۔

درویشی۔

آپ سماعتِ حدیث کے شوق میں حضرت ابو سفیان ثوریؒ کی خدمت میں مکّہ معظّمہ چلے گئے اور روزانہ اُن کے ہاں حاضری دیتے۔ ایک روز اتفاق سے آپ وہاں نہ پہنچے تو حضرت ابو سفیان ثوریؒ نے اپنا خادم بھیج کر خیریت معلوم کرنا چاہی۔ خادم جب وہاں پہنچا تو آپ نے دروازہ بند کر کے دھوئے کپڑے صحن میں دھوپ میں سوکھنے کے لئے ڈال رکھے تھے۔ اور جب سوکھنے کے بعد خادم سے ملے تو دیری کی معذرت کی کہ میرے پاس سوائے تن کے کپڑوں کے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ حضرت ابو سفیان کی مجلس سے غیر حاضر ہونے کے ڈر سے اپنے ہاتھ سے لکھی کتاب فروخت کر دی اور خادم سے

Marfat.com

کہا کہ میرے لئے بازار سے دس بارہ گز ٹاٹ لے آؤ تاکہ اس سے کُرتہ اور تہ بند تیار کر کے حسبِ ضرورت پہن سکوں۔

حضرت ابو محمدؒ امام جعفرِ صادق رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اسمِ گرامی جعفر صادق اور کنیت ابو محمد ہے۔ آپ کے محاسن اور خوبیاں تفصیل سے بیان کرنا چاہیں تو اس کے لئے علیحدہ ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ مختصر یہ کہ چونکہ آپ اہلِ بیت میں سے ہیں لہٰذا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھرانہ کے بعد آپ کا نامِ نامی ہی آئمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں آتا ہے۔

آپ کے مسلک پر عمل پیرا ہونے والے صاحبان بارہ امام کے مقلد کہلاتے ہیں۔ لیکن اگر صرف تنہا آپ کی ذاتِ گرامی کے حالات اور مناقب بیان کر دیئے جائیں تو وہ بارہ اماموں کا ذکر ہی تصوّر کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نہ صرف مجموعہ کمالات تھے۔ بلکہ پیشوائے مشائخ بھی تھے۔

آپ کی متعدد تصانیف ہیں جن میں آپ نے رموزِ خداوندی کی بڑے عالمانہ انداز میں وضاحت فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ ان کتب میں جنابِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد آلِ رسول کے لئے محبت کرنا لازم قرار دیا گیا ہے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ جو مسلمان اہلِ بیت میں سے کسی بھی صاحبِ شان اور بزرگِ دین سے بغض وکینہ رکھتا یا ان کی فضیلت سے انکار کرتا ہے اس کا اسلام سے کوئی واسطہ یا تعلق نہیں۔
حضرت امام جعفرِ صادق کی جلالت اور عظمت کے حوالہ سے یوں تو کئی تعجب خیز واقعات

Marfat.com

ہیں۔ لیکن حصولِ سعادت کے لئے صرف چند ہی بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

ایک دفعہ خلیفہ منصور نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ جعفر صادقؓ کو میرے رُوبرو پیش کرو تاکہ اُسے رافضیت کے جرم میں قتل کی سزا دی جائے۔ وزیر نے کہا کہ اے امیر المومنین جس شخص کا رافضیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اس نے راہِ خدا میں دُنیا ہی کو خیر باد کہہ دیا ہوا ہے۔ اُسے قتل کرنا بہتر نہیں۔ لیکن خلیفہ نے غضبناک ہو کر کہا، میرے حکم کی تعمیل کرو۔ مجھے اس میں کسی اور کی رائے زنی یا دخل اندازی پسند نہیں۔

چنانچہ جب آپ کو دربارِ خلافت میں پیش کیا گیا تو آپ کا جلال اور عظمت دیکھ کر خلیفہ ہوش باختہ ہو گیا چنانچہ اس نے حالتِ اضطرار میں بھاگ کر آپ کا استقبال کیا اور انہیں اپنی خلافت کی مسند پر بٹھایا اور اپنے کئے کی معافی مانگتے ہوئے عرض کی کہ بندہ کے لائق کوئی خدمت یا حاجت ہو تو حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے اہم حاجت یہ ہے کہ مجھ عزلت نشین کو آئندہ کبھی دربارِ خلافت میں طلب نہ کرنا اور ایسا کر کے میری روحانی قدروں کو مجروح نہ کرنا۔

ایک دفعہ حضرت داؤد طائیؒ نے حاضرِ خدمت ہو کر امام جعفر صادقؓ سے عرض کی کہ چونکہ آپ اہل بیت میں سے ہیں لہٰذا مجھے نجات حاصل کرنے کی کوئی نصیحت فرمائیں آپ اُن کی بات سُن کر گہری سوچ میں پڑ گئے اور جب انہوں نے دوبارہ بلکہ سہ بارہ اپنے سوال کا اعادہ کیا تو آپ نے چونکتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے سوال پر مجھ پر یہ خوف طاری ہو گیا ہے کہ اگر میں آپ کو نجات کی نصیحت کروں تو روزِ محشر میرے جدِ اعلیٰ مجھ سے یہ پوچھیں گے کہ جب تم نے خود ہی ہماری پوری طرح سے تقلید اور اطاعت نہیں کی تو دوسروں کو راہِ نجات کیا بتاتے رہے چنانچہ نجات حسب نسب سے نہیں بلکہ یہ صرف

Marfat.com

نفس کشی اور اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے۔ اُن کا معقول اور مدلّل جواب سُن کر حضرت داؤد طائی کے اوسان خطا ہو گئے اور انہوں نے اس روز سے اپنی دُنیا بدل ڈالی۔

کسی شخص کی دینار کی تھیلی کھو گئی۔ چونکہ آپ اُس راہ سے اکثر گزرتے تھے۔ جہاں وہ واقعہ رُونما ہوا۔ لہٰذا اس شخص نے یہ جانتے ہوئے کہ آپ کون ہیں محض شک کی بنا پر آپ سے کہنا شروع کر دیا کہ میری تھیلی تم نے ہی چرائی ہے۔ آپ نے نہایت تحمّل اور بُردباری سے اُسے پُوچھا کہ تمہاری تھیلی میں کتنی رقم تھی، اُس نے کہا دو ہزار دینار۔ آپ نے اُسے ساتھ لیا اور گھر جا کر اُسے دو ہزار دے دیئے۔ لیکن چند ہی دنوں بعد جب اُس شخص کو کہیں اور سے تھیلی مل گئی تو اس نے آپ کے گھر جا کر معذرت خواہی کی اور اُن سے لی ہوئی رقم اُنہیں واپس کرنا چاہی لیکن آپ نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ ہم کسی کو کچھ دے کر واپس نہیں لیتے۔ اور جب لوگوں نے اُسے بتایا کہ تُو نے جن کے خلاف بہتان بازی کی تھی وہ تو امام جعفر صادقؒ ہیں۔ اُس شخص کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو مارے شرم اور خوفِ خدا کے بیہوش ہو گیا لیکن آپ نے اُسے دلاسہ دیتے ہوئے ہوش دلائی اور اطمینان اور ڈھارس دیتے ہوئے رُخصت کیا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے چند مقرب اور برگزیدہ بندوں کے حالات

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف:

حضرت اویس قرنی یمن کے متوطن اور جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی جانب سے رحمت کی ہوا آتی محسوس ہوتی ہے۔

آپ کا مقام اور مرتبہ۔

آپ ہمیشہ خلوت نشین ہو کر عبادت کیا کرتے تاکہ مخلوقِ خدا آپ کو برگزیدہ انسان تصور نہ کرے۔ چنانچہ خود کو چھپائے رکھنے کی اسی خو کے پیشِ نظر رسولِ پاک فرمایا کرتے تھے کہ میری اُمت میں عبادت کرنے والے اویس قرنی کی نیک سیرتی اللہ تعالیٰ کو اتنی پسند ہے کہ روزِ محشر ستّر ہزار ملائکہ آپ کی ہی شکل و صورت میں اُن کے ساتھ ہوں گے۔ تاکہ لوگ اُنہیں پہچان نہ سکیں لیکن سوائے اُس شخص کے کہ جسے اللہ تعالیٰ ان کے دیدار سے مشرف کرنا چاہے گا۔

آپ کی قدر و منزلت۔

صحابہ کرام نے ایک دفعہ حضور پاک سے پوچھا کہ آپ کی حیات مبارکہ کے بعد

Marfat.com

آپ کے پہنے ہوئے کپڑوں اور چادر کا حقدار کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا اویس قرنی۔ مزید برآں صحابہ کرام نے پوچھا کیا اویس قرنی کبھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ اور اُن کی معذوری کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک تو تعظیمِ شریعت کے تحت اُسے آج تک میری ملاقات کی جرأت نہیں ہوئی۔ دوسرے یہ کہ اُس کی والدہ ماجدہ مومنہ ہونے کے علاوہ از حد عمر رسیدہ اور نابینا بھی ہے اور اویس قرنی شتربانی کی محنت سے اُس کے لئے معاش حاصل کرتا ہے۔ تاہم چشمِ ظاہری کی بجائے اُسے چشمِ باطنی سے میرے دیدار کی سعادت حاصل ہوتی رہتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا حضور! کیا ہم اُن سے شرفِ نیاز حاصل کرسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ البتہ میری زندگی کے بعد صرف عمرِ فاروقؓ اور علیؓ شیرِ خدا کو اُس کی ملاقات حاصل ہوگی۔

چنانچہ آپ کی وفات کے بعد جب حضرت عمرِ فاروقؓ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اویس قرنی کی ملاقات کے لئے یمن پہنچے تو حضور کی وصیت کے مطابق آپ کے ترکہ میں چھوڑے کپڑے آپ کو دیئے اور آپ کی وصیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ اُن کی اُمت کی مغفرت کے لئے دُعا کیا کریں۔ اویس قرنی نے حضور کے عطا کردہ لباس کو ردتے اور بوسہ دیتے ہوئے آنکھوں سے لگایا۔ پھر اُنہیں ایک طرف رکھتے ہوئے اپنا مصلّیٰ بچھایا اور بارگاہِ خداوندی میں دُعا کی کہ اے رحیم و کریم خدا میرے پیارے رسولِ پاک نے اپنے حُسنِ ظن اور نیک گمان سے اپنی اُمت کو میرے حوالے کیا ہے لہٰذا میں حضور کا عطا کیا ہوا لباس اُس وقت تک نہ پہنوں گا جب تک تو میری سفارش پر اُمتِ محمدیؐ کی مغفرت نہ فرما دے۔ لاہوت سے ندا آئی کہ ہم نے تیری سفارش پر اُمت کے بہت سے افراد کی مغفرت کردی ہے۔ آپ نے پھر عرض کی کہ اے خدائے

Marfat.com

ارض وسما! حضور کی پوری امت کی مغفرت فرما دے۔ ندا آئی کہ ہم نے تیری دعا کے صدقہ قبیلہ ربیعہ اور بنو حضر کی تمام بھیڑوں کے بالوں کے مساوی اپنے محبوب کی امت کے انسانوں کی مغفرت کر دی ہے۔ اس پر آپ نے حضور کا عطا کردہ لباس پہنا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے کہا کہ میں اپنی ہر نماز تہجد اور ہر نماز کی تشہد کے بعد حضور کی امت کی مغفرت کی دعا جاری رکھوں گا۔

ملاقات کے دوران حضرت عمرؓ فاروق اور حضرت علیؓ نے اویس قرنی سے رسولؐ پاک کی زیارت نہ کرنے کے ضمن میں سوال کیا۔ سوال چونکہ لا متناہی اور مشکل تھا۔ لہذا آپ ان کی بات سن کر خاموش رہے۔ پھر بولے کہ میں نے اگر حضور کی زیارت نہیں کی لیکن آپ دونوں کو تو ان کی زیارت کا شرف بارہا دفعہ حاصل ہوا ہے۔ لہذا بتائیں کہ حضورؐ کی بھنویں کشادہ تھیں یا گھنی۔ اور یہ کہ حضور کی ریش مبارک میں کتنے بال سفید تھے؟ اس پر دونوں خلفاء جواب دینے سے قاصر رہے۔

دندان مبارک کا توڑنا

جب جنگِ احد میں حضورؐ کے دانت مبارک شہید ہونے کی روح فرسا خبر حضرت اویس قرنی کو ملی تو انہوں نے فرطِ غم اور دکھ میں اپنا ایک دانت توڑ دیا۔ پھر خیال ہوا کہ شاید دوسرا دانت شہید ہوا تھا۔ چنانچہ اس خیال اور تذبذب میں انہوں نے اپنے سب کے سب دانت توڑ دیئے۔ لہذا ایسا کرنے پر آپ کو ذہنی اور قلبی سکون حاصل ہوا۔

Marfat.com

خواجہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

تعارف

خواجہ امام حسن بصریؒ کی والدہ ماجدہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ کی کنیز تھیں آپ کے بچپن میں آپ کی والدہ جب گھر میں بہت زیادہ مصروفِ کار ہوتیں اور آپ بھوک سے رونے لگتے تو اُمّ المومنین آپ کو گود میں بٹھا کر اپنی چھاتی سے دودھ پلانے لگتیں سوچنے کی بات ہے کہ جس ہستی نے اُمّ المومنین کا دُودھ پیا ہو اس کے مرتبہ اور درجہ تک کون پہنچ سکتا ہے ؟

وجہ تسمیہ

ولادت کے بعد آپ کو حضرت عُمرؓ فاروق کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ اُن کی خوبصورتی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ چونکہ یہ بچّہ بہت خوبصورت ہے لہذا اس کا نام حسن رکھا جائے ۔ حضرت اُمّ سلمہ نے آپ کا نام حسن رکھا ۔ اور جب انہوں نے ہوش سنبھالا تو اُن کی تربیّت اپنے ذمّہ لے لی اور ہمیشہ دُعا کی کہ اے خدا حسن کو مخلوقِ خدا کا رہنما بنا دے ۔ لہذا آپ کا شمار یکتائے روزگار کے بزرگوں میں ہوتا ہے ۔ آپ نے جوان ہو کر ایک سو بیسؓ صحابہ کرام سے شرفِ نیاز حاصل کیا اور یہ بھی حُسنِ اتفاق ہے کہ خواجہ حسن بصریؒ کو حضرت حسنؓ بن علی مرتضٰی سے شرف بیعت حاصل ہوا ۔

Marfat.com

حضورؐ کی دعا۔

ایک روز حضور رسولِ پاک گھر تشریف لائے تو آپ کی بیوی حضرت اُمِ سلمہ رضؓ نے ازراہِ خلوص و التفات حسنؒ بصری کو اُن کی آغوش مبارک میں ڈال دیا۔ آپؐ نے انہیں پیار کیا اور خوش ہو کر اُن کے لئے دونوں جہانوں کی بھلائی اور نیک نامی کی دعا فرمائی چنانچہ حضورؐ کی اُس خلوص بھری دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ درجات اور مراتب سے نوازا۔

بچپن میں سعادت۔

ایک روز بچپن میں حسن بصریؒ نے حضورؐ پاک کے پیالہ سے اُن کا چھوڑا ہوا پانی پی لیا۔ رسولِ پاک گھر تشریف لائے تو پیالہ خالی تھا۔ پوچھا میرے پیالہ کا پانی کس نے پیا ہے؟ حضرت اُمِ سلمہؓ نے عرض کی حسن نے۔ یہ سن کر آپؐ مسکرا دیئے اور کہا کہ اُس نے میرے پیالہ میں سے جس قدر پانی پیا ہے اُسی قدر میرے علوم اُس میں نفوذ اور سرائت کر گئے ہیں۔

دُنیا سے بیزاری کا دلچسپ واقعہ

آپ عالمِ شباب میں ایک دفعہ جواہرات کی تجارت کے سلسلہ ملک روم گئے۔ اس دوران وہ وہاں کے ایک وزیر کے پاس بغرض ملاقات گئے تو وہ کہیں جانے کی تیاری میں تھا۔ اُس نے پوچھا کہ کیا آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے؟ فرمایا ضرور چلوں گا چنانچہ دونوں گھوڑوں پر سوار پاس کے ایک جنگل نما مقام پر پہنچے تو انہوں نے وہاں ایک

Marfat.com

انتہائی خوبصورت اور عالیشان مقبرہ دیکھا۔ دیکھتے دیکھتے مقبرہ پر سامانِ جنگ سے آراستہ پیراستہ چند فوجی دستے آئے اور اندر جھانک کر یہ کہہ کر واپس چلے گئے کہ اگر جنگ کے ذریعہ تیری موت ٹل سکتی تو ہم جنگ کر کے تجھے بچا لیتے۔ اس کے بعد حکما اور اطبا آئے اور یہ کہہ کر چلے گئے کہ اگر عقل و حکمت سے موت کو روکنا ممکن ہوتا تو ہم تجھے بچا لیتے۔ پھر کچھ پادری اور اسقف آئے اور یہ کہہ کر کے چلے گئے کہ اگر دُعاؤں سے موت سے بچاؤ ہو سکتا تو ہم دُعاؤں سے تجھے بچا لیتے۔ پھر چند نہایت خوبصورت دوشیزائیں زر و جواہر کے تھال سروں پر رکھے ہوئے آئیں اور یہ کہہ کر چلی گئیں کہ اگر حُسن اور دولت موت کو ٹال سکتیں تو ہم تجھے بچا لیتیں۔ ان سب کے بعد شاہِ روم مقبرہ پر آیا اور یہ کہہ کر روتا ہوا چلا گیا کہ اگر میری حکومت اور سلطنت تجھے موت سے بچا سکتی تو ہم جان تک لڑا دیتے۔

جب کچھ دیر بعد سب یکے بعد دیگرے چلے گئے تو خواجہ حسن بصریؒ نے حیرت زدہ ہو کر اپنے ساتھی وزیر سے پوچھا کہ یہ ماجرا کیا تھا۔ اُس نے جواب دیا کہ کچھ برس ہوئے کہ ہمارے مُلک کا فرمانروا جو سب کے بعد مقبرہ پر آیا تھا اس کا جوان اور خوبصورت اکلوتا آج ہی روز فوت ہوا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے تمام رفقا کے ہمراہ ہر سال اس مقبرہ پر آتا اور یہ رسم اور ریت ادا کرتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ نے وہ واقعہ سُن کر عہد کر لیا کہ میں زندگی بھر نہیں ہنسوں گا اور نہ ہی کائنات کی کسی چیز سے رابطہ یا سروکار رکھوں گا۔ چنانچہ دُنیا سے بیزار ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

Marfat.com

حضرت رابعہ بصریہ کا مقام۔

آپ ہر جمعہ وعظ فرمایا کرتے مگر جب تک حضرت رابعہ بصریؒ شریک نہ ہوتیں وعظ نہ کہتے۔ لوگوں نے عرض کی کہ وعظ میں بڑے بڑے جید بزرگ اور علما حاضر ہوتے ہیں۔ پھر آپ صرف ایک بوڑھی عورت کے نہ آنے سے وعظ کیوں ترک کر دیتے ہیں فرمایا کہ ہاتھی کے برتن کی غذا چیونٹیوں کے برتن میں کیسے سما سکتی ہے۔

وعظ کا رتبہ اور مقام۔

حضرت علیؓ بصرہ میں وارد ہوتے تو آپ نے تعظیم کے طور پر وہاں کی مسجد کے دور و نزدیک واعظ اور ناصح صاحبان سے کہا کہ اپنے اپنے منبروں کو توڑ پھوڑ کر پھینک دو کیونکہ حضرت امام حسن بصریؒ شہر میں تشریف لا رہے ہیں چنانچہ آپ جب اس مسجد میں پہنچے تو حضرت علیؓ نے پوچھا کہ آپ عالم ہیں یا طالب علم! آپ نے جواب دیا میں کچھ بھی نہیں۔ البتہ جو ارشادات اور ہدایات رسول پاک کی بارگاہِ عزت میں اُن کی زبانِ پاک سے سُنا کرتا تھا وہ مخلوقِ خدا تک پہنچاتا ہوں حضرت علیؓ نے فرمایا آپ نے ٹھیک کہا ہے لہذا آپ کو وعظ گوئی کی اجازت ہے۔

خوفِ آخرت اور وفات۔

ایک دفعہ آپ پوری شب مصروفِ گریہ رہے۔ صبح ہمسایہ کے لوگوں نے کہا کہ آپ کا شمار تو صاحبِ تقویٰ اور پارسا لوگوں میں ہوتا ہے تو پھر آپ اس قدر گریہ زاری کیوں کرتے ہیں۔ فرمایا کہ مجھے یہ ڈر رہتا ہے کہ اگر اپنی زندگی میں بھولے سے کسی

Marfat.com

خطا کا مرتکب ہوا ہوں تو روزِ محشر اللہ تعالیٰ مجھ سے باز پرس کرکے فرمائے گا کہ اے حسن تمہاری خطا کی پاداش میں ہماری بارگاہ میں تمہاری کوئی وقعت نہیں تو میں کیا کروں گا۔

رسولِ پاک خواجہ حسن بصریؒ کی نیک بختی کے لئے ہمیشہ آرزومند رہتے تھے چنانچہ عمر بھر آن کی عاقبت اور مغفرت کے لئے ہر نماز میں دُعا کیا کرتے۔ چنانچہ حسن بصریؒ کی وفات کی شب حضرت علیؓ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کے تمام دروازے اور دریچے کھلے ہیں اور عرشِ بریں سے صدا بلند ہو رہی ہے کہ خواجہ حسنؒ بصری کو جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام سے نوازا گیا ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمتہ اللہ علیہ

تعارف:

حضرت مالک بن دینارؒ اور خواجہ حسنؒ بصری دونوں ایک ہی زمانہ کے بزرگ اور مردِ کامل ہوئے ہیں حضرت مالک بن دینارؒ ایک غلام کے فرزند تھے۔ آپ باطنی طور پر فیض اور برکات کا سرچشمہ اور کرامات کے حوالہ سے بلند مقام رکھتے تھے

دینار کی وجہ تسمیہ۔

ایک دفعہ آپ اپنے چند جاننے والوں کے ہمراہ ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے سفر کے دوران ملاح نے آپ سے ایک دینار طلب کیا تو آپ نے کہا کہ میرے پاس

Marfat.com

دینے کو کچھ نہیں۔ یہ سن کر ملاّح نے نہ صرف بدکلامی کی بلکہ آپ کو زد و کوب بھی کیا۔ تھوڑی دُور جا کر ملاح نے دوبارہ کرایہ طلب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم نے کرایہ ادا نہ کیا تو تمہیں دریا میں پھینک دُوں گا۔ آپ اس کی دھمکی پر فکرمند ہو رہے تھے کہ اچانک بہت سی مچھلیاں مُنہ میں ایک ایک دینار دبائے پانی کے اُوپر آ گئیں اور آہستہ آہستہ کشتی کے ساتھ لگ گئیں۔ آپ نے ایک مچھلی کے مُنہ سے ایک دینار لے کر ملاح کو کرایہ ادا کر دیا لیکن استغنا اور بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ دوسرے دینار کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ مُلاح وہ حیران کُن ماجرا دیکھ کر آپ کے قدموں پر گر پڑا اور اپنی گُستاخی اور بے ادبی کی معافی مانگ لی۔ تاہم اُسی روز سے دینار آپ کے نام کا حصّہ بن گیا۔

استقلال اور ثابت قدمی کا واقعہ۔

بصرہ میں ایک بہت امیر کبیر شخص کا انتقال ہو گیا۔ اُس کی وفات پر اُس کی تمام دولت اور جائیداد اُس کی اکلوتی بیٹی کو ورثہ میں مل گئی۔ لڑکی بصرہ کی حسین ترین اور جوان دوشیزہ تھی۔ اُس نے کچھ عرصہ بعد مالک بن دینار سے شادی کی غرض سے اُن کی منشاء معلوم کرنا چاہی۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں دُنیا کو طلاق دے چکا ہوں اور چونکہ ہر عورت دُنیا کا ایک حِصّہ ہے لہذا میں تجھ سے شادی نہیں کر سکتا۔

مصلحتِ خداوندی

آپ نے فرمایا کہ مجھے کچھ عرصہ ہوا شرکتِ جہاد کی بے حد تمنا اور آرزو تھی اور اُسی خواہش اور اُمید میں کئی سال گزر گئے۔ چنانچہ ایک روز کفّار کے خلاف طبلہ جنگ بجا

Marfat.com

وہ نقّار بجا ہی تھا کہ میں اچانک شدید بخار میں مبتلا ہو گیا۔ بخار کا حملہ اتنی شدت کا تھا کہ اس نے میری کمر توڑ کر رکھ دی۔ مجھے از حد صدمہ ہُوا کہ میری مُدّت کی آرزو پر پانی پھر گیا ہے چنانچہ آہ و بکا کرتے ہوئے کہا کہ اے خداوند پاک اگر تیرے ہاں میرا کوئی درجہ یا مقام ہوتا تو مجھے آج بُخار نہ آتا۔ اُسی شب ہاتفِ غیبی سے آواز آئی کہ اے مالک بن دینار! ہر کام میں قدرت کی کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر تو جہاد کے لئے چلا جاتا تو کُفّار کے ہاتھوں قیدی بنا لیا جاتا۔ جو تجھے جبر و تشدّد اور زبردستی سے خنزیر کا گوشت کھلاتے اور اس طرح نہ صرف تیری برسوں کی عبادت برباد ہوتی بلکہ دین بھی ہاتھ سے جاتا رہتا۔

درجہ ولائت۔

ایک دفعہ کسی ملحد اور فاجر سے آپ کا مناظرہ ہو گیا۔ وہ اور آپ دیر تک خود کو حق پرست ثابت کرتے رہے۔ آخر مناظرہ میں شامل چند لوگوں نے فیصلہ دیا کہ دونوں شخص دہکتی اور بھڑکتی آگ میں یکے بعد دیگرے اپنا اپنا ہاتھ ڈالیں۔ جس کا ہاتھ آگ سے محفوظ رہے گا اُس کے دین کو برحق سمجھا جائے گا۔ چنانچہ پہلے آپ نے اور بعد میں ملحد نے آگ میں ہاتھ ڈالا تو دونوں کے ہاتھ کو کوئی ضرر نہ پہنچا۔ اس پر فیصلہ دینے والوں نے کہا کہ آپ دونوں حق پر ہیں چونکہ اس فیصلہ سے اسلام کی صداقت کو زک پہنچتی تھی لہٰذا آپ کا دِل پاش پاش ہو گیا۔ لہٰذا آپ نے روتے اور تڑپتے ہوئے آسمان کی طرف نگاہ ڈالی اور کہا کہ اے مُختارِ ارض وسما! میں نے ستر سال تیری پُرخلوص عبادت میں گزارے مگر تُو نے آج مجھے ایک ملحد اور فاسق کے سامنے برابر کر دیا ہے۔ اچانک عالمِ

Marfat.com

لاہوت سے فلک شگاف آواز آئی کہ اے مالک! تُو نے آگ میں پہلے ہاتھ ڈال کر آگ کی حدّت اور جلن کو ختم کر دیا تھا اور اگر ملحد پہلے اپنا ہاتھ آگ میں ڈالتا تو اُس کا ہاتھ جل بھن کر لوتھڑا بن جاتا۔ وہ بلند آواز مُلحد نے بھی سُن لی۔ چنانچہ وہ قدرت خداوندی اور حق کی ندا سے متاثر ہو کر اسلام کی صداقت کا قائل ہو گیا اور اُسی لمحہ اسلام قبول کر لیا۔

کوڑے لگانے کا نتیجہ۔

ایک دفعہ آپ شدید بیماری سے صحّت یاب ہو کر بڑی دشواری سے کسی ضرورت کے تحت بازار تشریف لائے۔ اتنے میں اچانک گرجدار آواز آئی۔ لوگو! راستہ سے ہٹ جاؤ خلیفۂ وقت کی سواری آ رہی ہے۔ آپ اس قدر کمزور تھے کہ انہیں سُننے میں دیر ہو گئی۔ اُن کی اُس دیری پر خفا ہوتے ہوئے جلوس کے داروغہ نے آپ کو دو تین کوڑے لگا دیئے جس سے آپ بلبلا اُٹھے۔ اُسی لمحہ آپ کے مُنہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکل گئے کہ اے خدا اس ظالم کے دونوں ہاتھ کٹ جائیں کہ اس نے بلاوجہ مجھ پر کوڑے برساتے ہیں۔ چنانچہ دوسرے ہی روز کسی بڑے جُرم کی سزا میں خلیفہ نے اس کے دونوں ہاتھ کٹوا کر چوراہے پر لٹکا دیئے۔ تاہم آپ کو اُس کے اس افسوسناک انجام پر بہت دُکھ ہوا۔

یہودی کا پرنالہ۔

ایک دفعہ آپ نے ایک حجرہ کرایہ پر لیا جو ایک یہودی کے مکان سے مُتصل اور مُلحق تھا۔ یہودی نے آپ کو دُکھ اور تکلیف دینے کی غرض سے گندگی کے پرنالہ کا

Marfat.com

کا رُخ آپ کے صحن کی طرف موڑ دیا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ آپ کے نماز اور کھانا کھانے کی جگہ نجس اور ناپاک رہنے لگی۔ لیکن جب کافی روز تک گندگی کا وہ عمل جاری رہا اور اس دوران آپ نے اُس سے کوئی شکوہ اور شکایت نہ کی تو یہودی نے ایک روز خُود ہی پُوچھا کہ میرے پرنالے سے آپ کو تکلیف تو نہیں ہوتی؟ آپ نے فرمایا کہ پرنالہ سے جو غلاظت گرتی ہے اُسے میں روزانہ جھاڑو سے دھو ڈالتا ہُوں۔ اُس نے کہا کہ اتنی اذیّت اور تکلیف برداشت کرتے ہُوئے آپ کو کبھی مجھ پر غصّہ نہیں آیا؟ آپ نے جواب دیا کہ خُدا تعالیٰ کا حُکم ہے کہ غُصّہ پر قابو پاؤ اور جور و ستم کرنے والے کی خطا مُعاف کر دو۔ یہودی نے کہا کہ آپ کا دین جو دشمن سے بھی اس درجہ رواداری اور کُشادہ قلبی کی تعلیم دیتا ہے وہ صرف اچھا ہی نہیں بلکہ بے مثل بھی ہے۔ لہٰذا میں پرنالہ کے فعلِ بد کی مُعافی چاہتا ہوں اور آج ہی صدقِ دل سے اسلام قبول کرتا ہُوں۔

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا

تعارف۔

آپ عُمر بھر عشقِ الٰہی میں سوختہ جان رہیں۔ وہ نہ صرف قُربِ خُداوندی کی وارفتہ تھیں بلکہ پاکیزگی اور پاکدامنی میں حضرت مریم کا درجہ بھی رکھتی تھیں۔ یہی نہیں بلکہ علم و دانائی میں آپ کا وہ مقام تھا کہ علمی گفتگو اور بحث و تمحیص میں آپ کا پیش کیا ثبوت اور دلیل بُرہانِ قاطع کا درجہ رکھتا تھا۔

مَیں نے کتاب ہٰذا میں جس خلوص سے اللہ کے صالح مردوں اور بندگانِ خُدا

Marfat.com

کے واقعات بیان کئے ہیں اُسی خلوصِ نیت سے حضرت رابعہ بصریؒ کی روحانی قدروں اور درجۂ ولایت کو بھی باوجود ان کے خاتون ہونے کے بیان کیا ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کروں تو یہ نہ صرف بخیلی بلکہ بدبختی بھی ہے۔ چنانچہ روزِ محشر بھی پوچھ گچھ اور محاسبہ مرد و زن کے امتیاز کے طور پر نہیں بلکہ اعمال اور افعال کی بنا پر ہو گا۔

وجہ تسمیہ۔

آپ بصرہ میں اپنی تین بہنوں کے بعد پیدا ہوئیں۔ اس مناسبت سے آپ کا نام عربی کے لفظ اربع یعنی چوتھا کی تعریف کے طور پر رابعہ رکھا گیا۔

ابتدائی حالات و واقعات

آپ کی پیدائش کے وقت آپ کے والدین کی پسماندگی اور بدحالی کی یہ حالت تھی کہ گھر میں اُن کے تن ڈھانپنے کے لئے کپڑا تو کجا چراغ میں تیل تک نہ تھا۔ چنانچہ آپ کی والدہ نے آپ کے والد صاحب سے کہا کہ پڑوس سے تھوڑا سا تیل لے آئیں تاکہ گھر میں اُجالا ہو جائے۔ لیکن اُنہوں نے چونکہ عہد کر رکھا تھا کہ خدا کے سوا کسی سے سوال نہ کریں گے۔ لہٰذا آپ اُسی اندھیرے میں بھوکے پیاسے سو گئے اور دُعا کی کہ اے قادرِ مطلق میری عرصہ کی زبوں حالی کو اپنے خزانۂ غیب سے تبدیل فرما دے۔

اُسی شب اُنہیں خواب میں جناب رسولِ پاک کی زیارت ہوئی اور انہوں نے بشارت فرمائی کہ تمہاری نوزائیدہ بیٹی کو نیکی شرافت اور روحانیت میں ایسا درجہ کمال حاصل ہو گا کہ اس کی شفاعت سے میری اُمت کے ایک ہزار انسانوں کو مغفرت حاصل ہو گی۔

Marfat.com

مزید برآں حضور پاک نے فرمایا کہ والئ بصرہ کے پاس ایک کاغذ پر میری طرف سے یہ لکھ کر لے جاؤ کہ تم مجھ پر روزانہ ایک سو مرتبہ اور جمعہ کے روز چار سو مرتبہ درود بھیجتے تھے لیکن اب کی بار اس جمعہ تم نے ایسا کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ لہٰذا حامل خط ہٰذا کو جو کہ انتہائی غریب اور حاجت مند ہے بطور کفارہ چار سو دینار دے دو۔ حضورؐ کے اس ارشادِ گرامی کے ساتھ ہی حضرت رابعہ بصریؒ کے والد کی آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ دوسرے روز حضورؐ کے فرمان کے مطابق خط لکھ کر لے گیا۔ اور دربان کے ذریعہ خط والئ بصرہ تک پہنچا دیا۔ حاکم بصرہ نے وہ تحریر پڑھ کر عقیدت سے اپنے سر آنکھوں پر لگائی۔ اس کے بعد اپنی مسند پر سے اٹھا اور ننگے پاؤں ان کی طرف دوڑا۔ اور سلام علیکم اور مصافحہ کے بعد انہیں چار سو دینار پیش کئے اور عرض کی کہ آپ سے مل کر مجھے انتہائی خوشی ہوئی ہے۔ لہٰذا آپ کو آئندہ جس شے کی ضرورت پڑے تو بلا تأمل مجھے حکم فرما دیا کریں۔ اس کی بجا آوری میں مجھے دلی خوشی اور عاقبت میں سعادت نصیب ہو گی۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے ہوش سنبھالا تو والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد ملک میں زبردست قحط پڑ گیا اور ان پر ہر سو مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ان افکار اور حوادث میں تمام بہنیں بھی ایک دوسرے سے جدا ہو گئیں۔ ان حالات میں آپ نے یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارنا شروع کر دیا۔ ایک روز کسی ضرورت کے تحت بازار گئیں تو ایک ظالم نے آپ کو زبردستی اپنی کنیز بنا لیا اور ان سے صبح و شام انتہائی مشقت کے کام لینے لگا۔ تاہم آپ صبح کو روزہ رکھتیں اور شب عبادت میں گزار دیتیں۔

Marfat.com

چنانچہ ایک شب آپ کے مالک کی آنکھ کھلی تو اُس نے اُنہیں ایک گوشہ میں سربسجود پایا اور دیکھا کہ ایک معلق نور آپ کے سر پر آویزاں تھا اور آپ عالم بیخودی میں کہہ رہی تھیں کہ اے اللہ کاش تُو نے مجھے غیر کا محکوم نہ بنایا ہوتا ورنہ میں اپنے صبح و شام تیری یاد میں قربان کر دیتی۔ یہ الفاظ سن کر اُن کا آقا بہت پریشان ہوا اور سوچا کہ مجھے تو اپنی خدمت لینے کی بجائے اُلٹی ان کی خدمت کرنا چاہیئے تھی۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی اُس نے نہ صرف اُن سے اپنی ستم آرائی کی معافی مانگی بلکہ انہیں آزاد بھی کر دیا۔

آپ نے گوشۂ تنہائی اختیار کر کے صبح و شام ایک ہزار رکعت نماز ادا کیا کرتیں اور بے شمار وظائف اور دعاؤں سے اللہ سے لگاؤ رکھتیں۔ اس کے علاوہ ہر جمعہ کے روز حضرت امام حسن بصریؒ کے وعظ میں شریک ہوتیں۔

کارسازِ عالم۔

مالک بن دینار نے بتایا کہ ایک دفعہ میں حضرت رابعہ بصریؒ کی ملاقات کے لئے گیا تو دیکھا کہ انہوں نے ٹوٹے ہوئے مٹی کے لوٹا میں سے پانی پیا اور بقایا سے وضو کیا۔ میں نے عرض کی کہ میرے بہت سے احباب امیر کبیر ہیں، آپ فرمائیں تو ضرورت کی کچھ اشیاء بھیج دوں؟ آپ نے فرمایا کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے درویشوں کو اُن کی غربت کی وجہ سے فراموش کر رکھا ہے اور امیر کبیر لوگ مال و دولت کی وجہ سے اُسے زیادہ یاد ہیں؟ میں نے کہا کہ ایسا تو نہیں۔ فرمایا کہ جب کارسازِ عالم میری ہر ضرورت سے آگاہ ہے تو پھر اور کوئی وسیلہ ڈھونڈ کر اسے اپنی ضرورت کی یاد دہانی

Marfat.com

کیوں کراؤں۔

الہامی باتیں اور یقینِ محکم۔

خواجہ حسن بصریؒ نے کہا کہ میں ایک دفعہ حضرت رابعہ بصریؒ سے ملاقات کے لئے اس وقت گیا جب وہ اپنی ہنڈیا چولہا پر رکھ کر آگ جلانے ہی کو تھیں۔ میں نے کہا آپ اطمینان سے ہنڈیا تیار کرلیں میں انتظار کرتا ہوں۔ آپ نے کہا آپ کی الہامی اور اتفاقی باتیں ہنڈیا تیار کرنے سے زیادہ بیش بہا اور فیض رساں ہیں ہنڈیا بعد میں تیار ہو جائے گی۔ چنانچہ ابھی چند ہی باتیں کی تھیں کہ مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھ کر ایک دو دینی مسائل پر بات چل نکلی تو عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا نماز پڑھ کر جب سالن تیار کرنے کے لئے انہوں نے ہنڈیا کا ڈھکن اٹھایا تو سالن خود بخود تیار ہو چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اور میں نے ہنڈیا سے گوشت کھایا گوشت اتنا خوش ذائقہ اور طرح طرح کے مصالحہ جات کی مہک سے لبریز تھا کہ ایسا لذیذ گوشت میں نے عمر بھر نہ کھایا تھا۔ میں نے باتوں باتوں میں ہنڈیا کی حیران کن کرامت کی وضاحت چاہی تو انہوں نے کہا کہ یہ فقط بابرکت باتوں پر یقینِ کاملہ کا معاملہ ہے تاہم کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں۔

حیران کن دعا۔

ایک دفعہ آپ ایک قافلہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوئیں۔ چنانچہ سامان سے لدے گدھا نے صرف ایک روز ہی سفر طے کیا تھا کہ بیمار ہو کر مر گیا۔ اہلِ

Marfat.com

قافلہ نے کہا کہ ہم آپ کا سامان اُٹھائے لئے چلتے ہیں۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں نے تمہارے بھروسہ پر سفر شروع نہیں کیا تھا۔ قافلہ آگے بڑھ گیا تو آپ نے روتے ہوئے دُعا کی کہ اے میرے پروردگار میں تیرے پیارے گھر کی زیارت کے لئے عرصہ سے بے چین تھی۔ لہٰذا مجھے اس بے آب وگیاہ جنگل میں بے سہارا اور بے آسرا نہ چھوڑ۔ میرا یہاں کوئی مددگار اور پُرسانِ حال نہیں میری اس بے بسی میں مجھ سے اپنا مُنہ نہ موڑ۔ آپ کے وہ الفاظ ابھی آپ کی زبان پر ہی تھے کہ گدھے میں پھر سے نئی زندگی عود کر آئی وہ اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس پر اپنا سامان لادا اور عازم سفر ہو گئیں۔ گدھا اتنی تیزی اور پھرتی سے چلا کہ آگے بڑھتے ہوئے قافلہ سے جا ملا۔ چنانچہ قافلہ کے لوگ حضرت رابعہؒ بصری کے مرے گدھے کے زندہ ہونے کی حیرت انگیز کرامت اور درجہ کمال کی ولائیت دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔

وفات کے وقت آپ کے پاس بیٹھے تمام بزرگانِ دین کو ملائمت کے لہجہ میں کہا کہ آپ سب لوگ ملائکہ کے لئے جگہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ سب نے باہر جا کر دروازہ بند کر دیا۔ اِتنے میں کمرہ سے آواز بلند ہوئی کہ يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ۔ یعنی نفسِ مطمئنہ اپنے مولا کی جانب لوٹ جا اور جب اندر سے آواز آنا بند ہو گئی تو لوگوں نے اندر جا کر دیکھا تو رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ چنانچہ مشائخین کا کہنا ہے کہ حضرت رابعہؒ بصری کے تقویٰ اور قناعت کا خاص مقام یہ تھا کہ انہوں نے عمر بھر مخلوق سے کچھ طلب کرنا تو درکنار اپنے مالکِ حقیقی سے بھی کچھ نہ مانگا تھا۔

Marfat.com

حضرت ابراہیم اَدھم رحمۃ اللہ علیہ

تعارف اور سبق آموز واقعات۔

آپ بخارا کے فرمانروا تھے، تاہم زیادہ وقت دینی اُمور اور یادِ الٰہی میں گزارتے ایک روز آپ سو رہے تھے کہ چھت پر کسی کے چلنے کی آواز آئی۔ آپ نے آواز دی کہ چھت پر کون ہے؟ جواب ملا کہ اپنا اُونٹ تلاش کر رہا ہوں۔ سلطان نے کہا کہ شاہی محل کی چھت پر اُونٹ کیسے پہنچ سکتا ہے۔ آواز آئی کہ تاج و تخت اور شاہانہ زندگی میں خُدا کیسے مل سکتا ہے؟

صبح ہوئی اور دربارِ شاہی لگا ہوا تھا تو اچانک دیکھا کہ ایک انتہائی پُر جلال اور بارعب شکل و صُورت کے بزرگ تختِ شاہی کے قریب کوئی شے تلاش کر رہے تھے سُلطان نے پُوچھا کہ آپ کون ہیں اور یہاں کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں مستقل قیام کی نیّت سے اِدھر آیا تھا لیکن یہ تو سرائے ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ سرائے نہیں بلکہ شاہی محل ہے۔ بزرگ نے پُوچھا کہ آپ سے پہلے یہاں کون رہتا تھا؟ سُلطان نے کہا کہ میرے آباؤ اجداد اور اُن کی کئی پُشتیں رہتی تھیں۔ بزرگ نے پوچھا کہ آپ کے بعد یہاں کون رہے گا؟ سُلطان نے کہا میری آل اولاد رہے گی۔ بزرگ نے کہا جس جگہ اتنے لوگ آ کر چلے گئے اور مستقل قیام کسی کو حاصل نہ ہو سکا تو یہ سرائے نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ بزرگ غائب ہو گئے۔ سُلطان اضطراب اور بوکھلاہٹ میں اُن کے پیچھے دوڑا اور تھوڑی دُور جا کر اُن سے مُلاقات ہو گئی۔ سُلطان نے پوچھا کہ آپ

Marfat.com

کون صاحب ہیں؟ اور یہاں کیوں تشریف لائے تھے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ دُنیا مجھے خضرؑ کے نام سے یاد کرتی ہے اور میں آپ کو صرف راہِ مستقیم کی تلقین کے لئے آیا تھا یہ کہہ کر وہ پھر غائب ہو گئے۔ اُس واقعہ کے بعد سلطان نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور صبح و شام یادِ الٰہی میں مستغرق رہنے لگے۔

ایک رات آپ کی آنکھ کھُلی تو دیکھا کہ کمرہ نُور کی روشنی سے منور ہے اور ایک پُرجلال اور پُرنُور چہرہ کا فرشتہ ایک کونہ میں اُونچی جگہ پر بیٹھا ہے اور اپنی سُنہری کتاب میں کچھ لکھ رہا ہے۔ ابراہیم اُدھم نے پُوچھا آپ کیا لکھ رہے ہیں؟ فرمایا اللہ کے نیک بندوں کے نام لکھ رہا ہوں۔ عرض کیا کہ کیا اس میں میرا نام بھی شامل ہے؟ اُس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے عرض کی تو پھر میرا نام اللہ کے بندوں سے محبّت کرنے والوں کی فہرست میں لکھ دیجئے یہ سُن کر وہ کچھ دیر خاموش رہا، پھر سر اُٹھا کر کہا کہ اللہ تعالیٰ سے حکم ملا ہے کہ آپ کا نام سرِفہرست درج کر لوں۔ یہ کہا اور غائب ہو گیا۔

اُس واقعہ کے بعد آپ نے تاج و تخت اور بیوی بچّے چھوڑ کر درویشی اختیار کر لی اور اُسی کیفیّت میں نیشا پور کے جنگلات میں چلے گئے اور ایک تاریک اور بھیانک غار میں مسلسل نَو سال یادِ الٰہی میں مصروف رہے۔ آپ کا معمول تھا کہ آپ جنگل سے لکڑیاں اکھٹی کرتے اور ایک راہِ گزر پر آتے جاتے لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دیتے اور اس سے حاصل کردہ رقم میں سے نصف راہِ خدا میں دے دیتے اور باقی سے سامانِ خورد و نوش لے آتے۔

اُس غار کے پاس ایک گڑھے کے یخ بستہ پانی سے روزانہ وضو کرتے اور پوری شب یادِ الٰہی میں گزارتے۔ ایک روز نمازِ تہجّد کے بعد آپ کو انتہائی سردی محسوس ہوئی

Marfat.com

سوچا کہ آگ جلا لیتا ہوں لیکن اچانک محسوس ہوا کہ کسی نے کمر پہ گرم آستین ڈال دی ہو۔ پوستین کی وجہ سے اُنہیں پُرسکون نیند آگئی۔ بیداری کے بعد دیکھا تو وہ پوستین نہ تھی۔ بلکہ بہت بڑا اژدہا تھا جس کی گرمی اور حرارت سے آپ کو سکون حاصل ہوا تھا۔ آپ ازحد خوف زدہ ہوتے لیکن اژدہا پھن اُٹھائے آہستہ آہستہ غار سے نکل گیا۔

جب عوام آپ کے رُوحانی مراتب اور مقامِ ولائیت سے آگاہ ہوئے اور اپنی اغراض کے سلسلہ آپ کی عبادات میں خلل انداز ہونے لگے تو حضرت ابراہیم اُدھم غار چھوڑ کر مکّہ معظّمہ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک بزرگ بھی اُن کے ساتھ ہو لئے اور وہ تین دن آپ کے ساتھ سفر کرنے کے بعد اُنہیں اسمِ اعظم سکھا دیا۔ چنانچہ آپ ذکرِ الٰہی کے ساتھ ساتھ اِسمِ اعظم کا ورد بھی جاری رکھتے۔ اس کے بعد وہ بزرگ ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اُسی سفر کے دوران آپ کی مُلاقات حضرت خضرؑ سے بھی ہو گئی تو انہوں نے فرمایا کہ جس شخص نے آپ کو اسمِ اعظم سکھایا تھا وہ میرے بھائی حضرت الیاسؑ تھے۔ چنانچہ اُسی روز حضرت ابراہیم اُدھم نے حضرت خضرؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔ اور اس طرح بُلند مقام اور مراتب پر فائز ہو گئے۔

وفات

آپ کے زمانہ میں چونکہ ذرائع ابلاغ اور پیغام رسانی کا کوئی سلسلہ نہ تھا۔ لہٰذا آپ کی وفات کی خبر بہت دیر بعد دُور نزدیک کے ممالک تک پہنچی۔ چنانچہ ہر سُننے والا بے اختیار کہہ اُٹھا کہ صلح اور آشتی کا علم بردار دُنیا سے رُخصت ہو گیا۔ مزید براں آپ چونکہ انتہائی گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ لہٰذا کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کہاں فوت ہوئے

Marfat.com

اور آپ کا مزار کہاں ہے۔ تاہم بعض محققین کا خیال ہے کہ آپ بغداد یا ملکِ شام کے کسی شہر میں مدفون ہیں۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

تعارف۔

حضرت بایزید بسطامی بسطام میں پیدا ہوئے لہذا آپ بسطامی کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کے دادا اگرچہ آتش پرست تھے لیکن آپ کے والد بزرگوار کا شمار بسطام کے عظیم بزرگوں میں ہوتا تھا۔ حضرت بایزید بسطامی بلند ترین اولیاء کرام اور مشائخ عظام میں سے تھے۔ انہیں بہت بڑے درجات کے علاوہ قربِ الٰہی بھی حاصل تھا حضرت جنید بغدادیؒ کا قول ہے کہ بایزید بسطامی کو اولیاء کرام میں وہ رتبہ اور اعزاز حاصل ہے جو حضرت جبرئیلؑ کو تمام ملائکہ میں حاصل ہے۔

اوائلِ عمر میں جب آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو خدا کے حوالے کر دیا تو آپ ملکِ شام کے جنگلات میں نکل گئے اور مسلسل تین برس بغیر کچھ کھائے پیئے یادِ الٰہی میں مستغرق رہے۔ اس دوران ایک سو تیرہ مشائخ سے نیاز حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ کافی عرصہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں گزارے اور ان کے فیضان اور بخشش سے فیض مند ہوئے۔ اس دوران ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؒ نے آپ کو کہا کہ اے بایزید فلاں طاق میں جو کتاب پڑی ہے وہ لے آؤ۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ طاق کس جگہ ہے؟ حضرت امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ اتنا عرصہ سے میرے پاس

Marfat.com

رہ رہے ہو لیکن تم نے ابھی تک میرا طاق بھی نہیں دیکھا۔ آپ نے عرض کی کہ حضور طاق تو کجا میں نے آج تک اپنی باطنی جھجک سے نظر اٹھا کر آپ کا چہرہ مبارک تک نہیں دیکھا۔ امام جعفر صادقؒ مسکرا دیئے اور کہا کہ اب تم مکمل ہو چکے ہو لہٰذا واپس بسطام چلے جاؤ۔

والدہ کا مقامِ عزت۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جتنے بھی مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ یہ سب والدہ کی اطاعت اور انکی دعا سے حاصل ہوئے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میری والدہ نے رات کو پانی مانگا لیکن اس وقت گھر میں پانی موجود نہ تھا۔ میں گھڑا لے کر نہر سے پانی لایا لیکن آنے جانے کی دیر میں والدہ صاحبہ پھر سو گئیں۔ میں رات بھر پانی کا پیالہ لئے کھڑا رہا۔ والدہ کی بیداری کے بعد جب پانی پیش کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے پانی رکھ دیا ہوتا اتنی دیر کھڑے رہنے کی کیا ضرورت تھی۔ میں نے عرض کی کہ اس لئے کھڑا رہا کہ بیدار ہو کر آپ کو اگر پانی نظر نہ آیا تو آپ پھر پیاسی سو جائیں گی۔ یہ سن کر انہوں نے ہاتھ پھیلا کر دعا فرمائی کہ اے خداوند پاک میرے اس فرزند نیک کو اپنی مہربانی سے بلند درجہ اور مقام عطا فرما۔

کیفیتِ وجد۔

ایک مرتبہ حالتِ وجد میں آپ نے کہہ دیا کہ " سبحانی ما اعظم شانی" یعنی میں پاک ہوں اور میری شان بہت بڑی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ تک اس حد تک رسائی حاصل کر لی تھی کہ آپ کی زبان خدا کی زبان بن چکی تھی۔ اور آپ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے الفاظ ہو چکے تھے۔ لیکن لوگ آپ کے مقام اور رتبہ سے بے خبر تھے۔ چنانچہ

Marfat.com

اختتام وجد پر ارادت مندوں اور تقلید کرنے والوں نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے وجد میں یہ جملہ کیوں کہا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے ایسے الفاظ کہے ہوں لیکن آئندہ اگر اس قسم کا کوئی جملہ میری زبان سے نکل جائے تو مجھے فوراً قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس کے بعد ایک دفعہ پھر ایک وجد میں آپ نے پھر وہی جملہ کہہ دیا جس پر آپ کے مریدوں نے آپ پر چھریاں چلانا شروع کر دیں۔ لیکن انہیں پورے مکان میں ہر طرف اور ہر سمت بایزید بسطامی نظر آنے لگے اور یوں لگا کہ جیسے چھریاں پانی پر چل رہی ہوں اور جب لوگوں کے چھریاں چلانے کا عمل ختم ہوا تو سب نے دیکھا آپ مکان کی محراب میں بالکل صحیح سلامت کھڑے ہیں۔

بایزید بسطامیؒ کا مقام روحانیت۔

آپ نے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ میرا قلب باوجود کوشش کے بھی پوری طرح اللہ تعالیٰ کی جانب راغب نہ ہوتا تھا تو میں نے جسم کے اس عضو سے کنارہ کشی اختیار کر کے براہِ راست خدا شناسی شروع کر دی اور صرف خدا کو ہی اپنے لئے کافی سمجھنا شروع کر دیا لہٰذا آہستہ آہستہ خدا کی حضوری میں پہنچ گیا۔ اس کے کئی سالوں بعد جب مجھے اللہ تعالیٰ کی قربت نصیب ہوئی تو مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی اور عالمِ ملکوت اور عالمِ ارواح کا مشاہدہ بھی کرایا گیا۔

پھر ایک وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام موجودات سے بے نیاز فرما کر اپنے نور سے منور فرما دیا لیکن جب اسرار و رموز سے آگاہی عطا ہوئی تو مجھے معلوم ہوا کہ عالمِ بشری میں میرا نور خدا کے نور کے سامنے تاریک ہی تاریک تھا۔ لہٰذا میں نے اپنی ہستی

Marfat.com

کو فنا کر دیا جس کے صلہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بقا کا مقام عطا فرمایا۔ میں نے اپنی خودی کا بے حجابانہ مشاہدہ کیا گویا اللہ کو اللہ کے ذریعے دیکھا۔ چنانچہ خدا نے مجھ کو علوم ازلی سے آگاہ فرما کر میری زبان کو اپنے کرم سے گویائی بخشی اور آنکھوں کو اپنے نور سے نور عطا فرمایا اور اس کے بعد میں نے ہر شے میں خدا کی ذات کو ہی جلوہ گر پایا۔

ایک رات مجھے قرب الٰہی حاصل ہوا تو میں نے عرض کی کہ اے خدا مجھے تیرے وجود کے بغیر اپنا وجود بھی ناپسند ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے قلب کی تاریکی اور نفس کی کثافت کو دُور فرما دیا۔ اس وقت میں نے محسوس کیا کہ میری حیات کا تعلق ذاتِ خداوندی سے ہو چکا ہے۔ پُوچھا گیا اور کیا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تجھ کو تجھ سے ہی طلب کرتا ہوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے تاجِ کرامت میرے سر پر رکھ کر توحید کا دروازہ کھول دیا۔ اور فرمایا کہ اب تیری رضا ہماری رضا ہو گی۔

آپ ہمہ وقت زبان پر اللہ اللہ کا ورد جاری رکھتے۔ حتیٰ کہ عالمِ نزع میں بھی آپ کی زبان پر اللہ ہی کا نام تھا کہ آپ کی روح اللہ تعالیٰ کی جانب پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

چیدہ چیدہ دلچسپ اور سبق آموز واقعات

دونوں جہانوں کی بہتری کیسے ہو؟

میرے محترم مرحوم استاد حضرت محمد واسعؒ صاحب حیدر آبادی نے ایک دن مجھے باتوں باتوں میں عجز و انکسار کے بارے میں اپنا ایک گزرا ہوا واقعہ بیان کیا اور فرمایا

Marfat.com

کہ ایک دفعہ میرے ایک دُور دراز کے پہاڑی اور غیر آباد سفر کے دوران میری ایک ایسے بزرگِ کامل سے اچانک مُلاقات ہوگئی جو بارعب ہونے کے علاوہ انتہائی پرجلال اور پُر نُور شکل وصُورت کے مالک تھے۔ میں نے اپنی قوّتِ آخذہ سے محسوس کیا کہ وہ یقیناً غوث یا قطب کا درجہ رکھتے تھے۔ چونکہ میں فطری طور پر بزرگوں کے نصائح وپند اور ان کی فیض رساں باتیں سُننے کا دلدادہ ہوں۔ لہٰذا میں نے دورانِ گفتگو ان سے درخواست کی کہ مجھے عاجز کی دُنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے کچھ علوم شریعۃ یا وظائف بتا کر مجھے فیضیاب فرمائیں۔

میری گزارش کے جواب میں انہوں نے مجھ سے بے ساختہ سوال کیا کہ پہلے مجھے یہ بتایئں کہ آپ نے اب تک اس جہانِ فانی میں کیا کچھ کھویا اور کیا پایا ہے؟ میں نے متکسر مزاجی سے عرض کی کہ حضور! مجھ مفلس اور نادار کے ظاہر و باطن میں کچھ تھا ہی نہیں جو میں کھوتا۔ البتہ جو کچھ زندگی میں سیکھا یا پایا ہے وہ صرف عجز و انکساری اور بُردباری ہے۔ میرے اس جواب پر انہوں نے بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور یہ فرما کر جلدی سے اپنی راہ لی کہ اے عزیز من! آپ کی اس عجز و انکساری اور صبر و تحمّل کی بیش بہا خُو اور خصلت سے بڑھ کر مجھ درویش کے پاس اور کوئی ایسا وظیفہ یا دُعا نہیں جو آپ کی دونوں جہانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے پیش کر سکوں۔

خیانت کی سزا۔

گزرے وقتوں کی بات ہے کہ عرب جمہوریہ کے ایک شہر واسط کے ایک شخص

Marfat.com

نے دو ہزار دینار کی سر بمہر تھیلی شہر کے ایک دیانتدار اور نیک نام شخص کے پاس بطور امانت رکھی اور کہا کہ میں ایک طویل سفر پر جا رہا ہوں۔ واپسی پر آپ سے لے لوں گا۔ جب دس برس گزر گئے اور تھیلی کا مالک واپس نہ آیا تو امانت رکھنے والے نیک نام شخص کی نیت میں فتور آ گیا۔ اُس نے تھیلی کو نیچے سے کھولا اور دو ہزار دینار نکال کر ان کی بجائے اُس میں دو ہزار درہم ڈال کر اُسی طرح تھیلی کو سی دیا اور اُسی طرح اُسے سر بمہر رکھ دیا۔ پندرہ برس بعد تھیلی کا مالک آیا اور علیک سلیک کے بعد اپنی تھیلی مانگی تو امانت دار اُس سے رسمی طور پر حال احوال پوچھ کر تھیلی واپس کر دی۔ اُس نے گھر جا کر دیکھا تو تھیلی دینار کی بجائے درہموں سے بھری پڑی تھی۔ وہ اُلٹے پاؤں امانتدار کے ہاں گیا اور شکایت کی کہ تھیلی سے بجائے میرے دیناروں کے درہم نکلے ہیں۔ امانتدار نے کہا میں نے تمہاری سر بمہر تھیلی جوں کی توں تمہیں دے دی ہے اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔ میں زیادہ باتیں کرنے اور سننے کا عادی نہیں ہوں۔ امانت رکھنے والے نے مایوس ہو کر قاضی شہر کے پاس استغاثہ دائر کر دیا۔ قاضی نے امانتدار کو بلایا اور تبدیلیٔ دینار کی وجہ پوچھی تو امانتدار اپنی چرب زبانی سے پیروں پر پانی نہ پڑنے دیتا تھا۔

قاضیٔ شہر بڑا زیرک اور دانشمند تھا۔ اُس نے امانت رکھنے والے مُدعی سے پوچھا کہ تمہیں اس شخص کے پاس امانت رکھے کتنے برس گزر چکے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ جناب پندرہ برس گزر چکے ہیں۔ اس کے بعد قاضی نے امانتدار سے پوچھا کہ یہ تھیلی کتنا عرصہ تمہارے پاس رہی ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ پندرہ برس میرے پاس رہی ہے یہ سُن کر قاضیٔ شہر نے درہموں کی پشت پر سے تیاری درہم کے ٹکسال سَن پڑھے

Marfat.com

تو مدعی کے تاریخ دعویٰ سے صرف پانچ سات برس قبل کے تھے۔ اس پر قاضیٔ شہر نے امانتدار سے کہا کہ تم نے تسلیم کیا ہے کہ امانت پندرہ برس تمہارے پاس رہی ہے لیکن ٹکسال کے سن سے ظاہر ہوتا ہے کہ تھیلی میں رکھے درہم صرف پانچ، چھ یا سات برس قبل تیار ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس واضح خیانت پر امانتدار لاجواب ہو گیا۔ لہٰذا امانت میں خیانت کرنے اور قاضیٔ شہر کے رُوبرو دروغ گوئی کے جرم میں اُس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ اور مدعی کو اُس کے دو ہزار دینار واپس دلائے۔

لالچ بُری بَلا ہے۔

تقریباً ستّر اسّی برس قبل کا واقعہ ہے کہ ہمارے گاؤں کے ایک بہت بڑے برگد کے درخت تلے ایک جعلی پیر نے ڈیرہ جمایا اور اعلان کیا کہ مجھے میرے پیر نے حکم دیا ہے کہ غریب اور نادار لوگوں کا مال و متاع اور زیور وغیرہ دُگنا کر کے اُن کی مدد کروں۔ چنانچہ اُس کی باتوں میں آکر گاؤں کے ایک غریب آدمی نے کہیں سے بڑی مشکل کے بعد دس روپے کا ایک نوٹ حاصل کر کے پیر کو دُگنا کرنے کے لئے دیا۔

تیسرے روز پیر نے اُسے کہا کہ گاؤں کے جتنے لوگ جمع کر سکتے ہو لے آؤ۔ جب بہت سے لوگ جمع ہو گئے تو پیر نے اُن سب کے سامنے غریب کے دس روپے کے نوٹ کے ساتھ ایک مزید دس روپے کا نوٹ شامل کر کے اُسے دس دس روپے کے دو نوٹ دے دیئے اور ساتھ ہی اعلان کیا کہ جس نے زیور دُگنے کرانے ہیں وہ بھی لے آئے۔

چنانچہ گاؤں کی ایک غریب عورت نے پیر کو سونے کی ایک کان کی بالی دُگنا کرنے کو دی۔ پیر نے تیسرے روز اُسے بُلایا اور اُسے بھی پہلے کی طرح گاؤں کے زیادہ سے

Marfat.com

زیادہ لوگ جمع کرنے کو کہا اور جب گاؤں کے بہت سے لوگ جمع ہو گئے تو پیر نے ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر ان سب کے سامنے بلند آواز سے غریب عورت کو بلایا اور اس کی دی ہوئی بالی کے ساتھ اس جیسی ایک اور بالی شامل کر کے اسے دو بالیاں دے دیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آس پاس کے آٹھ دس دیہاتوں میں اس کی غریب نوازی اور بیکسوں کا مددگار ہونے کی دھوم پڑ گئی اور بہت سے لوگوں نے سینکڑوں روپوں کے نوٹ اور کئی زیور دگنا کرنے کے لئے پیر کو دے دیئے۔ پیر نے انہیں کہا کہ وہ تیسرے روز آئیں اور اپنے دیئے ہوئے نوٹ اور زیور دگنے ہوئے لے جائیں تیسرے روز جب لوگ آئے تو جعلی پیر انہیں جھانسہ دے کر کہیں سے کہیں جا چکا تھا۔

اللہ تعالیٰ غالب اور قادر ہے۔

قرآن پاک کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے وہ کرتا ہے۔ وہ جسے چاہے لڑکی اور جسے چاہے لڑکا عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے بالکل اولاد نہیں دیتا۔ بیشک وہ ہر چیز پر غالب اور قادر ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل ایک حقیقی واقعہ بیان کرتا ہوں جو اس فرمانِ الٰہی کی تائید کرتا ہے۔

لڑکا پیدا ہوگا۔

ایک بے اولاد اور بھٹکی ہوئی عورت کی داستان جس نے فرزند کی آرزو میں اپنا سب کچھ لٹا دیا۔

Marfat.com

کئی برس ہوئے کہ ہمارے گاؤں میں ایک شعبدہ باز قسم کا جعلی پیر رہتا تھا جو باوجود ادھیڑ عمر ہونے کے بھی تندرست اور توانا تھا۔ وہ زیادہ تر عورتوں کی جنم پتری تیار کرتا تھا اور انہیں گنڈا تعویز بھی دیا کرتا اس کے علاوہ وہ جنتر منتر اور جادو ٹونہ کا دھندا بھی کرتا تھا۔

چنانچہ اُس گاؤں کی ایک عورت اس کے پاس آئی جو بظاہر صحت مند تھی لیکن باوجود دس بارہ برس سے شادی شدہ ہونے کے بھی اُس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی وہ کئی حکیموں اور ڈاکٹروں کے زیر علاج رہی لیکن تشنہ کام رہی۔ بالآخر مجبور ہو کر اُس نے گاؤں کے پیر کی طرف رجوع کیا اور اُس سے لڑکا تولد ہونے کا کوئی جھاڑ پھونک یا جادو ٹونہ پوچھا۔ اُس نے اُس کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ صرف اُسے عرصہ دراز تک ناجائز طور پر اپنے اختیار میں رکھا بلکہ مختلف جھانسوں اور فریب کاریوں سے اُس کا روپیہ پیسہ بلکہ زیور تک اڑاتا رہا۔

ایک روز اُس عورت نے جب پیر سے لڑکے کے تولد ہونے پر زیادہ اصرار اور تکرار کی تو پیر نے اُسے کہا کہ وہ کسی قبرستان میں جاکر قبر کھودے اور وہاں سے کسی چار پانچ سالہ مُردہ لڑکے کا سر تن سے جدا کر کے لے آئے تو وہ اس پر لڑکا تولد ہونے کا جنتر منتر شروع کر دے گا۔

جعلی پیر کا خیال تھا کہ عورت ذات ہوتے ہوئے وہ شائد ایسے ناممکن اور خوفناک کام کرنے کی جرأت نہ کر سکے گی اور اس طرح اُس سے پیچھا چھوٹ جائے گا لیکن وہ عورت پیر کے کہنے کے دوسرے روز ہی ایک مہیب اور طوفانی شب میں جبکہ ہر سُو سناٹا اور دہشت کا سماں تھا ہاتھ میں کدال، کدال اور تیز سا چھرا لئے قبرستان پہنچی اور اُسی گاؤں

Marfat.com

کے ایک چار پانچ سالہ لڑکے کا سر کاٹ کر پیر کے پاس لے آئی جو تقریباً ہفتہ دس روز قبل فوت ہوا تھا۔

جعلی پیر کے مُردہ بچے کے سر پر جنتر منتر کا عمل تو محض عورت کو جھانسہ اور دھوکا دینا تھا۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود مال و دولت اور عزت و آبرو برباد کرنے کے بھی اُس عورت کی گود تاحیات فرزند سے خالی رہی بلکہ مزید یہ ہوا کہ اُس کے قبر والے نجس اور غلیظ عمل کے نتیجہ میں اُس کے ہاتھوں میں مُردہ اور گلے سڑے گوشت کی سرانڈ اور عفونت کی ایسی ناگوار بدبُو پیدا ہو گئی جو باوجود ہزار کوشش اور جتن کے بھی نہ جا سکی۔

اللہ تعالیٰ جسے چاہے عزت اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے

قادرِ مطلق کے اس ارشادِ گرامی کی وضاحت کے لئے ذیل کا ایک حقیقی واقعہ بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے اُس دعویٰ کی تائید کرتا ہے۔

فتورِ عقل کا نتیجہ

ہمیشہ کی بدبختی اور ذلّت اس کا مقدّر بن گئی

انگریزوں کے دورِ حکومت کی بات ہے کہ پنجاب کے ایک گورنر نے ایک دفعہ چند ممالک مثلاً جاپان، چین، فرانس اور انگلینڈ وغیرہ سے دس بارہ مندوبین کو ایک

Marfat.com

ثقافتی تقریب میں گورنر ہاؤس لاہور آنے کی دعوت دی ۔ اس موقع پر آئے ہوئے اُن تمام نمائندگان نے حسبِ پروگرام اپنے اپنے فن و ہُنر اور خصوصی جوہر کا مظاہرہ کیا۔

اس مجلس میں لاہور کے ایک ہندو نوجوان پرکاش چندر بی ۔ اے کو بھی اپنے قوّتِ حافظہ کے مظاہرہ کی دعوت دی گئی ۔ اس کی قوّتِ یادداشت کا یہ کمال تھا کہ وہ جس کسی بھی مُلک کی زبان کے کچھ الفاظ ایک بار سُن لیتا تو نہ صرف اُن کے لب و لہجہ اور آہنگ کو پوری طرح ذہن نشین کر لیتا بلکہ انہیں ہُو بہُو اور حرف بہ حرف دُہرا بھی سکتا تھا۔

چنانچہ ایسے ہی ہوا کہ جب اُن دس بارہ غیر ملکی مندوبین نے اُسے اپنی اپنی زبان میں علیحدہ علیحدہ چند الفاظ کا مجموعہ پیش کیا تو پرکاش چندر نے اُسی وقت وہی الفاظ اُسی لب و لہجہ اور آواز میں دُہرا دیئے ۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ اُس کے اس حیران کُن عمل اور ذہنی استعداد سے خوش ہو کر مجلس تالیوں سے گونج اُٹھی ۔ اُسی خوشی اور ولولہ میں گورنر صاحب نے اپنی کُرسی سے اُٹھ کر پرکاش چندر کو تھپکی دی اور اپنا تعارفی کارڈ دیتے ہوئے کہا کہ وہ کل شام سات بجے گورنر ہاؤس آجائے تو وہ اُسے مرحبا اور شاباش کہنے کے علاوہ اُسے بہت بڑی سرکاری ملازمت پر فائز ہونے کی سفارشی چٹھی بھی عنایت کریں گے ۔

لیکن وہ مالکِ ارض و سما جسے چاہے عزت اور جسے چاہے ذلّت دیتا ہے لہذا جب سیاہ بختی آتی ہے تو ذہنی صلاحیت اور قابلیت بھی جاتی رہتی ہے ۔ چنانچہ پرکاش چندر کی بدبختی اور عقل پر پتھر پڑنا دیکھیئے کہ دوسرے روز بجائے شام کے سات بجے گورنر ہاؤس پہنچنے کے وہ سہ پہر تقریباً چار بجے ہی وہاں چلا گیا اور صدر گیٹ ڈیوٹی پر موجود گارڈ کو گورنر صاحب کا تعارفی کارڈ دکھا کر سیدھا اُن کی خلوت کدہ

Marfat.com

تک پہنچ گیا۔ یہی نہیں بلکہ اُس نے وہاں کے دروازوں اور شیشوں میں سے اندر جھانکنا بھی شروع کر دیا۔ وہ بالکل بھول گیا کہ معاشرہ میں شرافت اور اخلاقیات کے کچھ قواعد اور ضوابط بھی ہیں جن کی رُو گردانی اور انحراف سے خوفناک نتائج رونما ہوتے ہیں۔

موسم انتہائی گرمیوں کا تھا اور گورنر صاحب معمولی سی نکر پہنے اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ پلنگ پر آرام فرما رہے تھے۔ اُنہوں نے جونہی اُسے بے دھڑک اُدھر آتے اور بیباکی اور بے حجابی سے شیشوں میں سے اندر جھانکتے دیکھا تو مارے غیرت اور غصہ کے آگ بگولہ ہو گئے۔ اُنہوں نے فوراً اپنے پاس رکھی بندوق اُٹھائی اور اُس میں گولیاں بھرنا شروع کر دیں اور اُسے جان سے مارنے کی ٹھان لی۔ پرکاش چندر نے جب اُنہیں جذبۂ انتقام سے دشمنِ جان ہوتے دیکھا تو بھکی اور لرزتی آواز میں کہنے لگا کہ جناب! میں پرکاش چندر ہوں۔ لیکن صاحب بہادر نے غصہ میں چیختے ہوئے کہا کہ بک بک مت کرو تم پرکاش چندر نہیں ہو سکتے میں تجھے جان سے مار دوں گا۔

چنانچہ اُس گھبراہٹ اور بدحواسی میں پرکاش چندر نے گورنر ہاؤس کی دیوار سے چھلانگ لگائی اور جان بچاتے ہوئے ایسی ان دیکھی راہوں میں رُوپوش ہو گیا کہ باوجود کافی تفتیش کے بھی اُس کا سارے ملک میں کہیں سراغ نہ مل سکا۔ تیسرے روز گورنر صاحب نے اخباری نمائندہ کو بُلا کر تمام تر رُوئیداد برائے نشر قلمبند کرا دی اور اسکے ساتھ ہی اس کے خلاف پریس نوٹ یعنی اعلامیہ جاری کر دیا کہ پرکاش چندر جب کبھی بھی ہندوستان کی حدود میں داخل ہو تو اُسے فوراً گرفتار کر لیا جائے اور اُسے گورنر صاحب کی ہتک عزت کے جرم کی پاداش میں قرار واقعی سزا دی جائے۔

چنانچہ پرکاش چندر کی اس جلد بازی اور غلط عمل سے سبق سیکھنا چاہیئے جس نے نہ صرف اپنی قیمتی زندگی تباہ کر دی بلکہ اُس کے ساتھ اُسکے بیگناہ والدین اور بہن بھائیوں کو بھی ہمیشہ کیلئے جدائی اور دکھوں کے جہنم میں جھونک دیا۔

Marfat.com

پیشین گوئی سیّد شاہ ولی نعمت اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی سچّی پیشین گوئیوں کی وجہ سے انگریزوں نے اپنے دَورِ حکومت میں آپ کی پیشین گوئی کی کتاب ضبط کر لی تھی اور اس کی اشاعت حکماً بند کر دی تھی لیکن پاکستان بننے کے بعد اُسے دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں دو تین صدیاں قبل اور آنے والی پانچ سات صدیوں یا اُن کے بعد کی پیشین گوئیاں درج ہیں۔ آپ کی پیشین گوئیوں کے چند اوراق میرے ہاتھ لگے تھے جن کا کچھ حصّہ قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے پیش کرتا ہوں۔

پارینہ قصّہ شویم از تازہ ہند گویم
افتاد کرن دویم کے افتد از زمانہ

قدیم قصّہ کو نظر انداز کر کے ہندوستان کی آنے والی ان تازہ اُفتادوں کو بیان کرتا ہوں جو زمانہ کو پیش آئیں گی۔

صاحب قرآن ثانی از نسل گورگانی
شاہی کنند اما شاہی چوں ظالمانہ

صاحبِ قرآن دویم اور تمام بادشاہ نسلِ تیمور ہندوستان پر بادشاہی کریں گے جو آخر میں ظالمانہ ہوگی۔

عیش و نشاط اکثر گیرد جگہ بخاطر
گم می کنند قیصر آں طرز ترکیانہ

عیش و نشاط ان کے دلوں میں گھر بنائے گا اور دیکھتے دیکھتے وہ اپنے ترکوں کے طرزِ عمل کو ترک کر دیں گے مغلیہ سلطنت کے بادشاہ عالمگیر کے بعد جس طرح عیش و عشرت میں گرفتار تھے وہ ظاہر ہے۔

۲۔ آں تابکاں رنگی مخمور است بھنگی
زاں آں کہ شاں فرنگی آئید غالبانہ

اس زمانہ کے نواب اور بادشاہ (مغلیہ خاندان) شرابی ہو گئے اور انگریز ان کی عیاشی کا فائدہ اٹھا کر اس ملک (ہندوستان) پر غالب آئیں گے۔

۳۔ صد سال حکم ایشاں در ملک ہند میداں
ایں دیدہ عزیزاں ایں نکتہ و بیانہ

ہندوستان پر مکمل قبضہ کرنے کے بعد ان کا حکم صرف سو سال ہی چلے گا۔ اے عزیز! تم یہ نکتہ یاد رکھنا۔

۴۔ در مکتب و مدارس علمِ فرنگ خوانند
در علمِ فقہ و تفسیر غافل شوند بیگانہ

(انگریزوں کے چلے جانے کے بعد) مکتبوں اور مدارس میں انگریزی تعلیم کا دور دورہ ہو گا اور فقہ و تفسیر کا علم جاتا رہے گا۔

۵۔ فسق و فجور ہر سو رائج شود بہ ہر کو
مادر بہ دخترِ خود سازد ہلیسے بہانہ

ہر طرف فسق و فجور رواج پائیں گے (حتیٰ کہ) ماں اپنی بیٹی سے بہانے تراشے گی۔

Marfat.com

۶۔ دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

دو ایسے شخص پیدا ہوں گے۔ جن کے ناموں میں لفظ احمد شامل ہو گا۔ جو قرآن پاک کی تفسیر اپنے دل سے گھڑ لیا کریں گے۔ (یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز ہو سکتے ہیں)

۷۔ طاعون و قحط یکجا گردد بہ ہند پیدا
پس مومناں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

ہندوستان میں طاعون و قحط ساتھ ساتھ نمودار ہوں گے۔ اور ہر جگہ بہت سے مسلمانوں کی موت کا بہانہ بن جائیں گے۔ (چنانچہ آج سے اسی نوّے سال قبل طاعون کا مرض اس شدت سے پھیلا تھا کہ کئی شہروں اور دیہاتوں میں روزانہ سینکڑوں مسلمان مرنا شروع ہو گئے۔ گھروں کے گھر خالی ہو گئے اور ایک ایک قبر میں کئی کئی فوت ہوئے انسانوں کو ایک ساتھ دفنا دیا جاتا تھا۔ اسی زمانہ میں ایسا قحط بھی پھیلا کہ انسان روٹی تک کو ترس گئے۔ البتہ قدرتی طور پر لوگوں کے گھروں کی دیواروں اور چھتوں پر خود رو پالک کا ساگ اُگ آیا جس سے لوگ گزارہ کرتے رہے۔ قحط کے اُس سال کو پنجابی میں "مینے" کا سال کہا جاتا تھا)

۸۔ یک زلزلہ بیاید چوں زلزلہ قیامت
جاپان تباہ گردد یک نصف ثالثانہ

قیامت کے زلزلہ کی طرح ایک زلزلہ آئے گا جس سے جاپان کا ۱/۶ حصہ برباد ہو جائے گا۔ (چنانچہ ۱۹۴۳ء میں امریکہ کے ایٹم بم کے حملہ سے جاپان کے دو مشہور شہر

Marfat.com

ہیروشیما اور ناگاساکی مکمل طور پر تباہ و برباد ہو گئے تھے)۔

۹۔ تا چار سال جنگے افتد بہ ملک غربی
فاتح الف بگردد بر جیم فاسقانہ

اس کے بعد برِّ اعظم یورپ چار سال تک سخت لڑائی میں مُبتلا رہے گا۔ جس میں مُلک الف (یعنی انگلستان) جیم (یعنی جرمن) پر مکاری اور دغابازی سے فتح پائے گا۔ (چنانچہ اس کامیابی کے بعد انگلستان نے ملک جرمن میں دیوارِ برلن تعمیر کر دی تھی)

۱۰۔ جنگِ عظیم باشد قتلِ عظیم سازد
یکصد و سی و یک لک باشد شمار یانہ

یہ جنگِ عظیم ہو گی جس میں بڑی قتل و غارتگری ہو گی اور اس جنگ میں ایک کروڑ ۳۱ لاکھ انسانی جانیں تلف ہوں گی۔ برطانیہ نے ۱۶ سال کی تحقیقات کے بعد جنگِ جرمن میں جانی نقصان کا اندازہ بالکل اُتنا ہی بتایا۔

۱۱۔ پس سال بست و یک آغاز جنگ دوئم
مہلک ترین تراں داں باشد بہ جاودانہ

اکیس سال کے بعد دوسری جنگِ عظیم شروع ہو گی جو اپنی جارحانہ نوعیت کے لحاظ سے جنگِ عظیم اوّل سے زیادہ مہلک ہو گی۔

۱۲۔ آلات برق پیما اسلحہ عشر برپا
سازند اہلِ حرفہ مشہور آں زمانہ

بجلیوں کو ناپنے والے آلات اور حشر برپا کرنے والے ہتھیار اُس زمانہ کے

Marfat.com

سائنسدان تیّار کریں گے۔

۱۳۔ یا شی اگر بمشرق شنوی کلام مغرب
آید سرود غیبی بر طرز ہاتفانہ

اگر تم مشرق میں ہو گے تو مغرب کی بات چیت سن سکو گے۔ اور ترنم یوں سنائی دیں گے جیسے ہاتفِ غیبی سے سن رہے ہوں۔

این غزوہ تا بہ شش سال ماند بغرب بیدا
بس مرداں بمیرند ہر جا ازیں بہانہ

یہ جنگ مغرب میں چھ سال تک لڑی جائے گی اور ہر جگہ کثرت سے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔

۱۴۔ نصرانیاں کہ باشند ہندوستان سپارند
تخم بدی بکارند از فسق جاودانہ

انگریز بالآخر ہندوستان کو چھوڑ دیں گے مگر اپنی کینہ پرور برائیوں کو یہاں کے لوگوں کی عادات واطوار میں داخل کر جائیں گے۔

۱۵۔ تقسیم ہند گردد در دو حصص ہویدا
آشوب رنج پیدا از مکر و از بہانہ

ہندوستان دو حصّوں میں تقسیم ہو جائے گا اور مکر و بہانہ (اور ہندو لیڈروں کی سیاست) سے ایک آشوب یعنی فتنہ فساد اور باہمی رنج و ملال پیدا ہو جائے گا (چنانچہ پاکستان اور بنگلہ دیش نے ہندوستان سے جدا ہو کر اپنی علیحدہ علیحدہ حکومتیں قائم کر لی ہیں۔ لیکن ہندوستان سے لگاڑ اور تنازعے شروع ہیں)۔

Marfat.com

۱۶- بے تاج بادشاہاں شاہی کنند ناداں
اجرا کنند فرماں فی الجملہ مہملانہ

نادان اور بے تاج جیسے بادشاہ حکومت کریں گے اور اپنی نا اہلی کی بنا پر بالکل مہمل حکم جاری کریں گے۔

۱۷- بے پردگی سرایت پردہ دری در آید
عصمت فروشی باطن معصوم ظاہرانہ

عورتیں بے پردگی اور مرد پردہ دری کے عادی ہو جائیں گے۔ عورتیں بظاہر معصوم رہیں گی مگر در پردہ خوب عصمت فروشی کریں گی۔

۱۸- شوقِ نماز و روزہ، حج و زکوٰۃ و فطرہ
کم میشود سراسر یک بار خاطرانہ

لوگ نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ اور دیگر فرائض منصبی فراموش کر دیں گے اور نفسانی خواہشات کے پیچھے دینی فرائض کی ادائیگی ان کے لئے محال ہو جائے گی۔

۱۹- خونِ جگر بنوشم یا رنج با تو گویم
بہر خدا بگذار ایں طرز راہبانہ

اپنا خونِ جگر پیتے ہوتے ہیں (مسلمانوں کو) انتہائی درد و رنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ خُدا کے لئے عیسائی طرزِ عمل چھوڑ دیں۔

Marfat.com

۲۰- قہرِ عظیم آید بہر سزا کہ شاید
آخر خدا بسازد یک حکم قاتلانہ

ایک قہرِ عظیم یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب دردناک آئے گا اور خدا ایک قاتلانہ حکم نافذ کرے گا۔ (چنانچہ ۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز ہفتہ پاکستان کے وقت کے مطابق بوقت صبح ۸-۵۰ قیامت خیز زلزلہ آیا۔ زلزلہ کی شدت ریکٹر سکیل پر ۷.۶ تھی۔ اس کے نتیجہ میں پاکستان کے تمام آزاد کشمیر کے علاقہ میں لاکھوں انسان جان بحق اور کئی درجن دیہات صفحۂ ہستی سے مٹ گئے۔ اس زلزلہ کی شدت سے بھارت کے بھی ہزاروں لوگ لقمۂ اجل ہوئے۔ ملک چلی بھی اس زلزلہ کی زد میں آگیا چنانچہ وہاں زلزلہ کی شدت ۷.۸ اور آئرلینڈ میں زلزلہ کا درجہ ۷.۰ ریکارڈ کیا گیا۔

۲۱- جیم شکست خوردہ دیگر بہ رزم آید
آلات نار آرد مہلک بہیمانہ

شکست خوردہ جیم یعنی جرمن پھر جنگ شروع کرے گا اور جہنمی اسلحہ آتشی تیار کر کے ہمراہ لائے گا۔

۲۲- چوں ہند ہم بہ مغرب قسمت خراب گردد
تجدید یاب گردد جنگے بہر بہانہ

ہندوستان کی طرح یورپ کی قسمت بھی خراب ہو جائے گی اور تیسری جنگِ عظیم پھر چھڑ جائے گی۔

Marfat.com

۲۳۔ الف زدنیا جز نقطۂ نباشد
آں کہ اسم یادش باشد موز خانہ

الف (یعنی انگلستان) (کئی صدیوں بعد) جہان سے اس طرح مٹ جائے گا کہ صفحۂ ہستی پر سوائے تاریخ (ہسٹری) میں اس کی یاد اور نام کے باقی کچھ نہ رہے گا (چنانچہ یورپ کے زمانہ حال کے سائنس دان عرصہ سے کہہ رہے ہیں کہ سمندر آہستہ آہستہ انگلستان کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے)۔

۲۴۔ رود ئے اٹک بہ سہ بار از خون اہلِ کفار
پُر میشود بہ یک بار جریان جارحانہ

دریائے اٹک تین بار خونِ کفار سے رنگین ہوگا۔ اور اُن پر کافی سے زیادہ سختی ہوگی۔

۲۵۔ یک جا شوند افغاں ہم دکنیاں و ایراں
فتح کنند کل ہند غازیانہ

افغانی، دکنی اور ایرانی (آئندہ صدیوں میں) مل کر تمام ہندوستان کو مردانہ وار فتح کر لیں گے۔

۲۶۔ کشتہ شوند جملہ بدخواہ دین و دنیا
خالق نمائید اکرام از لطف خالقانہ

دینِ اسلام کے تمام بدخواہ اور دشمن ختم کر دیئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنا لطف و کرم مسلمانوں پر نازل فرمائے گا۔ (یعنی مسلمان رفتہ رفتہ راہِ ہدایت پر آتے جائیں گے)۔

Marfat.com

۲۷- خوش میشود مسلماں از لطف و فضل یزداں
کل ہند پاک گردد از رسمِ ہندوانہ

راہِ ہدایت پاکر مسلمان جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فائدہ اُٹھائیں گے تو مسلمانوں میں خود بخود غیرتِ ایماں آجائے گی اور اسلام بیدار ہوگا اور ہندوستان اپنے رسم ورواج سے یکسر پاک ہوجائے گا۔

۲۸- در عین بیقراری ہنگامِ اضطراری
رحمت کند چو یاری بر حال مومنانہ

تب بیقراری اور خوف وہراس کے عالم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائیگا۔

۲۹- خنزیر عیب باید محرم خطاب گیرد
دیگر نہ سرفراز و برطرز راہبانہ

عیسائی دُنیا میں (آئندہ کئی صدیوں میں) گنہگار کے نام سے موسوم کئے جائیں گے اور دوبارہ کبھی بھی دُنیا کے کسی حصے میں عروج حاصل نہ کرسکیں گے۔

۳۰- خاموش باش نعمت اسرارِ حق مکن فاش
در صالح کن تو کنزاً باشد چنیں بائیانہ

اے نعمت خاموش ہوجا۔ یہ اسرارِ حق فاش نہ کر۔ یہ واقعات کنت کنزاً سے تعلق رکھتے ہیں۔

○

Marfat.com

حصّہ دوم

مشاہیر عالم کے نادر اقوال

Marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کے

اقوالِ زرّیں

اقوالِ زرّیں

نبی اکرم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

- بدتر شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اُس کی عزت کریں۔
- کافر اور مشرک تمہارے کھلے دشمن ہیں وہ کبھی بھی تمہارے دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔
- اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور حکمتوں کو دیکھ کر سبحان اللہ کہنا بھی عبادت ہے۔
- اچھا وہ ہے جو السلام علیکم پہلے کہے اور دوسروں سے رنجش ختم کر کے صلح میں پہل کرے۔
- بہتر وہ ہے جو دوسروں کو عزت سے پکارے اور انہیں مجلس میں عزت کی جگہ دے۔
- صبح و شام استغفر اللہ کہو اور قناعت کو اپنا شعار بناؤ۔

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

- خبردار! کوئی انسان دوسرے انسان کو حقیر نہ جانے کیونکہ کم درجہ کا مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگ تر ہے۔
- وہ حسین کہاں گئے جنہیں اپنی جوانی اور حسن پر ناز تھا۔ وہ بادشاہ کہاں گئے جنہوں نے شہر آباد کیئے اور جو بڑی بڑی جنگوں میں غالب رہے۔
- احتیاط دانائی کی شرطِ اوّل ہے۔
- مصروف رہنے سے غم اور فکر دُور ہو جاتے ہیں۔
- جب کسی احسان کا بدلہ ادا نہ کر سکو تم کم از کم شکریہ ہی ادا کر دیا کرو۔

حضرت عمر فاروقؓ۔

- کسی مرد کے لئے ایمان کے بعد بہتر کوئی شے نہیں۔
- جو شخص خود کو حقیر سمجھتا ہے وہ دراصل لوگوں میں عزت پاتا ہے۔
- عقلمند وہ ہے جو اپنی غلطی کی معذرت کر لے اور ناجائز بحث نہ کرے۔
- خدا اُس کا بھلا کرے جو مجھے میری غلطیوں سے آگاہ کرتا ہے۔

Marfat.com

- تین چیزیں محبت بڑھاتی ہیں سلام میں پہل کرنا۔ دوسروں کے لئے مجلس میں خالی جگہ کرنا اور مخاطب کو اچھے نام سے پکارنا۔
- نصیحت جتنی نرمی سے کی جائے اتنی ہی زیادہ پُر اثر ہوتی ہے۔
- جب تک میں زندگی کے فرائض سے ناآشنا تھا تنہا تھا۔
- کسی کے خلق پر اعتماد نہ کرو تاوقتیکہ تو اُسے غصہ کی حالت میں نہ دیکھ لے۔
- بیکار انسان کی دُعا بھی بیکار ہوتی ہے۔
- عاقل وہ ہے جو اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے۔
- بدخُو اپنوں کو بھی بیگانہ بنا لیتا ہے۔
- مقدمات کا جلد تصفیہ کرو تاکہ سائل پریشان ہو کر اپنے حق ہی سے دست بردار نہ ہو جائے۔
- بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپا غنیمت جانو۔
- ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنا ہے۔
- تم جس سے نفرت کرتے ہو اس سے ڈرتے بھی رہو۔

Marfat.com

حضرت عُثمانِ غنی

○ وہ شخص آپ سے کیوں کر پیار کر سکتا ہے جس سے آپ پیار نہیں کرتے۔

○ گناہ ہر حصّہ عُمر میں بُرا ہے لیکن بڑھاپے میں بدتر ہے۔

○ جس گناہ کے بعد ندامت نہ ہو اندیشہ ہے کہ وہ رُوح کو بھی پاش پاش کر دیگا۔

○ جو دوسروں پر رحم نہیں کھاتا وہ خود بھی رحم کے قابل نہیں۔

○ مُعاف کر دینے سے بڑا کوئی انتقام نہیں۔

○ جو شخص خود کو ہمیشہ محتاج ظاہر کرتا ہے وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔

○ ضرورت سے زیادہ خاطر تواضع اَدنیٰ پن اور کم تری کی دلیل ہے۔

○ لوگ تمہارے عیبوں کے جاسوس ہیں۔

○ جب زبان اصلاح پذیر ہو جاتی ہے تو قلب بھی صالح ہو جاتا ہے۔

حضرت علیؓ۔

○ جس دشمن پر ہمیں شک نہیں ہوتا وہ سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

○ تنہائی میں کیا گیا گناہ اتنا بُرا نہیں جتنا اُس کا چرچا اور اظہار بُرا ہوتا ہے۔

Marfat.com

○ کتنا نادان ہے وہ شخص جو اپنی خوبیوں پر نازاں ہے لیکن اپنے عیوب پر آنکھیں بند کیے ہوئے ہے۔

○ غریب وہ ہے جس کا کوئی ہمدرد دوست نہ ہو۔

○ شریف کی پہچان یہ ہے کہ وہ شرافت کا جواب شرافت سے دیتا ہے۔ اور کمینے اور کم ظرف کا یہ کہ وہ نرمی کا جواب سختی سے دیتا ہے۔

○ بُرے انسانوں کی ہم نشینی سے تنہائی بدرجہا بہتر ہے۔

○ تلوار صرف جنگ میں کام دیتی ہے لیکن عقل ہر وقت اور ہر جگہ کام دیتی ہے۔

○ موت سے بڑھ کر کوئی سچی اور اُمید سے بڑھ کر کوئی جھوٹی چیز نہیں۔

○ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

○ بے موقع حیا بھی باعثِ نقصان ہوتی ہے۔

○ زمانہ میں پل پل کے اندر انقلابات پوشیدہ ہیں۔

○ عقلمند اپنے آپ کو پست ظاہر کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے

Marfat.com

آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔ ذلت اٹھاتا ہے

○ آدمی کی قابلیت اسکی زبان کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہے۔

○ مصیبت میں گھبرانا مصیبت کو بڑھاتا ہے۔

○ جلدی سے معاف کرنا انتہائی شرافت اور انتقام میں جلدی انتہائی حماقت ہے۔

○ جب تک کوئی بات تیرے منہ میں بند ہے تب تک تو اس کا مالک ہے لیکن زبان سے نکلی پھر واپس نہیں آئے گی۔

○ آدمی کی عقل اس کے کلام کی خوبی سے اور شرافت اس کے عمل کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

○ جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

○ انسان کا خلق اچھا ہو جاتا ہے تو کلام لطیف ہو جاتا ہے۔

○ ہر شخص سے اس کی عقل اور فہم کے مطابق کلام کرو۔

○ عقلمند بیٹا باپ کے غصہ سے زیادہ اس کی طویل خاموشی سے ڈرتا ہے۔

○ جہاد کا لفظ جب سے وضع ہوا ہے تب سے حق اور سچ نے ہار نہیں مانی۔

Marfat.com

حضرت ادریس علیہ السلام۔

- نیکی خوش خلقی کا دوسرا نام ہے۔
- جو شخص زندگی کی مناسب ضروریات سے زیادہ کا طالب ہو کبھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔

حضرت موسےٰ علیہ السلام

- دُنیا کی سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔
- اپنے پڑوسی کی بیوی، غلام، لونڈی اور مال کا لالچ نہ کر۔

حضرت داؤد علیہ السلام

- اگر عزت چاہتے ہو تو دوسروں کی عزت کرو۔
- خاموشی عزت کا تاج پہناتی ہے۔
- جو شخص علم رکھتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا وہ اس بیمار کی مانند ہے جس کے پاس دوا ہے لیکن وہ استعمال نہیں کرتا۔
- دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔
- قانع صرف اپنی ضرورتوں کو ہی محدود نہیں کرتا بلکہ اللہ کو بھی خوش کرتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سلیمان علیہ السّلام

- خوش مزاج شخص افسردہ اور غم زدہ انسانوں کے لئے دولت ہے۔
- جاہل اپنے دل کے تاثرات ظاہر کر دیتا ہے لیکن عاقل ایسا نہیں کرتا۔
- اپنی علالت اور مصیبت کا گلہ مت کر کیونکہ اللہ جس سے خوش ہو اُسے تنبیہہ کرتا ہے۔
- کسی انسان سے بے وجہ جھگڑا مت کر کہ اُس نے تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔
- اے کاہل چیونٹی سے سبق سیکھ کہ وہ مصیبت کے وقت کیلئے خوراک جمع کرتی ہے۔
- بُرے منصوبے باندھنے اور بھائیوں کے مابین دشمنی پیدا کرنے والا انسانیت کا دشمن ہے۔
- نرم جواب غُصّہ ختم کرتا لیکن کرخت بات غضب ڈھاتی ہے۔

حضرت عیسےٰ علیہ السّلام

- تو اگر نیک ہے اور لوگ تجھے بُرا کہیں یہ اچھا ہے کہ تو بُرا ہو اور لوگ تجھے نیک سمجھیں۔
- انتقام لینے والا صرف ایک دفعہ خوش ہوتا ہے لیکن مُعاف کرنیوالا ہمیشہ خوش رہتا ہے
- مُخلص دوست قُدرت کا ایک انمول عطیّہ ہے۔
- نیک اور شریف وہ ہے جس کے ہاتھوں لوگوں کی جان و مال اور عزّت محفوظ ہو۔

Marfat.com

- آسمانی کتاب کے ایک نقطہ کی کمی بیشی سے آسمان اور زمین کا ٹل جانا آسان ہے۔
- گناہ پر شرمسار اور پریشان ہونا برسوں کی عبادات سے بہتر ہے۔
- مُبارک ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی ذات کی نفی کر دی۔
- میں مُردہ کو زندہ کرنے سے عاجز نہیں ہوا لیکن جاہل اور احمق کی اصلاح سے عاجز ہُوا۔
- اگر کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال بھی اُس کی طرف پھیر دے۔
- دُنیا کے مال کا طلبگار مت بن ہو سکتا ہے کہ اِسی وقت تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائے۔
- جب تُو دائیں ہاتھ سے خیرات کرے تو تیرے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

حضرت لُقمانؒ۔

- عقلمند تمام انڈے ایک ہی ٹوکری میں نہیں ڈالتا۔
- اگر تم چاہتے ہو کہ نقصان سے بچو تو کم از کم تین دُوکانوں سے نرخ معلوم کرو۔
- بدگمانی کو اپنا شعار نہ بناؤ ورنہ تجھے دُنیا میں کوئی دوست نہ مِل سکے گا۔
- اپنا کام کسی دانا کے سپرد کر۔ اگر نہ ملے تو خود کر ورنہ ترک کر دے۔

Marfat.com

○ بغیر علم اور تجربہ کسی بھی کام کا انجام اچھا نہیں۔

○ جو شخص تیری التجائیہ نگاہ کو نہیں سمجھ سکا اس کے سامنے زبان کو شرمندہ نہ کر۔

○ مصائب سے مت گھبرا کیونکہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ

○ وعدہ کرنے میں جلدی نہ کرو مگر اس کے ایفا کرنے میں جلدی کرو۔

○ دُنیا انسان کے لئے آخرت کی کھیتی ہے۔

○ مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا فضول خرچی نہیں۔

○ سچائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اُس سے فائدہ اُٹھاؤ یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے۔

حضرت امام حسنؓ

○ جو شخص اپنی گفتگو میں شرافت پیش کرتا ہے اُسکے اعمال میں بھی شرافت آجاتی ہے۔

○ کسی کو عام لوگوں کے سامنے نصیحت کی جائے تو وہ اُسے اپنی توہین سمجھے گا۔

حضرت امام حسینؓ

○ دشمن کے حسنِ سلوک پر بھی بھروسہ نہ کرو ورنہ خطا کھاؤ گے۔

○ سب سے بڑی سخاوت یہ ہے کہ حقدار کو اس کا پورا حق دیا جائے۔

○ جتنی نیکی اور جرأت ایمانی آپ اختیار کریں گے دُنیا اتنا ہی آپ کے سامنے جھکے گی۔

Marfat.com

○ اُس چیز کی خواہش نہ کر جسے تم سمجھ نہیں سکتے اور نہ ہی تم پا سکتے ہو۔

○ جس کام کی انجام دہی تمہارے لئے ناممکن ہے اُس کی ذمہ داری قبول نہ کرو۔

حضرت ابوذر غفاریؓ

○ تجربہ ہی سب سے اچھا اُستاد ہے۔

○ مُبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس الفاظ ہیں لیکن نصیحت کے لئے اعمال موجود ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ

○ کسی کو کسی پیشے کا شوق اور دُھن ہو تو وہ بغیر اُستاد کے بھی سیکھ لیتا ہے۔

○ بہادر وہ ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جسے دیر سے غُصّہ آتے اور اسے جلد بھول جائے۔

○ مُسلمان بھائی کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔

حضرت سلمان فارسیؓ

○ انجام کی خرابی ابتداء کی بُرائی سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ابتداء کو اچھا بنا۔

○ ہر اچھا کام پہلے ناممکن ہوتا ہے لیکن شروع کیا جائے تو آسان ہو جاتا ہے۔

○ ساری دُنیا کے درختوں کے قلم بن جائیں اور سمندر کا پانی سیاہی ہو جائے تب بھی انسان خُدا کی نعمتوں اور حکمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

حضرت امام جعفر صادقؒ

○ جہاد بالسیف سے جہاد بالمال بہتر ہے۔

○ انسان کے پاس ایک ایسی قوت بھی ہے جو مستقبل میں جھانک لیتی ہے۔

○ ظالم ترین ہیں وہ لوگ جو انسانی کتب اور علماء کی تحریروں کو توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں۔

○ قبولِ دعا کے لئے بے چارگی اور ٹوٹا دل ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ خلوص کی آہ اور بے تاب دھڑکن پسند کرتا ہے۔

○ بُرا نہ ہونا بھی بذاتِ خود ایک نیکی ہے۔

امام غزالیؒ

○ کسی کی عقل و فراست کا امتحان چاہو تو اپنے کچھ غور طلب مسائل اُس کے سامنے پیش کر دو تو تمہیں اس کی عقل و دانش معلوم ہو جائے گی۔

○ تکلّف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔

○ جو مہمان خود آ جائے اُس کے لئے تکلّف نہ کر اور جس کو تو دعوت دے اس کی زیادہ تواضع کر۔

○ جس شخص کی قرض لے کر دینے کی نیت نہ ہو وہ چور ہے۔

○ مہمان کے سامنے تھوڑا کھانا رکھنا بے مروّتی اور حد سے زیادہ رکھنا تکبّر ہے۔

Marfat.com

○ میزبان کو انتظار کی زحمت میں نہ ڈالو اور مجلس میں بیٹھو تو قریب کے انسان کی مزاج پرسی کرو۔

غوثِ اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

○ اگر لوگ کسی مذہب کے پیروکار ہونے کے باوجود اتنے ظالم ہیں تو اگر مذہب نہ ہوتا تو کیا کرتے۔

○ عقل اور عشق ایک دوسرے کی ضد ہیں چنانچہ علماء اہلِ عقل اور درویش اہلِ عشق ہیں۔

○ دُکھ درد کفّارہ گناہ ہے چنانچہ اللہ جسے ہدایت دینا چاہتا ہے اُسے بیماری یا تکلیف دیتا ہے۔

○ شکستہ قبروں پر غور کر کہ کیسے کیسے شہنشاہوں کی مٹی خراب ہو رہی ہے۔

○ گمنامی پسند کر کہ اس میں ناموری کی نسبت بڑا امن ہے۔

○ صالح کی زیارت ہی اس کی حالت کی اطلاع دے دیتی ہے۔

○ مکانوں کے بنانے میں عمر ختم کر رہا ہے جبکہ اُس میں بسیں گے دوسرے لیکن اُنکے اعمال کا حساب تُو دے گا۔

○ تیری غفلت کی علامت اہلِ غفلت کے پاس بیٹھنا ہے۔

○ جو شخص اپنے نفس کا معلم نہیں وہ دوسروں کا کس طرح ہوگا۔

Marfat.com

- تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے ہم نشین ہیں۔
- تیرا کلام بتا دے گا کہ تیرے دِل میں کیا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ

- جس کو علم نے گناہوں اور خواہشات سے باز نہیں رکھا اُس سے زیادہ زیاں کار کون ہو گا۔
- وہ انسان سخت غلطی پر ہے جو توبہ کی اُمید پر گناہ کرتا رہتا ہے۔
- بدگمانی سے بچو کہ یہ گناہ کا دوسرا نام ہے۔
- بیکار ہے وہ کام جو انجام تک نہ پہنچایا جائے۔
- انسان جو حالت اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اُسی میں رہتا ہے۔
- جس عہدہ اور منصب کی تم میں اہلیت نہیں اُسے ہرگز قبول نہ کرو۔
- اپنے ورثاء کے لئے مکان اور جائیداد دینا اُن کے لئے گناہ اور نفاق کا سامان پیدا کرنا ہے۔
- جو شخص علم کا شوق اور مزاج نہیں رکھتا اُس کے سامنے علم کی بات کرنا اُسے دُکھ پہنچانا ہے۔

Marfat.com

حضرت امام شافعیؒ۔

- دولت کے بھوکے کو حقیقی راحت کبھی نصیب نہیں ہوتی۔
- جس طرح تو اپنی برائی سننے کو پسند نہیں کرتا اُسی طرح اپنی تعریف سننے سے بھی بچ۔
- اللہ تعالیٰ جب کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اُس پر حسنِ عمل اور عقل و دانش کا دروازہ کھول دیتا ہے۔
- جب کام زیادہ ہوں تو سب سے پہلے ضروری کام کر۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ۔

- گناہ پر بہتے آنسو دوزخ کی بھڑکتی آگ کو سرد کر دیتے ہیں۔
- اولاد کی حتی المقدور تربیت مقبول عبادت سے بہتر ہے۔
- والدین کے چہرہ کو محبت سے دیکھنا بھی خدا کو خوش کرتا ہے۔
- قوم تب ترقی کرتی ہے جب عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش آگے بڑھیں۔

داتا گنج بخشؒ۔

- کسی بخیل کو دوست نہ بناؤ کہ وہ تم سے وسعتِ قلب اور استغنا چھین لے گا۔
- بہتر دوست وہ ہے جو آپ کو آپ کی خامیوں سے آگاہ کرے۔
- علوم بہت ہیں لیکن انسانی عمر تھوڑی ہے۔ لہٰذا علم اُس حد تک ضروری ہے

Marfat.com

جس سے دُنیا اور آخرت سنور جائے ۔

○ بے دین کو ہوا پر بھی چلتا دیکھو تو اُس پر یقین نہ کرو ۔

○ بعض لوگ غسل سے بھی پاک ہو جاتے ہیں اور بعض خانہ کعبہ سے بھی آتے ہیں تو پاک نہیں ہوتے ۔

○ اُس عالم کی ملاقات لاحاصل ہے جس کی گردن موٹی، جسم فربہ اور لباس اور خوراک امیرانہ ہو ۔

○ جو اچھے کو اچھا نہیں سمجھتا تو وہ بُرے کو بھی بُرا نہیں سمجھتا ۔

حضرت فریدالدین گنج شکرؒ

○ درویشی پردہ پوشی کا نام ہے ۔

○ احسان ہر جگہ بہتر ہے لیکن ہمسایہ کے ساتھ بہترین ہے ۔

○ ہم خُدا کو نہ آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں نہ کشف سے۔ اس کا واحد ذریعہ الہام ہے ۔

○ متکبّروں کے ساتھ تکبّر کرنا صدقہ ہے ۔

حضرت مجدّد الف ثانیؒ

○ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ دِل آزاری ہے ۔

○ اچھے لوگ گناہ سے صرف اس لئے ہی دُور نہیں رہتے کہ اُنہیں مذہب اور اخلاق منع کرتے ہیں ۔

Marfat.com

بلکہ اس لئے کہ گناہ سے کئی نقصان بھی پہنچتے ہیں۔

○ جس انسان کا خلق اچھا ہو تو اس کا کلام لطیف ہو جاتا ہے۔

○ ولی میں تین خصلتیں نمایاں ہوتی ہیں پہلی یہ کہ وہ دریا کی طرح سخی ہوتا۔ دوسرے سورج کی طرح شفیق اور تیسرے یہ کہ زمین کی طرح متواضع ہوتا ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ۔

○ کچھ بھی ہو اُمید مایوسی سے بہتر ہے۔

○ جس نے ایک بار آپ کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی اُس پر بھروسہ نہ کریں۔

○ جس لڑکی کو بطور بیٹی اپنے فرائضِ منصبی کا احساس نہ ہو وہ بیوی کی حیثیت میں خاوند کو بھی خوش نہ کر سکے گی۔

○ جو بیوی اپنے خاوند کو محض مہمل اور بے معنی سمجھتی ہے وہ خود بھی ایک ادھوری کہانی ہے۔

○ بیٹا اُس وقت تک بیٹا ہے جب تک اُس کی شادی نہ ہو جائے لیکن بیٹی تاحیات بیٹی رہتی ہے۔

بایزید بسطامیؒ

○ خدا ترس انسان کی زندگی اس امر کی دلیل ہے کہ خدا انسان سے مایوس نہیں ہوا۔

○ اگر آپ بیس برس میں طاقتور اور چالیس برس میں عقلمند نہیں بنے تو آپ کبھی طاقتور اور

Marfat.com

عقلمند نہیں بن سکتے۔

حضرت حسن بصریؒ۔

○ سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ دِل مُردہ ہو جائے۔

○ قانونِ قدرت سے سرکشی کرنے والا انتقام قدرت سے نہیں بچ سکتا۔

○ بعض لوگوں کی قدر میرے دِل میں اس لئے کم ہو جاتی ہے جب وہ کسی تقریب یا محفل میں کھانا کھاتے وقت حریص اور لالچی ثابت ہوتے ہیں۔

مشاہیرِ عالم کے اقوالِ زرّیں

شیخ سعدیؒ،

○ حریص ساری دُنیا لے کر بھی مطمئن نہیں جبکہ قانع ایک وقت کے کھانے پر بھی آسودہ خاطر رہتا ہے۔

○ اگر تو کسی محتاج کی حاجت روائی کرتا ہے تو تیرا یہ عمل حج بیت اللہ سے بہتر ہے۔

○ امیروں کا یہ خیال کہ غریب بے غم ہوتے ہیں۔ اِتنا ہی غلط ہے جتنا غریبوں کا یہ خیال کرنا کہ امیر لوگ خُوش و خرم ہوتے ہیں۔

Marfat.com

- جو اپنوں کا نہیں بنتا وہ دوسروں کا کیسے بنے گا۔
- انسان کا کردار اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی شے سے خوش ہوتا ہے۔
- عقلمند اُس وقت تک بات شروع نہیں کرتا جب تک متکلم اپنی بات ختم نہ کر لے۔
- مَیں نے تنہائی میں عافیت اور خاموشی میں عزّت اور سلامتی پائی۔
- مطالعہ انسان کے غم، فکر اور اُس کی اُداسی کا بہترین علاج ہے۔
- لازمی بات کرتے وقت خاموش رہنا اور خاموش رہنے کے وقت بولنا بیوقوفی ہے۔
- جس کا سوچنا محض عادت بن چکی ہو وہ عملی زندگی کا آغاز نہیں کر سکتا۔
- اچھا لباس اچھی گفتگو شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
- حاسد کے سامنے اپنی خوشحالی، دوست کے سامنے اپنے گناہ اور بیوی کے سامنے غیر عورت کا ذکر نہ کر۔

فردوسیؒ

- عقلمند انسان جاہلوں کی مجلس میں مضحکہ خیز اور عجیب سا نظر آتا ہے۔
- نسل و نسب کا فیصلہ زبانی کلامی نہیں بلکہ زبان اور اخلاق سے ہوتا ہے۔
- اکثر مصائب جو امیروں کو درپیش ہوتے ہیں غریب اُن سے محفوظ رہتے ہیں۔
- تیرا جو بھی مذہب ہے اُس میں نیکی اور شرافت کو مقدّم سمجھ۔

Marfat.com

مولانا رومیؒ۔

- کچھ نہ کچھ عیب سب میں ہوتے ہیں لیکن عقلمند اپنے عیب پر افسوس کرتا ہے
- اور بیوقوف محسوس نہیں کرتا۔
- اگر زاہدوں اور علماء کے غرور اور تکبر کو تولا جائے تو وہ امیروں اور حکمرانوں سے زیادہ نکلے گا۔
- نگاہ اُس وقت تک ہی پاک ہے جب تک کسی طرف اٹھائی نہ جائے۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ دن کی طرح روشن ہو جائے تو اپنی ہستی کو اہلِ دُنیا کے سامنے جلا ڈال۔
- شمع بننے کے دعوے سے پروانہ بن جانا زیادہ باعثِ افتخار ہے۔

حافظ شیرازیؒ۔

- مختصر کلامی گفتگو کی رُوح ہے۔ لیکن اتنی بھی مختصر نہ ہو کہ گفتگو کا مفہوم ہی ختم ہو جائے۔
- تحفہ پیش کرنے کا انداز تحفہ سے زیادہ دلکش اور خوبصورت ہونا چاہیئے۔
- جو شخص مصیبت میں صبر نہیں کرتا اُس کی مصیبت بڑھ جاتی ہے اور جو صبر کرتا ہے اُس کی ٹل جاتی ہے۔
- مہمان کو کھانا دینے، میت کو دفنانے، جوان لڑکی کی شادی اور توبہ کرنے میں جلدی کرو۔

Marfat.com

- تلوار کا زخم مٹ سکتا ہے لیکن بات کا زخم نہیں مٹتا۔
- جو مہربانی اور اچھائی کرنے والے کو کمتر سمجھتا ہے اُس سے بڑھ کر کوئی کمتر نہیں۔
- زمانہ کتابوں سے بہتر معلّم ہے۔

خلیفہ ماموں رشیدؒ۔

- ایک انسان کی بیوقوفی یا غفلت دوسرے انسان کے لئے خوش قسمتی بن جاتی ہے۔
- جو بیٹا اپنے والدین کا فرمانبردار ہو گا تو اس کی اولاد بھی اُس کے لئے باعثِ رحمت ہو گی۔
- بُرے اور کمینے کی بات کے جواب میں خاموشی اختیار کرو۔
- مال جمع کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا اس کا مناسب اور بہتر خرچ کرنا مشکل کام ہے۔

وارث شاہؒ۔

- عورت، فقیر، تلوار اور گھوڑا یہ چاروں کسی کے دوست نہیں۔
- میزبان کا مسکراتا چہرہ اس کے معمولی کھانے کو نعمت بنا دیتا ہے۔
- خوش خلق جنّت میں اعلیٰ مقام پائے گا اگرچہ وہ زیادہ عابد نہ رہا ہو گا۔
- ہر صوفی عالم ہوتا ہے لیکن ہر عالم صوفی نہیں ہوتا۔
- ادب کی انتہا یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے سامنے بھی اپنا ناک صاف نہ کرے۔

Marfat.com

- خوداعتمادی، خودشناسائی اور خودضبطی کامیابی کا راز ہیں۔
- کسی کا نام بگاڑ کر مت پکارو۔
- علم اللہ دین کا چراغ ہے۔

قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ

- یقینِ محکم، اتحاد اور تنظیم کامیابی کے چار ستون ہیں۔
- لوگ آپس میں اس لئے جھگڑتے ہیں کہ وہ یا تو حق اور انصاف کو اپنے درمیان نہیں پاتے یا یہ کہ ان کے پاس صحیح دلائل نہیں ہوتے۔
- بعض لوگوں کا اپنی ترقی کے لئے سوچنا ایک بیکار سا کام ہے۔
- بعض لوگ اس لئے کامیاب ہو جاتے ہیں کہ انہیں برباد ہونے والے مواقع ہی نہیں ملتے۔
- اصل نیکی وہ ہے جو خلوص کے تحت کی جاتی اور اس میں شہرت اور ناموری کا شائبہ نہ ہو۔
- ہمیشہ کی نیک نامی کے کام کے لئے زندگی قربان کرنا بنیادی نیکی ہے۔
- ایک دوسرے پر اعتماد ہی ایک دوسرے سے تعاون بڑھاتا ہے۔
- میں آپ کو مصروفِ عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں یعنی کام، کام اور صرف کام۔
- میرے بعد ایسے بھی حکمران آئیں گے جو ملک اور قوم کو لوٹ کھائیں گے لیکن پھر بھی بچ کے رہیں گے۔

Marfat.com

- جب تک مچھلی نظر نہ پڑے بگلا بھگت ہے۔
- انسان اپنے معاملات سے پہچانا جاتا ہے۔
- نالائق بیٹا چھوٹی انگلی ہے جسے کاٹا جائے تو درد ہو اگر رکھا جائے تو عیب دار ہو۔
- تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محتاج انسان ہے۔
- ملک میں ایسے سیاستدان زیادہ ہوں گے جن کی سیاست اور حکمتِ عملی محض دولت سمیٹنا ہو گی۔

حضرت شیخ علامہ اقبالؒ۔

- صاحبِ امر وہی ہے جو زمانہ کے سمندر کا غواص ہو۔
- مومن ریشم کی طرح نرم اور فولاد کی طرح سخت ہوتا ہے۔
- مجھے اُن جوانوں سے محبت ہے جو ستاروں پر کمندیں ڈالتے ہیں۔
- مصیبت میں آرام کرنا مصیبت کو اور غربت میں آرام غربت کو بڑھا دیگا۔
- انسان کے لئے اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ دنیا میں راحت صرف نیکی اور شرافت سے ملتی ہے۔
- فضول اُمید پر وقت ضائع کرنا بیوقوفی ہے۔
- جو شخص آپ کی چاپلوسی کرتا ہے وہ آپ کو بیوقوف سمجھتا ہے۔

Marfat.com

- اگر بیوقوف بازار نہ جائیں تو بُری اور نکمّی چیزیں کون خریدے گا۔
- تقویٰ یہ ہے کہ روزِ محشر کوئی تمہارا گریبان نہ پکڑے اور نیکی یہ ہے کہ تم کسی کا دامن نہ پکڑو۔
- شرافت یہی ہے کہ جیسا تو خود کو ظاہر کرتا ہے ویسا ہی ہو جائے۔
- خاموشی سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ نفع بخش عادت ہے۔
- اپنا غم دشمن سے نہ کہہ کہ وہ خوش ہو گا۔
- جھوٹا انسان قسمیں کھاتا ہے کہ اُس کے پاس کوئی دلیل یا ثبوت نہیں ہوتا۔
- سچا دوست ملنا مشکل ہے تاہم تیرے دل کی بات تو سننے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔
- عمر کے کسی بھی حصّہ میں عورت کو اُس کی اپنی مرضی پر نہیں چھوڑنا چاہیئے۔
- کئی لائق انسانوں کے مرنے سے ملک و قوم کو اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا نالائق اور نااہل کے حکمران بننے سے ہوتا ہے۔

امیر خسروؒ۔

- سادہ لوح اور بھولا بھالا انسان نہ ہی رشک اور نہ ہی حسد کرتا ہے۔
- انسانی خدمت ہی دراصل حیاتِ ابدی ہے، یہ چاہے عمل سے ہو یا قلم سے۔
- مجھے تنہائی سے بہتر کوئی غمخوار ساتھی نہیں ملا۔

Marfat.com

- تکبر کرنا امیروں کا بد اور غریبوں کا بدتر ہے۔
- غصّہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہوتا اور ندامت پر ختم ہو جاتا ہے۔
- کاش کہ انسان حیوان سے بُرد باری، صبر اور محنت کشی سیکھتا۔
- میں اچھی کتابوں کو دنیا جہاں کے تاج و تخت پر ترجیح دیتا ہوں۔
- کفائیت شعاری غریب کی ٹکسال ہے۔
- کلام میں نرمی اختیار کر کیونکہ الفاظ کی نسبت لہجے کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔
- مُسکراہٹ نہ صرف تعارف کا پہلا زینہ ہے بلکہ بسا اوقات بڑی مشکل کو آسان بنا دیتی ہے

مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ۔

- حکومت کو جاننا چاہیئے کہ صنعتی تبدیلیاں سماجی تبدیلیاں لاتی ہیں اور سماجی تبدیلیاں
- سیاسی تبدیلیوں کا سبب بنتی ہیں۔
- میں مُلک کا صدر بننے سے بہتر یہ پسند کرتا ہوں کہ لوگ مجھے بے لوث اور سچا کہیں۔
- قربانیوں سے گھبرانا اور قلعوں کے پیچھے چھپنا بُزدلی ہے۔
- اسلام دولت کی مساویانہ تقسیم کا قائل نہیں بلکہ منصفانہ تقسیم کا قائل ہے۔
- دراصل انجام کا فرق آغاز ہی کے فرق کا نتیجہ ہے۔
- کامل انسان جانِ عالم اور اس کی موت فنا عالم ہے۔

Marfat.com

- موت تکلیف دہ ہے لیکن اتنی نہیں جتنی کہ زندگی ۔
- بادشاہوں کو وہی شخص نصیحت کر سکتا ہے جس کو نہ سر کا خوف اور نہ ہی زر کی تمنا ہو۔
- خاموشی اظہارِ نفرت کا بہترین طریقہ ہے ۔
- جب نیکی تمہیں خوش کرے اور برائی غمزدہ کر دے تو تم اچھے ہو۔

ابوالکلام آزادؒ

- مَیں روزِ محشر دُنیا کے اُن فاتح شہنشاہوں کا گریبان پکڑوں گا اور پوچھوں گا کہ تم نے غریب ممالک کے لاکھوں اُن انسانوں کو غلام کیوں بنائے رکھا تھا جن کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا ۔
- مجھے محنت کی عظمت پر اس لئے یقین ہے کہ اس سے انسان نہ صرف بڑھاپا کے کئی مصائب سے محفوظ رہتا ہے بلکہ اس سے وضعداری اور انا بھی پائمال نہیں ہوتی۔
- مال و دولت میں سب سے بڑی قباحت اور برائی یہ ہے کہ انسان کے بڑھاپے میں اُس کے عزیز و اقارب اس کی موت کی انتظار میں لگ جاتے ہیں ۔
- کوئی پیشہ انسان کو ذلیل نہیں کرتا لیکن انسان اپنے کردار سے پیشہ کو ذلیل کرتا ہے ۔
- تین چیزیں زندگی میں صرف ایک بار ملتی ہیں، جوانی ، والدین اور مخلص دوست ۔

Marfat.com

- میں اپنی رفیقۂ حیات کی موت کے بعد خود کو جنگل کے اُس درخت کی مانند سمجھنے لگا جو اپنے ماحول کے سانچے میں خود بخود ڈھل جاتا ہے۔
- جن کو والدین ادب نہیں سکھاتے اُس کو زمانہ ادب کرنا سکھاتا ہے۔
- وقت ضائع کرتے وقت یاد رکھنا چاہیئے کہ وقت بھی آپ کو ضائع کر رہا ہے۔
- جو شخص کسی آسودہ حال سے حسد کرتا ہے وہ قسام رِزق کی حکمت کا مُنکر ہے۔

خلیل جبران

- آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کن لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں میں آپ کو بتا دوں گا کہ آپ کیسے ہیں؟
- کامیاب سیاستدان وہ ہوتا ہے جو محض باتوں باتوں میں عوام کے تمام مسائل حل کر دے۔
- سچائی دُنیا سے اس حد تک ختم ہو رہی ہے کہ آنے والے وقتوں میں سچ بہت بڑا مذاق سمجھا جائے گا۔
- کامیابی کا زینہ بہت سی ناکامیوں سے بنتا ہے۔
- ادھورے اور غیر مکمل کام سے بچنے کا یہ طریقہ ہے کہ ایک وقت میں ایک ہی کام کیا جائے۔
- کاہلی اور آرام طلبی میں مایوسی ہی مایوسی ہے۔
- لباس بدوضع ہوگا تو حلیہ خراب لگے گا۔ اور حلیہ خراب ہوگا تو ذہانت بھی ماند پڑ جائیگی۔

Marfat.com

- اگر لگن ہو تو ذرائع مل جاتے ہیں۔ اگر نہ ملیں تو ذہین انسان خود پیدا کرتا ہے۔
- عورتوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ خاوند کی جتنی فرمانبردار ہوں گی۔ اتنی ہی زیادہ حکمران ہوں گی۔
- مصیبت اور تکلیف کا پیشگی اندازہ نہ کریں اور نہ ہی اُس بات کا جو شائد کبھی بھی ظہور پذیر نہ ہو۔

علّامہ عنایت اللہ مشرقیؒ

- کمزور انسان موقعہ کی تلاش میں رہتا ہے۔ جبکہ باہمت اور زیرک خود موقعہ پیدا کرتا ہے۔
- قوم کے ہر فرد میں ہمّت، ولولہ اور حوصلہ بھر دو تو زوال پذیر قوم بھی زندہ ہو سکتی ہے۔
- ترّقی کا راز لگاتار عمل اور تکرارِ عمل میں پوشیدہ ہے۔
- عقلمند ہمیشہ اپنی ناکامیوں اور غلطیوں کے اسباب کو دیکھتا ہے۔
- ناکامی جُرم نہیں۔ پست ہمّتی اور نااُمیدی جُرم ہے۔
- وہی قومیں غُلامی کی زنجیروں میں جکڑی جاتی ہیں جو واقعی غُلامی کی مُستحق ہوں۔
- مَیں اپنے بارے میں یہی جانتا ہوں کہ میں کچھ نہیں جانتا۔
- مرد اتنا ہی بوڑھا ہوتا ہے جتنا وہ خود کو محسوس کرتا ہے۔
- عادت کی روک تھام نہ کی جائے تو یہ بہت جلد ضرورت بن جاتی ہے۔

Marfat.com

○ ایک ایسی ناکامی جو انسان میں عاجزی پیدا کر دے اس کارنامہ سے بہتر ہے جو غرور پیدا کرے۔

بابائے اردو ڈاکٹر عبد الحق ؒ

○ جو انسان غربت کے عادی ہوں ان کی زندگی اتنی ہی خوشگوار ہوتی ہے جتنی امیروں کی۔

○ فلاسفر قسم کے انسانوں کے خیالات بالکل بے مقصد اور بے معنی ہوتے ہیں۔ چنانچہ آج تک کوئی فلاسفر ایسا نہیں ہوا جو خوش اور مطمئن ہو۔

○ تحریر ایک خاموش زبان ہے جو دل سے نکل کر ماحول پر اثر انداز ہوتی ہے۔

○ بے عمل اپنے حسب نسب کے زعم میں رہتا ہے جبکہ باعمل جہانِ نو کی تخلیق کر کے نام اور مقام پاتا ہے۔

○ مجھے آزادی کے اس رہنما پر رشک آتا ہے جو نہ زر رکھتا ہے اور نہ ہی زمین۔

○ جو شخص تیری اس چیز کی تعریف کرتا ہے جو درحقیقت تجھ میں نہیں تو وہ تیری اس برائی سے بھی تجھ کو منسوب کرے گا جو تجھ میں نہیں۔

○ اللہ تعالیٰ کی رحمت منظور ہے تو اپنے ماں باپ کو خوش رکھ۔

○ حد سے زیادہ شہرت بھی عذاب ہے اور اس کا قائم دائم رکھنا اس سے بھی زیادہ عذاب۔

○ شکر گزاری مہذب لوگوں کا شیوہ ہے جبکہ کم درجہ کے لوگ اسکی اہمیت سے بے خبر ہیں۔

Marfat.com

○ ضرورت کسی کام کو نہیں مانتی۔

○ حالات سے سمجھوتے نے ہی انسان کو اس کے حقوق سے محروم کیا ہے۔

○ خطرہ مول لئے بغیر خطرہ پر قابو نہیں پایا جا سکتا۔

چوہدری افضل حق۔

○ معاشرہ میں عالم اور فاضل تو اکثر ہوتے ہیں لیکن آپ خلیق اور با مروت کم پائیں گے۔

○ دوسروں کے معاملات میں بااجازت اور بلا ضرورت دخل دینا غلطی ہے۔

○ دوسروں کو اپنی مرضی اور مزاج کے مطابق چلانے یا ہر وقت کی چیخ چیخ سے آپ ہر دلعزیزی کھو دیں گے۔

○ اگر آپ اپنی دختر نیک دل یا ہمشیرہ کی اصلاح کر کے اُسے تعلیم یافتہ بنائیں گے۔ تو ایک اچھے کُنبہ کی سنگ بنیاد رکھیں گے۔

○ انقلاب لایا نہیں جاتا یہ خود آتا ہے۔

○ بے عزتی کا بدلہ لینے سے بہتر ہے کہ بے عزت ہونے والا کام ہی نہ کرو۔

○ عاقل اور دانا شخص کے دماغ میں بھی بیوقوفی کا ایک گوشہ ضرور ہوتا ہے۔

○ آدمی کے کردار کا جتنا صحیح اندازہ اُس کی آواز سے لگایا جا سکتا ہے کسی اور چیز سے نہیں لگا جا سکتا۔

Marfat.com

- آغاز کا خیال رکھو۔ انجام خود بخود بہتر ہو جائے گا۔
- زیادہ بولنے والے کی بہت کم باتیں لوگوں کو یاد رہتی ہیں۔

ذوالفقار علی بھٹو

- گزرے زمانہ کے جانباز یہ نہ پوچھا کرتے تھے کہ دشمن کتنے ہیں بلکہ صرف یہ کہ وہ کہاں ہیں۔
- سب سے بدترین خیانت اور غبن ملک و قوم سے بددیانتی ہے۔
- نظریاتی اختلافات کو تلخی اور دشمنی میں نہیں ڈھالنا چاہیئے۔
- مشرقی ممالک میں وہی جمہوریت کامیاب ہو سکتی ہے جسے عوام سمجھیں محسوس کریں اور عمل کریں۔
- ہماری پُرخلوص محنت آئندہ نسلوں کی پُروقار زندگی کا پیش خیمہ ہو گی۔
- کسی ملک کی خارجہ پالیسی اس کی داخلی پالیسی پر اثر انداز ہوتی ہے۔
- قوت کا سرچشمہ عوام ہیں۔
- کیا یہ قدرت کا قانون ہے کہ افریقہ اور ایشیا کے لوگ بھوکے اور پسماندہ رہیں ہرگز نہیں۔ ہم انشاء اللہ غربت، جہالت اور غلامی کی ان غیر ملکی زنجیروں کو توڑ ڈالیں گے جنہوں نے ہمیں جکڑ رکھا ہے۔

Marfat.com

- موت اگرچہ تلخ ہے لیکن اتنی نہیں جتنی کسی ملک کے دردمند حاکم وقت کی ہوتی ہے۔
- میری کامیابی میں دیانت داری اور ایمانداری ایک خوبی تھی جس کی وجہ سے میرے مخالف بھی مجھ پر خوش تھے۔
- بُرے استدلال کا بہترین اور موزوں جواب خاموشی ہے۔
- محض بلند آواز سے کمزور دلائل مضبوط نہیں ہوجاتے۔
- جو قوم پہلے ہی پستی میں ہو اُسے زوال کا کیا اندیشہ ہے۔
- سچائی میں بڑی خوبی یہ ہے کہ سچے آدمی کو اس امر کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ یہ سوچے کہ اُس نے کہاں اور کیا کہا تھا۔

غازی اتاترک۔

- میں نے سب سے پہلے اپنی ہر اُس بُرائی کو ختم کیا جس کا مجھ سے شکوہ اور شکایت کرتے ہوتے میرے عزیز و اقارب جھجکتے اور ہچکچاتے تھے۔
- طویل بات اچھی نہیں ہوتی۔ بات صرف اتنی اچھی ہوتی ہے جو شوق اور آسانی سے سُنی جا سکے۔
- تمام قوموں اور تمام انسانوں کو انصاف اور انسانیت کی بارگاہ میں مشترکہ حقوق حاصل ہیں۔
- خود غرض اور بد دیانت سربراہ خواہ کسی قوم یا ملک کا ہو بہرحال قابل نفرین و ملامت ہے۔

Marfat.com

- جس طرح ریاستہائے متحدہ امریکہ اور متحدہ بادشاہت (U.K) برطانیہ امن و امان اور اتحاد باہمی کے خواہاں ہیں۔ اسی طرح ساری دنیا کے ممالک ان خوبیوں کے طلبگار ہیں۔
- دُنیا میں کسی بھی انسان کا حافظہ ایسا تیز نہیں ہوتا جتنا قرض خواہ کا ہوتا ہے۔
- زندگی میں میری کامیابی کا راز یہ ہے کہ میں ہمیشہ چند منٹ پیشتر اپنے کام پر موجود ہو جاتا ہوں۔
- معاشرہ میں آپ کی اصل قدر و قیمت کیا ہے اس کا صحیح جواب دیگر لوگ دیں گے۔
- ہوٹل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان کو یہاں وقتی طور پر ہر غم و فکر سے نجات ملتی ہے۔
- بڑھاپا صحت کی خوشی کو کم لیکن زندگی کی ہوس کو زیادہ کرتا ہے۔
- وہ انسان حد درجہ بیوقوف ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے لئے دُنیا میں کوئی کام کرنے کو نہیں۔
- بحث، تکرار اور حجت گفتگو کی موت ہے۔

زرتشت۔

(زرتشت ایران کا مشہور مصلح اور پارسی مذہب کا بانی تھا۔ ژند اور اُستا اس کی دو تصانیف ہیں)

- نوجوانوں کا خیال ہے کہ بوڑھے بیوقوف ہیں اور بوڑھا جانتا ہے کہ نوجوان قدم قدم پر ٹھوکر کھا سکتا ہے۔

Marfat.com

- اُس شخص کو رہبر نہ سمجھیں جس کا عمل اُس کے تخیّل کا آئینہ دار نہیں ہوتا۔
- کسی کو پست ہمت پاؤ تو آپ کی تھوڑی سی تعریف اور حوصلہ افزائی جادو کا اثر دکھا سکتی ہے۔
- خود غرضی چھوڑ دو یہی زندگی کی مکمل تشریح ہے۔
- عروج کے وقت انسان کو نہ چھوڑو کیونکہ زوال میں انسان ہی آپ کے کام آئے گا۔
- عزیز اور ہمدرد وہ ہے جس کے دل میں آپ کا غم و فکر تلاطم برپا کر دے۔
- رُوحانی پیشوا سے زیادہ آپ کا کوئی دوست نہیں جو آپکو دونوں جہانوں سے آگاہ کرتا ہے۔
- تمہاری قوم تب ترقی کرے گی جب اس کا ایک فرد دوسرے فرد کی کمی کو پُورا کرے گا۔
- مُشکل ایسا عذر ہے جسے ناکام اور بے مراد انسان بھی نہیں بھول سکتا۔
- جو شخص وعدہ کے دِن قرضہ ادا کرے وہ قرض خواہ کی تجوری کا مالک بن جاتا ہے۔

حکیم بُو علی سینا۔

- کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جو محض اجنبیوں کی سی زندگی گزار کر اس جہان سے کوچ کر گئے اور جن کا حسب نسب تو کجا لوگ اُن کا نام تک بھی نہ جانتے تھے۔
- بِلا ضرورت کوئی چیز نہ خریدو۔ وہ خواہ کتنی ہی سستی کیوں نہ ہو۔
- شکل و صُورت صرف دِل کو خوش کرتی ہے اور سیرت رُوح کو گرماتی ہے۔

Marfat.com

- لازوال شہرت کے لئے ضروری ہے کہ حاکمِ وقت عوام کی بہبود کا خیال رکھے۔
- عاقل انسان کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ جتنا کامل ہوتا ہے اتنا ہی خود کو غیر مکمل سمجھتا ہے۔
- محبّت کے لحاظ سے ہر باپ یعقوب اور حُسن کے لحاظ سے ہر ایک بیٹا یوسف ہے۔
- مجھ سے پُوچھا گیا کہ بھائی بہتر ہے یا دوست۔ میں نے کہا کہ بھائی اگر وہ دوست کی طرح پُرخلوص ہو۔
- تلوار اور بندوق سے خلقت اس قدر نہیں مرتی جتنی بسیار خوری سے مرتی ہے۔
- مزیدار اور مرغوب غذا جلد ہضم ہوتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے۔
- انسان کو خود اس کی ذات کے سوا کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔
- جب تم زندہ انسانوں کی خدمت سے گریز کرتے ہو تو ان کی ارواح کی خدمت کیسے کرو گے۔
- بڑھاپے کی سب سے بڑی نشانی آرام طلبی ہے اور جو اس سے مبّرا ہے وہ بوڑھا نہیں کہلا سکتا۔
- ہر شخص ایک کتاب ہے بشرطیکہ آپ اُسے پڑھ سکیں۔
- دُنیا اور آخرت کسی مرد کی دو بیویاں ہیں وہ ایک کو جتنا خوش رکھے گا دوسری اُتنی ناخوش ہوگی۔

Marfat.com

غیر مسلم مفکرین کے اقوال

ماؤزے تنگ۔

- بیوروکریسی ایک ویو ہیکل نظام ہے جسے چلانے والے بیکار قسم کے بونے ہوتے ہیں۔
- کمیونسٹ فلسفہ یہ تھا کہ عوام کو غربت میں مبتلا رکھا جائے تو غریب خود ہی کمیونزم اختیار کر لیں گے۔
- دولت کی غلط تقسیم ملک میں غربت اور انتشار کا سبب بنتی ہے۔
- سرمایہ دار کو مزدور کا احسان مند ہونا چاہیئے کیونکہ اس کے دم سے اس کا وقار قائم ہے۔
- مقرر جب اپنے مقصد کی گہرائی کو بیان نہیں کر سکتا تو وہ اپنے بیان کو طویل کر دیتا ہے۔
- صبر لاچاری کی وہ قسم ہے جسے مجبوری کا نام دے دیا گیا ہے۔
- قلم کا وار زندوں کو موت اور مردوں کو زندگی بخش سکتا ہے۔
- کوئی فلاسفر ایسا نہیں گزرا جو دانت کے درد کو صبر سے برداشت کر سکے۔ لہذا وہ ڈنٹسٹ کا ہی محتاج ہو گا۔
- استقلال کو اگر برے الفاظ سے یاد کیا جائے تو اسے ضد کہیں گے۔
- امن دو جنگوں کے درمیانی وقفے میں ایک دوسرے کو فریب دینے کا نام ہے۔
- کوئی سیاستدان نہ تو اتنا برا ہوتا ہے جتنا اس کے مخالف اسے بتاتے ہیں اور نہ ہی

Marfat.com

اتنا اچھا جتنا کہ لوگ اُسے تصوّر کرتے ہیں ۔

○ ہم اُس بُرے عہد سے گزر رہے ہیں جس میں غیر ضروری چیزیں ہماری لازمی ضرورت بن چکی ہیں ۔

انجیل مُقدّس ۔

○ نیکی اور اچھائی کی مشعل جہاں بھی دکھائی دے اُس سے فائدہ اُٹھاؤ یہ نہ دیکھو کہ مشعل بردار کون ہے ۔

○ صرف بیوقوف ہی ایک گڑھے میں دو مرتبہ گرتا ہے ۔

○ تم چوری نہ کرنا اور نہ دغا دینا اور نہ ہی میرا نام لے کر جھوٹی قسم کھانا ۔

○ مزدور کی مزدوری تیرے پاس ساری رات نہ رہنے پائے بلکہ فوراً ادا کر دو ۔

○ عقلمند دوسروں سے لیکن بیوقوف اپنے کئے سے سبق سیکھتا ہے ۔

○ خدا کو زمین اور آسمان میں ڈھونڈنے کی بجائے اپنے دل میں ڈھونڈ ۔

روزویلٹ ۔

○ زیادہ ٹریفک والی سڑک کے عبور کرنے میں ایک لمحہ کی احتیاط آپ کو ایک بہت بڑے حادثہ سے بچا سکتی ہے ۔

○ انسان اپنے عیوب چھپانے کے لئے حالات کا اور حالات چھپانے کے لئے الفاظ کا سہارا لیتا ہے ۔

Marfat.com

- جس روز آپ اپنی بدبختی کا رونا چھوڑ دیں گے اسی روز سے آپکی نیک بختی کا آغاز ہوگا۔
- دہشت گردی کی اجازت دہشت گردی ختم کرنے کے لئے نہیں دی جا سکتی۔
- بات واضح صاف اور غیر مبہم کیجئے تاکہ آپ کا دشمن اس کا فائدہ نہ اٹھا سکے۔
- ایک باکردار نیک آدمی باہمت بھی ہوگا۔
- انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اُس کے لئے ماں کا تھوڑا سا دودھ ہی کافی ہوتا ہے۔ لیکن جب جوان ہو کر آنکھیں کھولتا ہے تو پورے ملک کو بھی لوٹ کر بھی اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔
- خدا نے انسان کو فرشتوں سے کچھ ہی کم درجہ دیا تھا لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ انسان خود ہی اپنے درجے کو کم کرتا آرہا ہے۔
- شادی کے بعد بہت سے جھگڑالو مردوں کا دماغ بھی درست ہو جاتا ہے۔
- آپ کو اچھی بیوی مل گئی تو آپ کی زندگی شہزادوں کی سی ہوگی۔ اور اگر مصیبت ناک مل گئی تو آپ فلاسفر بن جائیں گے۔
- شہرت کی فہرست میں اُن قاتل اور غارت گروں کے نام ہیں جن کی وجہ سے نیک نامی اور شہرت نادم اور شرمندہ ہے۔

شکسپیئر۔

- عورتیں ایسے جھوٹ کو پسند کرتی ہیں جس میں اُن کی تعریف ہو، لیکن ایسی سچائی

Marfat.com

- کو پسند نہیں کرتیں جس میں ان کی توہین ہو۔
- ہم سفر اچھا ہو تو طویل سفر بھی آسان ہو جاتا ہے۔
- جوانی میں بیوی محبوبہ، ادھیڑ عمر میں رفیق اور بڑھاپے میں محافظ اور سہارا ہوتی ہے۔
- سکولوں اور کالجوں میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے وہ تعلیم نہیں ہوتی بلکہ فقط ڈپلومہ یا ڈگری حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔
- عورت جس طرح اپنے عمر کے سال نہیں بتاتی اُسی طرح اپنے خاوند کے سامنے
- اپنی سابقہ زندگی کے راز افشا نہیں کرتی۔
- آپ کی عقل اور سوچ ہی آپ کا راہبر ہے۔
- دُنیا میں سب سے بُرا اور خطرناک عمل جوانی کا غصّہ ہے۔
- بے شک دیر تک سوچو لیکن سوچنے کے بعد جو فیصلہ کرو وہ اٹل ہو۔
- نیکی کا آغاز مشکل اور انجام خوش آئند ہے لیکن بدی کی ابتداء لذیذ اور انجام تلخ ہوتا ہے۔
- جب پیسہ بولتا ہے سچائی خاموش ہو جاتی ہے۔
- دُوری اور مناسب وقت کی ملاقات محبت کو بڑھاتی ہے۔
- بعض اوقات گھر کا بڑا فرد گھر کے معاملات اتنے اُلجھا دیتا ہے کہ انہیں سلجھانا مشکل ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ٹینی سن۔

- بدبخت ہے وہ انسان جو خود تو مر جائے لیکن اُس کا گناہ نہ مرے یعنی وہ کوئی ایسی بُری ایجاد کر جائے، کھوٹا سکّہ چلا جائے یا کوئی ایسی اخلاق سوز کتاب شائع کر جائے جس سے اولادِ آدم کا ستیاناس ہو۔
- وہ نغمے اور ترانے ختم ہو جاتے ہیں جو قوموں میں ولولہ پیدا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں۔
- مطالعہ سے انسان کا غم، خفقان اور وحشت دُور ہوتی ہے۔
- کامیابی صرف ایک بار دروازہ کھٹکھٹاتی ہے لیکن مصیبت دروازہ کے پاس کھڑی رہتی ہے۔
- جاہل کی زندگی ایسی اندھیری شب ہے جس میں نہ چاند ہے اور نہ ستارے۔
- مجھے افسوس ہے کہ مُلک پر قربان ہونے کے لئے میرے پاس صرف ایک ہی زندگی ہے۔

کارنیگی۔

- دُنیا ایک سٹیج ہے اور انسان اس کے اداکار ہیں۔
- عورت سے باتیں کرتے وقت وہ سُنیئے جو اس کی آنکھیں کہتی ہیں۔
- چالاک کو فائدہ حاصل کرتے وقت یہ فکر بھی رہتی ہے کہ وہ اپنی چالاکی کو کیسے چھپائے۔
- جو لوگ زبان کو کم استعمال کرتے ہیں وہ آنکھوں اور کانوں کو زیادہ استعمال کرتے ہیں۔
- ہر انسان اسی غلطی میں مُبتلا ہے کہ موت صرف دوسروں ہی کے لئے ہے۔

Marfat.com

○ خوف کمزور ذہن اور ناتواں قلب کی پیداوار ہے لہذا انسان کا پہلا فرض ہے کہ وہ خوف سے نجات پائے۔

○ جب میں کسی بدقسمتی سے بچ جاتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بھی خوش نصیبی ہے۔

○ زندگی بھر یاد رکھیئے کہ کسی کا ظاہر دیکھ کر اس کے اعمال اور خصلت کا اندازہ قائم کرنا انتہائی غلطی ہے۔

لینن۔

○ اس بات پر افسوس نہ کرو کہ دنیا تغیر و تبدل کا نام ہے کیونکہ زندگی اگر انقلاب خیز نہ ہوتی تو یہ رونے کا مقام ہوتا۔

○ عورت چاہے تو گہرے سے گہرا زخم معاف کر دیتی ہے اور نہ چاہے تو معمولی خراش بھی نہیں بھولتی۔

○ جلد بازی یا جذبات کے نتیجہ میں کی ہوئی شادی اچھی نہیں ہوتی۔

○ صبر کرنے والے کے غصہ سے ڈرتے رہو۔

○ برداشت اور تحمل اگرچہ تلخ عمل ہے لیکن اس کا انجام شیریں اور خوشگوار ہوتا ہے۔

○ جو لوگ ادب اور فنِ لطیف میں ناکام ہو چکے ہوں وہ تنقید نگار بن جاتے ہیں۔

○ کوئی چیز اتنی خوشگوار نہیں ہوتی جتنی وہ ملنے سے پہلے دکھائی دیتی ہے۔

Marfat.com

○ کاش کہ جانور میرے دوست بن جاتے کیونکہ وہ اتنے معصوم ہوتے ہیں کہ نہ تو انہیں میری بُرائیوں سے کوئی سروکار ہوتا اور نہ ہی وہ میری غلطیوں اور خامیوں کی عیب جوئی کرتے۔

○ کوئی ہوئی دولت، دوست اور صحت مل سکتی ہے لیکن کھویا ہوا وقت واپس نہیں آسکتا۔

لارڈ میکالے۔

○ جو شخص اپنے ملازم کو اپنا راز بتا دیتا ہے تو وہ اُسے اپنا آقا بنا لیتا ہے۔

○ آپ کو مشورہ دینے والے جتنے لوگ زیادہ ہونگے اُتنے ہی آپ کو مخالف حاصل ہوں گے۔

○ دُنیا میں کوئی ایسا غیر معمولی اور ذہین ترین انسان نہیں ہوا جو تھوڑا سا نادان نہ ہو۔

○ دُنیا میں کوئی عظیم کام ایسا نہیں ہوا جس کی تکمیل جنون کا سا شوق شامل نہ ہوا ہو۔

○ ایک بچہ رُوح کی زبان سے ایسے سوالات کرتا ہے جس کا جواب عقلمندوں کے پاس نہیں ہوتا۔

○ معاشرہ کے ظالم ترین شخص کو بغیر ضابطہ کی کارروائی کے سزا دے دینی چاہیئے۔

○ مُصیبتوں سے سمجھوتا کر لینا ایک چھتری کا کام تو دیتا ہے لیکن مضبوط چھت کا نہیں۔

○ تم ایک وقت میں ایک آدمی کو تو بیوقوف بنا سکتے ہو لیکن ساری دُنیا کو ہمیشہ کیلئے احمق نہیں بنا سکتے۔

نپولین بُونا پارٹ۔

○ جس زندگی میں کوئی مقصد نہیں وہ سناٹے کی سی زندگی ہے۔

Marfat.com

- وہ مرغ کی طرح بیوقوف ہے جو سمجھتا ہے کہ سورج اُس کی آواز سن کر طلوع ہوتا ہے۔
- جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کا نام ڈپلومیسی اور حکمتِ عملی ہے۔
- جتنی آمدن زیادہ ہوگی گذارہ اُتنا ہی مشکل ہوگا۔
- حق مانگا نہیں لیا جاتا ہے۔
- فضول خرچ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جیب میں اگر سوراخ ہے تو اس میں روپے بھرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔
- بندوق کے آگے قانون بھی بے بس ہے۔

ہٹلر۔

- مقاصد جتنے عظیم ہوں گے اتنی ہی زیادہ عظیم صلاحیتوں کو جنم دیں گے۔
- قوتِ ارادی کا وہ مالک ہے جو اپنی ذہنی توانائیوں کو مربوط کر سکتا ہے۔
- صحیح نصب العین وہ ہوتا ہے جس کی تکمیل میں ہمیں روحانی خوشی حاصل ہو۔
- ہر انسان کی ذات میں بے شمار امکانات چھپے ہوتے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ وہ با مقصد ہیں یا کہ نہیں۔
- بعض انسان ذہین ہوتے ہیں وہ محنتی بھی ہوتے ہیں لیکن بدقسمتی سے مستقل مزاج نہیں ہوتے۔
- غلط کام کرنے سے بہتر ہے کہ اسے شروع ہی نہ کیا جائے۔

Marfat.com

○ تاریخ دانوں کا فیصلہ ہے کہ بہادر شکست کھا سکتا ہے لیکن ہٹ نہیں سکتا۔

○ تکبّر جہالت کی نشانی ہے چنانچہ انسان جتنا جاہل ہوگا اتنا زیادہ متکبّر ہوگا۔

○ کسی ملک کے حاکم اور آفیسر اگر چور ہو جائیں تو پھر چوروں کو ڈاکہ زنی کا حق مل جاتا ہے۔

○ کسی ملک کی عظمت اپنے ملک کی عدالتوں کے انصاف کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

جالینوس۔

○ مجھے تلاش ہے کسی ایسے دوست کی جو مجھے یہ بتائے کہ میں کیا ہوں اور کہاں کھڑا ہوں۔

○ ہر وہ لڑکا جو والدین اور استاد کی سختی نہیں جھیلتا اُسے زمانہ کی سختیاں جھیلنا پڑتی ہیں۔

○ سختی اور نرمی دونوں اچھی ہوتی ہیں۔ فصد اور جراحت کرنے والے کی طرح جو چیرا بھی دیتا ہے اور مرہم بھی لگاتا ہے۔

○ میزبان کا مسکراتا ہوا چہرہ ہی اس کے معمولی کھانے کو نعمت بنا دیتا ہے۔

○ دشمن اور مخالف کے ساتھ صلح کرنے میں ہی مصلحت اور خوبی ہے۔ اگرچہ آپ اس سے زیادہ قوت اور اختیار رکھتے ہیں کیونکہ معاشرہ میں ایک دشمن کا ہونا بھی بُرا ہوتا ہے۔

○ ہجوم میں کئی سر ہوتے ہیں لیکن دماغ نہیں ہوتے۔

○ طبیب سے اپنا مرض اور اسکے اسباب پوشیدہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی صحت سے غدّاری کر رہے ہو۔

○ ناممکن اور مشکل کام کو شروع کروگے تو وہ آسان ہو جائے گا۔

Marfat.com

سقراط۔

- دوسروں کو دوست بنانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ خود ان کے دوست ہو جاؤ۔
- آدمی کے کردار اور شخصیت کا اندازہ اس کی آواز سے لگایا جا سکتا ہے۔
- تنہائی میں ذہنی صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں۔
- پہلے ہم اپنی عادتیں بگاڑتے ہیں پھر یہی عادتیں ہمیں بگاڑتی ہیں۔
- وہ انسان ہی کیا جس سے اس کے دوست اور عزیز خائف رہتے ہیں۔
- مرد آنکھ ہے تو عورت اس کی بینائی ہے مرد پھول ہے تو عورت اس کی خوشبو۔
- اگر واقعی تم میں کوئی خوبی ہے تو شیخی نہ مارو۔
- جب تک علم اور پوری لیاقت نہیں رکھتے کسی دقیق مسئلہ کی بحث میں نہ پڑو۔

بقراط۔

- دو بھائیوں یا عزیزوں میں نفرت پیدا نہ کر کہ ان میں کبھی نہ کبھی صلح ہو جائے گی مگر تیرا نام بُروں میں شامل ہو جائے گا۔
- غور سے دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ انسان میں دانائی کی نسبت حماقت اور کم عقلی زیادہ بھری ہوتی ہے لہٰذا حماقت ختم کر کے آپ انسانیت کا درجہ پا سکتے ہیں۔
- باہمی دوری اور فاصلے محبت کو بڑھاتے ہیں۔

Marfat.com

- جو بات تم دشمن سے چھپانا چاہتے ہو وہ دوست سے بھی چھپاؤ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہارا دوست بھی کبھی تمہارا دشمن بن جائے۔
- جاہلوں کی صحبت سے بچو کیونکہ بہت سے جاہلوں نے عقلمندوں کو برباد کیا ہے۔
- جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچے قدرتی طور پر زیادہ سوال کرتے ہیں۔
- ہم دولت سے نرم اور گداز بستر حاصل کر سکتے ہیں لیکن نیند حاصل نہیں کر سکتے۔
- مجھے اچھا کہلانے کا موقع تب ملا جب میں نے اپنی جہالت اور نادانی کو سمجھ لیا۔

افلاطون۔

- کسی ایک فرد کے غیر معمولی اختیارات معاشرہ کی آزادی اور بہبود کو نقصان پہنچاتے ہیں۔
- جب اندھے کی رہنمائی اندھا کر رہا ہو تو دونوں گڑھے میں گرتے ہیں۔
- اگر لباس اور بدن ستھرا ہے تو دماغ کو بھی پاک صاف ہونے میں مدد ملتی ہے۔
- جو شخص سب کچھ سیکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ کچھ بھی نہیں سیکھ سکتا۔
- پے در پے ناکامیاں اس امر کا ثبوت ہیں کہ شخصیت کے کسی اہم پہلو کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔
- علم سے محبت کرنا دراصل دانائی اور حکمت سے محبت کرنا ہے۔
- جس شخص کو غور و فکر کی عادت ہوتی ہے وہ اپنی روح سے بالمشافہ ہم کلام ہوتا ہے۔
- علم کی بات معلوم کرنے میں شرم نہ کرو کیونکہ بے علمی شرم سے بدتر ہے۔

Marfat.com

ارسطو۔

- پتھر اپنے بوجھ کی وجہ سے اور انسان اپنی زبان کی وجہ سے مصیبت میں پھنستے ہیں۔
- جنگ کے لئے تیار رہنا امن برقرار رکھنے کا سب سے بہتر اور مؤثر طریقہ ہے۔
- جتنا انسان خود کو دھوکہ دیتا ہے اُتنا اُسے اور کوئی نہیں دے سکتا۔
- غصہ حماقت سے شروع ہوتا اور ندامت پر ختم ہو جاتا ہے۔
- جو بات معلوم نہ ہو اسکی لاعلمی کا اظہار کرتے شرم محسوس نہیں ہونی چاہیئے۔
- اپنے اعضاء کو محنت مشقت کا عادی بناؤ کیونکہ اگر تمہیں کوئی مددگار نہ ملے اور تم بے دست وپا ہو جاؤ تو کیا کرو گے۔
- اپنے عزم کو سرگرمی میں ظاہر کرو گے تو ہر ناکامی کا ازالہ پاؤ گے۔
- چھپے ہوئے بے وجہ خوف کو قوتِ محرکہ اور قوتِ خیال سے ختم کرو ورنہ ناکام ہو جاؤ گے۔
- کسی مقصد میں کامیابی کا راز صرف مستقل مزاجی اور محنت ہے۔
- مصروف لوگوں کے پاس غم وفکر پر آنسو بہانے کے لئے وقت نہیں ہوتا۔

والٹر۔

- سوسائٹی میں آپ کا حقیقی درجہ وہ ہے جس کا اظہار لوگ آپ کی غیر موجودگی میں کرتے ہیں۔
- ہر ناکامی اپنے دامن میں کامرانی کے پھول رکھتی ہے شرط یہ ہے کہ تم پھولوں کے کانٹوں

Marfat.com

کو گننے نہ بیٹھ جاؤ۔

- ایسا طریقۂ تعلیم کس کام کا ہے جو جوانوں کو روزی کمانا سکھاتا ہے لیکن ادب اور سلیقہ کی زندگی نہیں سکھاتا۔
- مجھے میرے اپنے مخالفوں سے بچاؤ دشمنوں سے بچنے کا انتظام میں خود کر لوں گا۔
- سب سے بہتر سربراہِ مملکت وہ ہے جو حاکم کم لیکن عوام کا خدمت گزار زیادہ ہو۔
- مقصد عظیم ہو تو اس میں ناکامی بھی لوگوں کو ہمدرد اور غمخوار بنا دیتی ہے۔
- بدبختی کو دور کرنے کے لئے غیر معمولی مواقع کی انتظار میں نہ رہو بلکہ اس کا آغاز معمولی حالات سے کرو۔
- دن میں گناہ کرنے کے اگر پانچ مواقع ملتے ہیں تو نیکی کرنے کے دس مواقع موجود ہونگے۔

برنارڈ شا۔

- نیکی کا صلہ صرف نیکی ہے۔
- کاش انسان اس حقیقت کو سمجھ جائے کہ دنیا میں حقیقی خوشی کا سرچشمہ صرف حسنِ سیرت ہے۔
- وہ انسان ذہین ہے جو فراست اور حکمتِ عملی سے دوسرے لوگوں سے کام نکال سکے۔
- ایک خود غرض سیاستدان صرف کامیاب انتخابات کے بارے میں سوچتا ہے۔ جبکہ مدبر اور دردمند سیاست دان اگلی نسل کے بارے میں سوچتا ہے۔

Marfat.com

- حالات سے سمجھوتہ کرنے والا انسان اپنے حقوق سے محروم رہتا ہے۔
- بے انصافی کو برداشت کرنے والے بھی مجرم ہوتے ہیں کیونکہ اگر وہ اسے برداشت نہ کریں تو بے انصافی رک سکتی ہے۔
- میں جب کسی اچھی کتاب کا مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے ایک ہمدرد دوست کی سی خوشی حاصل ہوتی ہے۔
- مہربانی، مہربانی کو جنم دیتی ہے۔

بطلیموس۔

- کسی سوال کا صحیح جواب معلوم نہ ہو تو معذرت خواہی کرنا عقلمندی ہے۔
- جو باپ اپنی اولاد کی اصلاح نہیں کرتا وہ معاشرے کے لئے سانپ اور بچھو پال رہا ہے۔
- میں نے لاتعداد کتابیں پڑھی ہیں لیکن ادب اور شفقت کا سبق مجھے جو بڑھاپے سے ملا ہے وہ کہیں سے نہیں ملا۔
- میرا مذاق کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میں سچی بات سنا دیتا ہوں۔ سچی بات کہہ دینا اکثر سب سے زیادہ ہنسانے والا مذاق ثابت ہوتا ہے۔
- اگر آپ کو اپنی نیک نامی ملحوظ ہے تو اچھے لوگوں سے تعلق رکھیں۔
- ہماری نفرت ہمارے مخالفوں کو کم لیکن خود ہمیں زیادہ نقصان دیتی ہے۔

Marfat.com

- کتنی بے انصافی کہ ایک انسان کو قتل کرنے والا ظالم لیکن ہزاروں کو قتل کرنے والا لائق کمانڈر سمجھا جاتا ہے۔

حکیم اقلیدس۔

- مصائب کی تلخی میں جو چیز زیادہ اضافہ کرتی ہے وہ بے صبری اور ضبطِ نفس کا فقدان ہے۔
- بُرائی کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بُرائی کے سبب کو ختم کیا جائے۔
- بچت اور کفائیت شعاری بذاتِ خود آمدن کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔
- زیادہ آرام نہ صرف تھکا دیتا ہے بلکہ صحت کو خراب کرتا اور زندگی کو بے کیف بناتا ہے۔
- علم رُوح کو اس طرح تازہ کرتا ہے جیسے بارش خشک زمین کو۔
- صحت کے قوانین کی خلاف ورزی بدترین جسمانی گناہ ہے۔
- سفر آدمی میں رواداری اور تحمل پیدا کرتا ہے۔

مہاتما بدھ۔

- انسانی زندگی میں دُکھ ہی دُکھ ہے اس سے نجات گیان اور دھیان میں ہے۔
- انسان کی ساری مصیبتیں محض خواہشوں کے باعث ظہور میں آتی ہیں لہٰذا اپنی خواہشوں پر قابو پاؤ۔
- نفرت نفرت سے نہیں محبت سے کم ہوتی ہے۔

Marfat.com

- بزرگی اور دانائی عمر پر ہی موقوف نہیں بلکہ جسکا علم بڑا ہو وہی بڑا ہے۔
- جومال و دولت حاصل کر کے بھی بخیل رہا مجھے زندگی کی قسم وہ دھوکے اور گھاٹے میں رہا۔
- کنجوس کے لئے اتنی سزا ہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے جمع کرتا ہے۔
- کوئی نیکی ایسی نہیں جو ضائع ہو جائے۔
- نیک اور عقلمند خود اپنے لئے جہاں میں جگہ بنا لیتا ہے۔

گرونانک جی مہاراج۔

- ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے سب سے کچھ نہ کچھ سیکھو تو بہت کچھ سیکھ جاؤ گے۔
- تمام مذاہب کے لوگ ایک خدا کی مخلوق ہیں چنانچہ نیکی میرا مذہب ہے۔
- جو کچھ پرماتما نے تجھے عطا فرمایا ہے وہی ٹھیک ہے اپنے مقام اور رتبہ کو بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرو۔
- اتفاق کے فائدے نفاق کے نقصانات سے بڑھ کر ہیں۔
- جتنی نیکی اور شرافت تم دوسروں سے برتتے ہو اس سے زیادہ کی اُمید اپنے لئے نہ رکھنا۔
- فائدہ نہ پہنچا سکو تو کسی کو نقصان بھی نہ پہنچاؤ۔
- دوسروں کے کام آتے رہو ورنہ بعض سادھوؤں کے سوکھے ہوئے بازو کی طرح بیکار ہو جاؤ گے۔
- آرام میں وہ ہے جس کا کوئی گھر نہیں۔

Marfat.com

ٹیگور۔

○ آپ کو اگر ناموری اور شہرت حاصل نہیں ہوئی تو اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ شہرت اور نیک نامی کے اہل ہی نہیں۔

○ یہ بُری بات ہے کہ تم اپنے کسی کام میں مشورہ نہ لو اور یہ اس سے بھی بُرا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے فوراً ہی کسی کے مشورہ پر عمل شروع کر دو۔

○ چھوٹے چھوٹے اور ناواجب اخراجات کو معمولی نہ سمجھیں کیونکہ معمولی سوراخ بھی بہت بڑے جہاز کو لے ڈوبتا ہے۔

○ اگر دُنیا میں "میں اور تو" کا مسئلہ ختم ہو جائے تو دُنیا خوشیوں کا گھر بن سکتی ہے۔

○ عورت کا دل اس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔

○ دُنیا ان انسانوں کا نام ہے جو کہ ستائے ہوئے یا ستانے والے ہوتے ہیں۔

○ یہ دُنیا تھی اور میں نہیں تھا اور یہ دُنیا رہے گی مگر میں نہ رہوں گا۔

○ بڑے سربراہِ مملکت کی وقتی شان نہ دیکھ بلکہ یہ دیکھ کہ وہ کتنی جلدی دُنیا سے جا رہا ہے اور آخرت میں اسے کتنا دردناک مقام ملے گا۔

Marfat.com

سوامی دیانند۔

- مقصد کی سچی لگن مشکلات میں بھی مایوس نہیں ہونے دیتی۔
- ایک خوبصورت چہرہ بذاتِ خود ایک بہترین سفارش ہوتا ہے۔
- لازوال شہرت کے لئے ضروری ہے کہ حاکمِ وقت عوام کی خیر طلبی اور مسرت کے لئے سرگرمِ عمل رہے۔
- اس بات پر افسوس نہ کرو کہ دنیا تغیّر و تبدل کا نام ہے کیونکہ دُنیا اگر تغیّر پذیر نہ ہوتی تو یہ رونے کا مقام ہوتا۔
- آپ نے اگر کسی محتاج کی مدد کی ہے تو کوئی بڑا کام نہیں کیا بلکہ آپ نے فقط انصاف کا کچھ حصّہ ادا کیا ہے۔
- جس انسان نے یہ تصوّر کر لیا کہ وہ اپنی ذات میں مکمل اور ارفع ہے تو اس نے گھاٹے کی راہ اختیار کر لی۔
- ہر انسان کو عزّت کے نام سے پکارو، نام بگاڑ کر مت پکارو۔
- دولت سے ہم خدمت اور خوشامد خرید سکتے ہیں مگر اس سے محبّت نہیں خرید سکتے۔
- بیکاری اور تنہائی گناہ کی آماجگاہ بنتی ہے۔
- سرمایہ دار کو مزدور کا احسان مند ہونا چاہیئے کیونکہ اُسی کے دم سے اس کا وقار قائم ہے۔

Marfat.com

گاندھی جی۔

- انسان کی عقل اس کی گفتگو سے اور شرافت اس کے اعمال سے ظاہر ہوتی ہے۔
- عورت اگر چاہے تو چاروں طرف سکھ اور شانتی کے پھول برسا سکتی ہے۔
- مجھے جو خدا بھگوت گیتا میں نظر آتا ہے وہی انجیل مقدس اور قرآن مجید میں بھی نظر آتا ہے۔
- یہ بھی خیال نہ کرو کہ دوسرے مذاہب کی کتب مقدسہ پڑھنے سے آپ کے اپنے دھرم کا شوق یا اُنس کم ہو جائے گا۔
- اگر میں کسی لڑکی کا باپ ہوتا تو اس کو ہمیشہ کنواری رہنے دیتا۔ مگر کسی ایسے لڑکے کے ساتھ شادی نہ کرتا جو مجھ سے ایک پیسہ کا بھی طلبگار ہوتا۔
- اگر تمہیں بھیک مانگ کر کھانا پڑے تو مانگو، تم بھوکے مر جاؤ مگر غلام نہ بنو۔
- جس نے خواہشات کو محبوب رکھا وہ رسوائی کے لئے تیار رہے۔

جواہر لال نہرو۔

- جس فعل کا انجام اچھا اور دل کو سکون دینے والا ہو دھرم ہے۔
- عورت، خادم اور گھوڑے کا زیادہ احترام کیا تو وہ تمہیں ذلیل کریں گے اور اگر مناسب قسم کا سلوک روا رکھا تو تیرے مطیع رہیں گے۔
- آزمائے ہوئے کو بار بار مت آزماؤ۔

Marfat.com

- زمانہ کتابوں سے بہتر معلّم ہے۔
- کسی کی خوبیوں کی تعریف میں وقت ضائع نہ کرو بلکہ انہیں اپنانے کی کوشش کرو۔
- اگر دُنیا میں مصیبتیں نہ ہوتیں تو ناموری کے قصّے بھی نہ ہوتے۔
- وقت چلتا نہیں بلکہ بھاگتا ہے۔ لہٰذا جو کرنا ہے آج ہی کر لو۔

دیگر دانشوروں کے چیدہ چیدہ اقوال

- اگر آپ دو خفا شدہ بھائیوں یا ناراض خاندانوں کے باہمی سر جوڑنے کا معمول جاری رکھیں گے تو آپ کو غوث اور قطب کا درجہ حاصل ہو جائے گا۔
- اگر آپ نے خود کو اچھی سوچ کا مالک اور دُور اندیش بنا لیا تو پیشنگوئی کرنا آپ کے لئے مشکل نہ رہے گا۔
- اِنسانوں کی عقل و سوچ میں اِتنا فرق ہے جتنا اُن کے چہروں میں۔
- انسان ساری عمر بسیار خوری اور شکم پروری کے نقصانات پڑھتا اور سنتا ہے لیکن جب مرغوب اور دل پسند کھانا سامنے آتا ہے تو سب لکھا پڑھا بھول جاتا ہے۔
- تو جنت طلب نہ کر بلکہ ایسا عمل اختیار کر کہ جنت خود تیری طلبگار ہو جائے۔
- اچھے دوست ہزار بھی کم ہیں لیکن دشمن اور بدخواہ ایک بھی زیادہ ہے۔

Marfat.com

- اچھی کتب کے مطالعہ کو اپنا معمول بنالو کہ ان سے بصیرت اور حوصلہ کو ترقی ملتی ہے۔
- محنت اتنی بھی نہ کرو کہ تمہاری جان پر بن جائے۔
- اپنی علمی معلومات کا ذخیرہ بذریعہ تصانیف آئندہ نسلوں کے لئے چھوڑتے جاؤ۔
- اگر تجھے دنیا سے کوئی دکھ پہنچے تو سمجھ کہ شروع ہی سے ایسا ہوتا چلا آرہا ہے۔
- تقدیر کے سامنے کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔
- مصلحت آمیز جھوٹ اس سچ سے بہتر ہے جو فتنہ اور فساد پیدا کرے۔
- نااہل کی تربیت کرنا ایسا ہے جیسے گنبد پہ اخروٹ رکھنا۔
- بادل کی طرح رہو جو پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستا ہے۔
- اے دوست برتنوں کے ٹوٹنے پر رنجیدہ نہ ہو کہ ان کے لئے تمہاری طرح وقت مقرر ہے۔
- ظاہری اور جزوی بات دیکھ کر کسی پر برا الزام نہ لگاؤ۔
- انصاف سے بڑھ کر کوئی چیز حاکم وقت کی حفاظت نہیں کر سکتی۔
- زیادہ دل لگی اور مذاق اکثر لڑائی جھگڑے کا موجب بنتا ہے۔
- جس چیز کے متعلق جتنا جانتے ہو اتنا بیان کرو۔
- جو بات دل میں ہوتی ہے وہ کبھی نہ کبھی زبان پر بھی آجاتی ہے۔
- صلح کرنے میں جو پہل کرے گا وہ دوسرے سے زیادہ دانشور اور عقلمند ہوگا۔

Marfat.com

- دوسروں کو تعلیم دینا علم کی زکوٰۃ ہے۔
- امیر کو عزتِ نفس اور غلبہ سے مل لیکن درویش اور بزرگ کو انکساری کے ساتھ مل۔
- بہت سے نقصانات انسان کو اس لئے پہنچتے ہیں کہ وہ دوسروں سے مشورہ نہیں لیتا۔
- جس آدمی کے ہاتھ میں لاٹھی نہیں اسے بھیڑ بھی ٹکر مار سکتی ہے۔
- ملازم اپنے آقا کی ذہنی اور عملی غلطیوں سے دوسروں کی نسبت زیادہ آگاہ ہوتا ہے۔
- بیکار باتیں سوچتے رہنا اور خیالی پلاؤ پکاتے رہنا بیوقوفی کی علامت ہے۔
- کسی پیشہ ور کو بغیر تجربہ کے فوراً تجربہ کار اور سرکارنگیر سمجھ لینا غلطی ہے۔
- کبھی خوش کلامی سے نقصان اور کبھی لعن طعن اور ڈانٹ ڈپٹ سے فائدہ ہوتا ہے۔
- بڑی بیوقوفی یہ ہے کہ انسان کمینوں سے بھلائی کی اُمید رکھے۔
- جو شخص اپنی قدر آپ نہیں کرتا دوسرے بھی اُس کی قدر نہیں کرتے۔
- جو چیز باہر سے لاؤ پہلے بیٹی کو دو بعد میں بیٹے کو دو۔
- وہ شخص دُنیا اور آخرت میں ذلیل و خوار ہوگا جو اپنے والدین کی اُن کے بڑھاپے میں پرواہ نہیں کرتا۔
- بعض دفعہ انسان طویل سی بیکار اُمیدوں اور منصوبوں کے بارے میں اتنا سوچتا ہے جیسے اُس نے ہزار برس تک زندہ رہنا ہے۔
- زندگی گزارنا بھی ایک فن ہے اور جو اس فن کو پا لیتا ہے وہ بہتوں کو خوش کر سکتا ہے۔
- دو حقیقی بھائیوں کی قسمت جدا جدا ہوتی ہے۔ ایک بام عروج تک پہنچ جاتا ہے جبکہ دوسرا دھوئیں کا فقیر ہو کر رہ جاتا ہے۔

Marfat.com

عورت کے حق میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور بعض مفکرین کے اقوال

- عورت کے بغیر زندگی بسر کرنا فطرت کے خلاف ہے اور ہر وہ کام جو فطرت کے خلاف ہو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)
- عورت پھول سے بڑھکر خوبصورت اور قوسِ قزح سے زیادہ حسین ہے۔ (لانگ فیلو)
- عورت صحرا میں چاند کی ٹھنڈک، قطبین میں چمکتی دھوپ اور مرغزاروں میں پھولوں کی بہار ہے۔ (آسٹن)
- عورت کا احترام دراصل انسانیت کا احترام ہے۔ (گولڈ سمتھ)
- عورت دُکھ اور غم دُور کرنے میں مسیحا ہے۔ (ملٹن)
- عورت کی تخلیق انسانیت کے لئے ایک احسانِ عظیم ہے۔ (بقراط)
- عورت کی ذات خدا کا ایک مصلحت آمیز کارنامہ ہے۔ (حضرت لقمان)
- عورت کے آنسو دُنیا میں سب سے بڑی آبی قوت ہیں۔ (نپولین)
- عورت نہ ہوتی تو جنت بھی حضرت آدمؑ کے لئے سنّاٹے کا مقام ہوتی۔ (امام غزالی)
- عورت مرد کا بہترین ساتھی اور بدترین مخالف ہے۔ (برنارڈ شا)
- عورت جو بے وقت اور بلاضرورت گھر سے باہر رہے وہ دریا کے کنارے کا درخت ہے۔ (سقراط)
- عورت وہ ہستی ہے جس نے اپنے بچے کے پانی کے لئے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں میں دوڑ لگائی تھی۔ (حضرت مجدد الف ثانی)

عورت کے خلاف مفکّرین کے اقوال

- عورت تضاد اور تلوّن کا مجموعہ ہے اس پر کبھی بھروسہ نہ کرنا۔ (ڈارتھی ڈکس)
- عورت ایک معمّہ ہے جسے کوئی حل نہیں کر سکا۔ (گوئٹے)
- عورت تریاق ہے اور جان لیوا بھی۔ (ہٹلر)
- عورت کی آنکھ کو میں نے عمر بھر حرص سے خالی نہیں پایا۔ (بائرن)
- عورت معصیت کی جڑ اور فریب کا پیکر ہے۔ (گوتم بدھ)
- عورت کا دل اُس کے دماغ پر حکومت کرتا ہے۔ (ہٹلر)
- عورت ایک ایسی کتاب ہے جس پر تنقید اور تبصرہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ (جیمز گارڈ فیلڈ)
- عورت کو جس بات کا علم ہے وہ راز نہیں۔ (سقراط)
- عورت کو اگر دوشیزگی میں خواہشِ نفسانی کی لت پڑ گئی تو وہ بڑھاپے تک بھی پوری نہ ہوگی۔ (بقراط)
- عورت نغمہ سے زیادہ اپنے حُسن کی تعریف سُننا زیادہ پسند کرتی ہے۔ (کمار گی)

ختم شد

Marfat.com

مشہور بزرگانِ عالم کے حالاتِ زندگی و فرمودات

معہ چیدہ چیدہ دلچسپ اور سبق آموز واقعات
اور مشاہیر عالم کے نادر اقوال

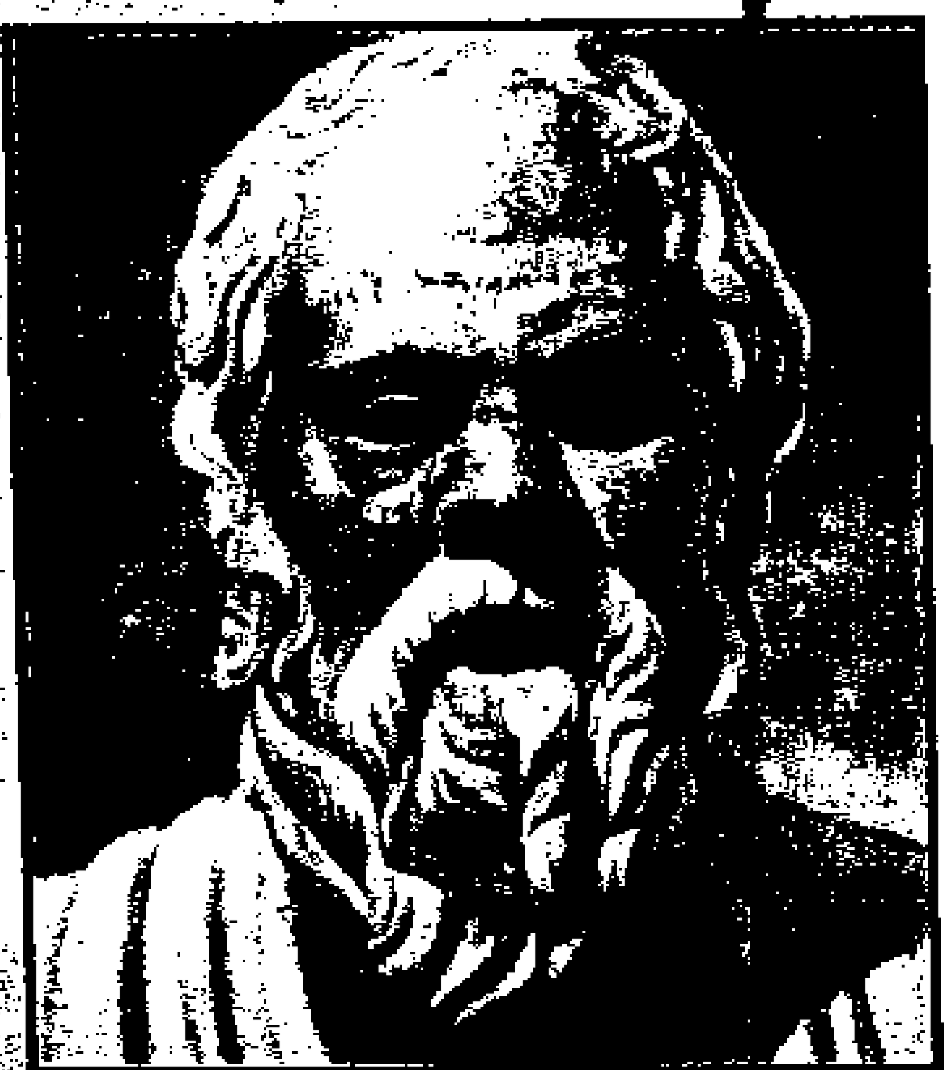

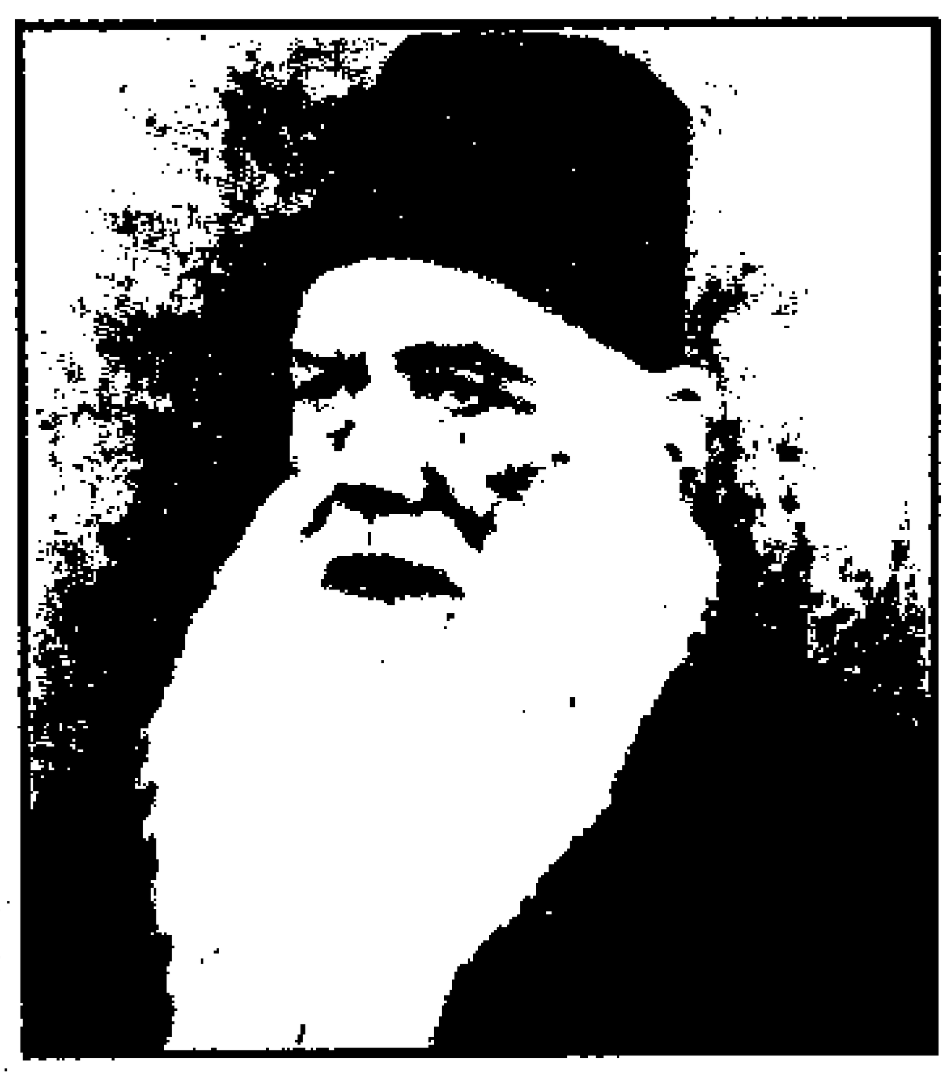
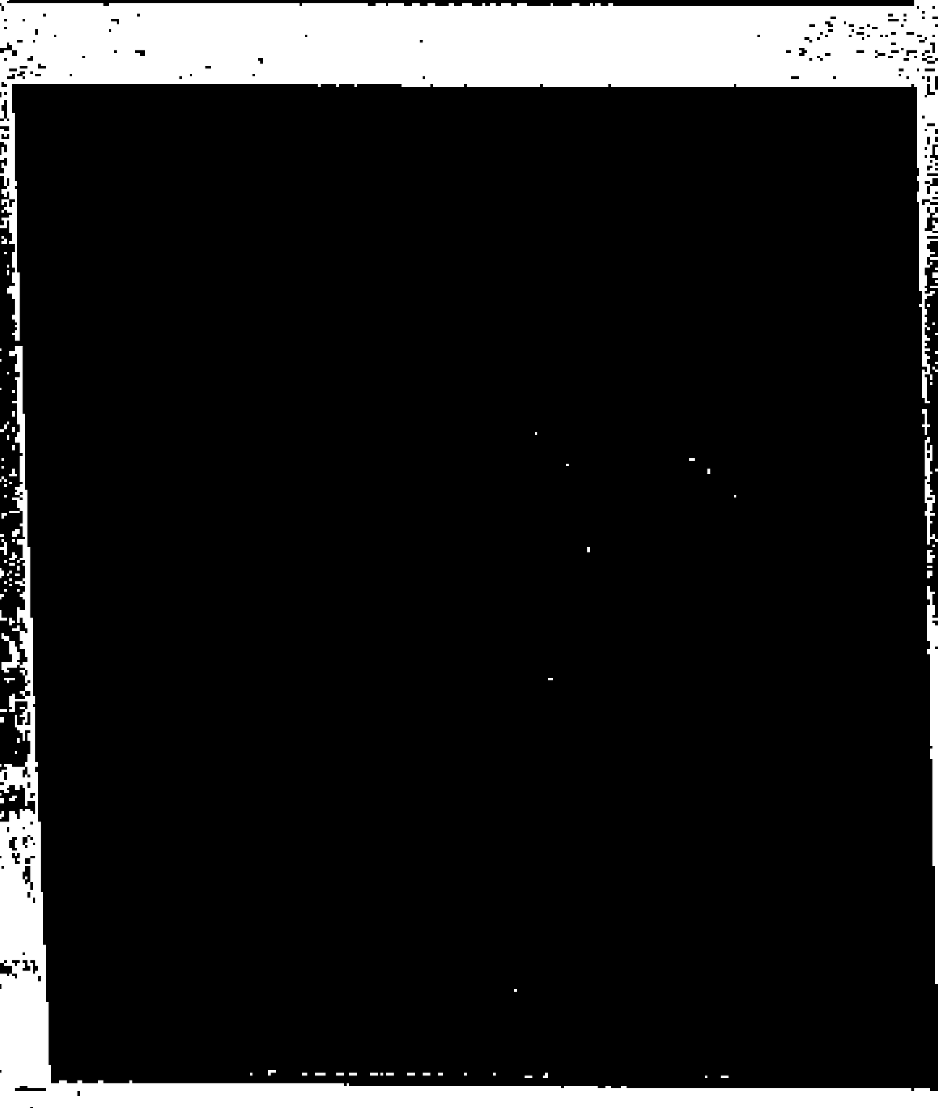
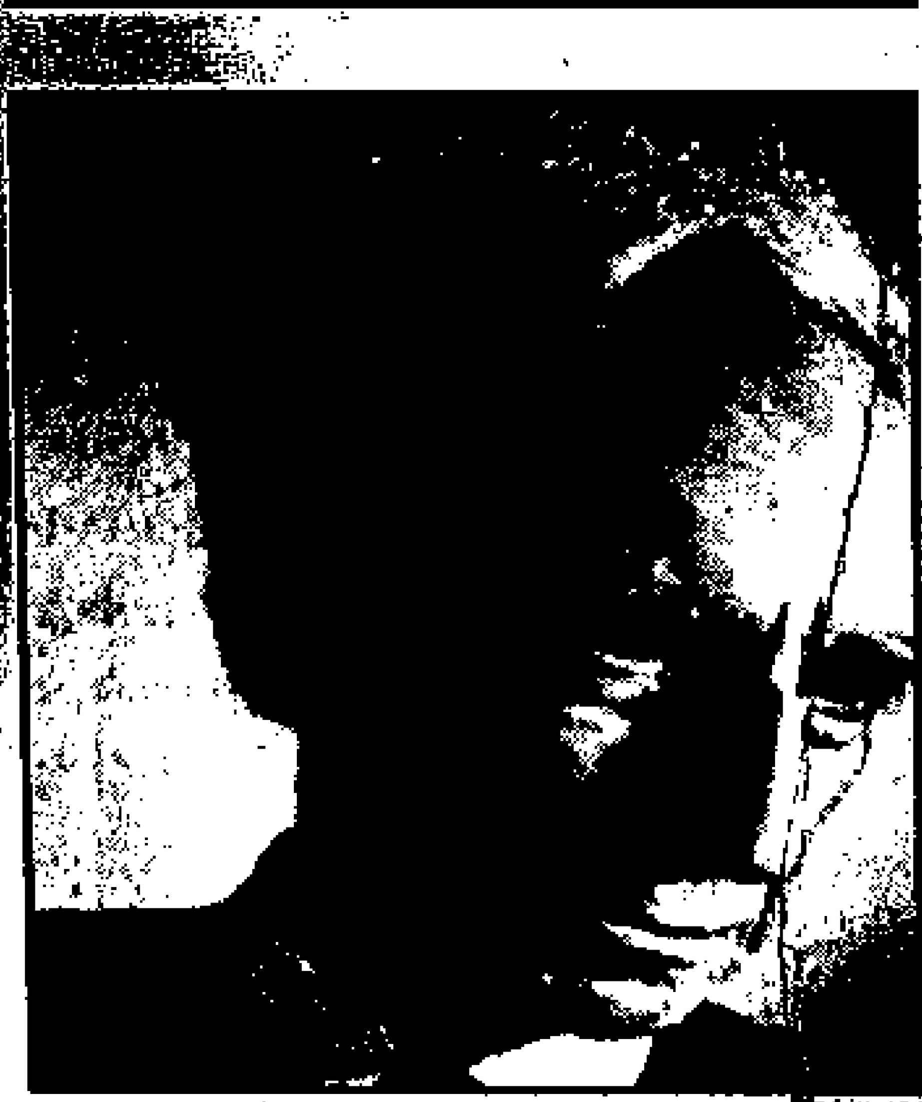

مؤلف

مرزا ظفر اللہ بیگ

Marfat.com